بفیضانِ نظر
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت
بفیضانِ کرم
امام احمد رضا خان
ماہنامہ
رنگین شمارہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ
جنوری 2019ء
گھریلو اخراجات کیسے پورے ہوں؟ 1
شیر نے حفاظت کی 15
سکون کی تلاش 28
سردیوں کی غذائیں 54
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ:
اللہ پاک کا ہر نعمت پر شکر ادا کرنا چاہیے، میں نماز پڑھنے (کے بعد یاد آنے) پر اللہ کریم کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس نے مجھے نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

فرد

گھریلو اَخراجات کیسے پورے ہوں؟

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں اللہ پاک نے تمام انسانوں کو ایک جیسا رِزْق عطا نہیں فرمایا، بعض لوگ غریب ہیں، بعض مُتَوَسِّط (درمیانے یعنی نہ غریب، نہ امیر) اور بعض امیر، اس میں اللہ پاک کی بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے ایک حکمت اس حدیثِ قُدسی[1] میں بیان ہوئی ہے، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں جن کے ایمان کی بھلائی مالدار ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار نہ کروں تو وہ کُفْر میں مبتلا ہو جائیں گے اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالدار نہ ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار کردوں تو وہ کُفْر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (ابن عساکر، 7/96)

بعض مُتَوَسِّط اور غریب لوگ آمدنی کم اور اخراجات کے زیادہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہو کر اللہ پاک کی جناب میں نامُناسب اور بسا اوقات کُفْرِیَہ الفاظ بھی بول جاتے ہیں اور اَنمول دولت "ایمان" سے محروم ہوجاتے ہیں۔ تھوڑی آمدنی کی صورت میں اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے صبر و قناعت کے ساتھ زندگی گزاریئے اور اس کے فائدے حاصل کیجئے۔

تھوڑے رزق پر راضی رہنے کا فائدہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک سے تھوڑے رِزْق پر راضی رہتا ہے اللہ پاک اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہو جاتا ہے۔ (شعب الایمان، 4/139، حدیث: 4585) بَسا اوقات کمانے والا فرد خود کو تھوڑے رزق پر راضی کرلیتا ہے لیکن اس کے دیگر فیملی ممبران اپنی غیر ضروری فرمائشوں کا اس پر ایسا بوجھ ڈالتے ہیں جس سے اس کی زندگی اَجیرن (مشکل) ہو کر رہ جاتی ہے۔

کم آمدنی میں بھی پُرسکون رہنے کے چند طریقے (1) ماہانہ راشن، ٹرانسپورٹیشن (سفری اخراجات)، گیس، بجلی، اگر کرائے کے گھر میں رہتے ہیں تو اس کا کرایہ اور بچّے ہیں تو ان کے تعلیمی اخراجات وغیرہ کا اپنی آمدنی کے مطابق ہی بجٹ بنایئے، پھر اس پر قائم بھی رہیے (2) گھر والوں کو چاہئے کہ گھر کے سربراہ یا کمانے والے فرد پر زیادہ کمانے کا پریشر (دباؤ) ڈالنے کے بجائے خود کو کم خرچ پر آمادہ کریں، آپ کے پریشر ڈالنے کی وجہ سے زیادہ کمانے کے چکّر میں کہیں وہ دھوکا دہی اور کرپشن (بدعنوانی/حرام روزی کمانے) میں مبتلا نہ ہوجائے (3) تمام فیملی ممبران (گھر والوں) سے گزارش ہے کہ آمدنی اگرچہ کم ہو، مَحبّت سے رہیں کہ آپس میں اِتفاق و مَحبّت کی وجہ سے اللہ پاک کم رِزْق میں بھی برکت دے دے گا، لڑتے جھگڑنے اور آپس میں مُنہ چڑھا کر رہنے سے آمدنی تو نہیں بڑھے گی البتّہ گھریلو مَسائل میں اضافہ ہوجائے گا (4) بسا اوقات سوچ سوچ کر انسان اپنے آپ کو خود ہی پریشان کرتا ہے، مثلاً میرے پاس پہننے کے لئے کپڑے اور جوتے فلاں صاحبِ ثَرْوَت (امیر شخص) جیسے ہوں، میرے پاس گاڑی فلاں امیر آدمی جیسی ہو، میرا گھر ایسی ایسی خُصوصیات والا ہو اور میرے پاس موبائل تو سب سے مہنگے والا ہو وغیرہ، جبکہ اس کے مقدّر میں اس طرح نہیں ہوتا، لہٰذا اپنا یہ ذہن بنایئے کہ جو مقدّر میں

بقیہ صفحہ 9 پر ملاحظہ کیجئے

[1] وہ حدیث جس میں فرمان اللہ پاک کا ہو اور الفاظ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہوں۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

جمادی الاُولیٰ ۱۴۴۰ھ جلد: 3
جنوری 2019ء شمارہ: 2

مدنی ماحول فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

فریاد — گھریلو اخراجات کیسے پورے ہوں؟ 1
حمد و نعت 3
قرآن و حدیث — تقویٰ کیسے حاصل ہو؟ 4
ناپسندیدہ کام 6
حضور ﷺ جانتے ہیں! 7
فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت — مدنی مذاکرے کے سوال جواب 10
دارالافتاء اہلِ سنّت — قریبی رشتہ داروں کا میت کے گھر رُکنا 12
مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے — اچھی بات بچا لیتی ہے 14
شیر نے حفاظت کی 15
بچوں کو ڈرپوک نہ بنائیے 16
پڑھائی میں سستی 17
کیا آپ جانتے ہیں؟/مدنی منّوں کی کاوشیں 18
مضامین
بے ادبوں کا انجام 19
سایۂ عرش دلانے والی نیکیاں 20
جہالت 21
خصائصِ مصطفےٰ (قسط:01) 23
وہ جو نسلیں سنوارتے ہیں (قسط:01) 25
اشعار کی تشریح 27
سکون کی تلاش 28
نیکی اور گناہ کا خیال 30
تسبیحِ فاطمہ 32
مدنی پھولوں کا گلدستہ 33
تاجروں کے لئے — احکامِ تجارت 35
گاہک کو مستقل کیسے کریں؟ 37
حضرت حبیبہ رحمۃ اللہ علیہا کا ذریعۂ آمدنی 39
اسلامی بہنوں کے لئے — حضرت سیدتنا اُمِّ سعد انصاریہ رضی اللہ تعالٰی عنہا 40
کپڑوں کی الماری 41
اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل 42
بزرگانِ دین کی سیرت
حضرت سیدنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ 43
امام بیہقی کی سیرت اور دینی خدمات 45
حجۃ الاسلام حامد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن 46
اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے 47
متفرق — فیضانِ ریاض الصالحین 49
امیرِ اہلِ سنّت کے بعض صوتی پیغامات 50
تعزیت و عیادت 51
صحت و تندرستی
جوڑوں کا درد 52
سردیوں کی غذائیں 54
قارئین کے صفحات — آپ کے تأثرات اور سوالات 55
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے — دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں 57

ہدیہ فی شمارہ: سادہ:40 رنگین:65
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ:800 رنگین:1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ:480 رنگین:720
☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کروا کر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کروا کر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین:725 12 شمارے سادہ:480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp:+923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی (دارالافتاء اہلِ سنّت دعوتِ اسلامی)
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔
گرافکس ڈیزائننگ: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔
(مسند ابی یعلی، 5/458، حدیث: 6383)

مناجات

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت
رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

ہمیشہ نگاہوں کو اپنی جھکا کر
کروں خاشعانہ دعا یاالٰہی

لباس اپنا سنّت سے آراستہ ہو
عمامہ ہو سر پر سجا یاالٰہی

ہو اخلاق اچّھا ہو کردار سُتھرا
مجھے متقی تُو بنا یاالٰہی

غصیلے مزاج اور تمسخر کی خصلت
سے عطّار کو تو بچا یاالٰہی

وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص102

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تری شان و شوکت کیا کہنا

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا

ہے سر پہ تاجِ نبوّت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا امّت پہ ہے رحمت کیا کہنا

قرآن کلامِ باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تیری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا

باتوں سے ٹپکتی لذّت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے
خطبے سے چمکتی ہیبت ہے اے شاہِ رسالت کیا کہنا

آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دعا پیاری پیاری
رو رو کے گزاری شب ساری اے حامیِ امّت کیا کہنا

عالَم کی بھریں ہر دم جھولی خود کھائیں تو بس جو کی روٹی
وہ شانِ عطا و سخاوت کی یہ زُہد و قناعت کیا کہنا

شہرت ہے جمیلؔ اتنی تیری یہ سب ہے کرامت مُرشد کی
کہتے ہیں تجھے مدّاحِ نبی سب اہلسنّت کیا کہنا

قبالۂ بخشش، ص47

از مداحُ الحبیب مولانا جمیلُ الرحمٰن قادری رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی

تقویٰ کیسے حاصل ہو؟

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

(پ4، آل عمرٰن:102)

مذکورہ آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے متعلق اہلِ ایمان کو بڑا واضح حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اب ہمارے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کا ڈر (تقویٰ) اور اس ڈر پر مُواظبت (استقامت) کا حصول کیسے ہو؟ بنیادی بات یہ ہے کہ جب انسان اپنے نفس کی مخالفت میں اس بات کا پختہ ارادہ کرلے کہ نفس کو گناہوں سے باز رکھے گا نیز گناہوں کے ساتھ ساتھ ضرورت سے زائد حلال اشیاء کے استعمال سے بھی بچ کر رہے گا اور آنکھ، زبان، شرمگاہ اور دل الغرض تمام اعضاء کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو ان شاء اللہ اسے وہ تقویٰ حاصل ہو جائے گا جس کا اہلِ ایمان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔

بنیادی اعضاء کا تقویٰ انسانی جسم میں چند اعضاء کو بڑی بنیادی اور اصولی حیثیت حاصل ہے مثلاً آنکھ، کان، دل اور زبان وغیرہ، کیونکہ بالواسطہ یا بلاواسطہ کئی گناہوں کا ارتکاب اِنہی اعضاء سے ہوتا ہے۔ جب ان اعضاء کا تقویٰ حاصل ہو جائے تو امید ہے کہ تمام اعضاء تقویٰ کی صفت سے متصف ہو جائیں گے اور انسان صاحبانِ تقویٰ کی صف میں شامل ہو جائے گا۔ اب ان بنیادی اعضاء کے تقویٰ کی کچھ تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

آنکھ بے شک آنکھ ہر فتنے اور آفت کے وقوع پذیر ہونے کا سبب بنتی ہے۔ آنکھ کے تقویٰ کے حصول کے بارے میں 2 بنیادی اسلامی تعلیمات پیشِ خدمت ہیں:

(1) فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ”مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللہ ان کے کاموں سے خبردار ہے۔“ (پ18، النور:30) یہ حکمِ الٰہی مختصر ہے، مگر اختصار کے باوجود اس میں دو نہایت خوبصورت معانی موجود ہیں۔ اوّل یہ کہ اس میں ادب اور بہترین تہذیب سکھائی جارہی ہے کہ مؤمنین کو چاہئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو کچھ نیچا رکھیں۔ دوسرا معنیٰ یہ کہ اس آیت میں اِس چیز سے بھی خبردار کیا جارہا ہے کہ ”یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے“ نیز نیکیوں کو بڑھانے اور زیادہ کرنے والا ہے۔ اور یہ بڑی بدیہی (واضح) سی بات ہے کہ جب انسان اپنی نگاہوں کو بے لگام چھوڑ دے اور بے پرواہ ہو کر ہر طرف نظر اٹھانے کا عادی ہو جائے تو اس چیز کا قوی اندیشہ ہے کہ وہ حرام کی طرف بھی نظر اٹھائے اور گناہ میں جا پڑے اور دل کو سیاہ کر بیٹھے۔ لہٰذا نگاہوں کو نیچا رکھنے میں ہی دلوں کی ستھرائی اور صفائی ہے۔

لطیف اشارہ: آنکھوں کے جھکا ہونے اور حیادار ہونے کو دل کی صفائی کا سبب قرار دیا گیا۔ پتا چلا کہ جب آنکھ بہکتی ہے تو اس کے نتیجے میں دل بھی بہکتا ہے، لہٰذا دل کی خرابی یا درستی آنکھ کے حیادار ہونے، نہ ہونے پر موقوف ہے۔ مروی ہے کہ ”بندہ کبھی ایسی نظر اٹھاتا ہے کہ دل ایسا بگڑ جاتا ہے جیسے کھال بگڑ جاتی ہے، اب اُس (کھال) سے کبھی فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔“

*دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

(2) سیّدُ الاتقیاء صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: عورت کے حُسن وجمال کی طرف نظر کرنا ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے، تو جس نے اسے ترک کیا تو اللہ تعالٰی اُسے عبادت کا ایسا مزہ چکھائے گا جو (مزہ) اسے خوش کردے گا۔ (نوادرالاصول، حدیث:1287) عبادت کی شیرینی اور مناجات کی لذّت سے درحقیقت اہلِ تقویٰ ہی واقف ہوتے ہیں۔ چونکہ آج کل تقویٰ کا فقدان ہے اس لئے عبادت میں لذّت اور سوز نہیں ہے۔ مذکورہ حدیثِ مبارک میں اس نعمت کو پانے کا مجرب نسخہ عطا کر دیا گیا ہے لہٰذا جو شخص اپنی عبادت میں لُطف پانا چاہتا ہے وہ حدیثِ مبارک پر عمل کرے تو یقیناً ایسی حلاوت پائے گا جو اس سے قبل اس نے کبھی محسوس نہ کی ہو گی۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تقویٰ جیسے نادِر خزانے کے حصول کے لئے اپنی آنکھوں کو حرام کی آلودگی سے بچانا لازمی ہے۔

کان فحش اور فُضول گفتگو سننا دل میں وساوِس پیدا کرنے کا مُوجب ہے اور انہی وسوسوں کے نتیجے میں ہمارے بدن میں اِضطراب، بے چینی اور عبادت میں دل نہ لگنے کی سنگین صورتِ حال پیدا ہوتی ہے۔ اِس کو دوسرے انداز میں یوں سمجھئے کہ کان میں پڑ کر دل میں اُترنے والی گفتگو پیٹ میں جانے والے کھانے کی طرح ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہے کہ گفتگو کی تاثیر کھانے کے مقابلے میں دیرپا یعنی زیادہ دیر باقی رہتی ہے کیونکہ کھانا تو چَہل قدمی اور نیند کے سبب ہضم ہو کر معدے سے خارج ہو جاتا ہے مگر اس کے برعکس دل میں داخل ہونے والی گفتگو بعض اوقات پوری زندگی کے لئے سامع (یعنی سننے والے) کے ذہن میں راسخ اور مرتسم (یعنی مضبوط اور نقش) ہو جاتی ہے جسے وہ بھول نہیں پاتا۔ اگر وہ نُقوش بُری باتوں پر مشتمل ہوں تو انسان کو عیب دار کرتے اور بُرے خیالات لانے کا سبب بنتے ہیں، لہٰذا تقویٰ کے حصول کے لئے کانوں کو بُری اور فضول باتوں سے بچانا اَز حد ضروری ہے۔

زبان ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ مجھ پر سب سے زیادہ کس چیز کا خوف رکھتے ہیں؟ آپ نے اپنی زبان اقدس پکڑ کر ارشاد فرمایا: "اِس (زبان) کا"۔ (ترمذی، 4/184، حدیث:2418) زبان ہی انسان کو ہلاکت کے دہانے تک پہنچا دیتی ہے اور یہی زبان انسانی کامیابی کا سبب بھی ہے۔ جنت میں داخل ہونا ہو یا جہنم کا ایندھن بننا ہو! اس زبان کا ہر دو طرح کے معاملے میں نہایت کلیدی کردار ہے۔ ہم یہاں زبان کے متعلق چند مدنی پھول پیش کرتے ہیں تاکہ تقویٰ کے حصول میں زبان کے کردار کی اہمیت واضح ہو۔ 1 تمام اعضاء کا دُرُست اور نادُرُست رہنا اسی زبان پر موقوف ہے چنانچہ مروی ہے کہ "جب انسان صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں: ہم تجھے خدا کا واسطہ دیتے ہیں کہ تُو سیدھی رہنا کیونکہ اگر تُو سیدھی رہی تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر تُو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔" (ترمذی، 4/183، حدیث:2415) 2 زبان کی حفاظت نہ کرنا اعمال کے ضِیاع (یعنی ضائع ہونے) کا سبب ہے کیونکہ زبان کے استعمال میں بے احتیاطیاں لامحالہ (لازمی) گناہوں کی طرف لے جانے والی ہیں مثلاً غیبت وغیرہ اور گناہوں کا ارتکاب تقویٰ کے منافی ہے۔ مقولہ ہے کہ "جو زیادہ بولتا ہے زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔" 3 زبان کی حفاظت سے عزت وشان برقرار رہتی ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے: اپنی زبان کو اتنا دراز مت کرو کہ تمہاری عزت وشان خراب ہو جائے۔ 4 اُخروی انجام کو یاد کر کے زبان کو تقویٰ کی عادت ڈالئے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: علماء اور طلبہ سے اپنی زبان کو روکے رکھو اور اپنی زبان سے لوگوں کی آبروریزی (یعنی بے عزتی) نہ کرو ورنہ جہنم کے کتے تمہیں پھاڑ ڈالیں گے۔
(الترغیب والترہیب، 1/50، رقم:59)

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں بھی متقین کے صدقے اہلِ تقویٰ میں سے بنائے اور سیّدُ الاتقیاء صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے "پیچھے پیچھے" جنت میں داخلہ کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

رسولِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ یعنی حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔

(ابوداؤد، 2/370، حدیث:2178)

شرحِ حدیث علّامہ شَرَفُ الدّین حسین بن عبدُاللہ طِیبی علیہ رحمۃ اللہ القوی (سالِ وفات: 743ھ) فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک میں اس بات کا بیان ہے کہ طلاق مَشروع ہے یعنی دیں گے تو ہو جائے گی مگر اللہ تعالٰی کے نزدیک مَبْغُوض یعنی ناپسندیدہ ہے جیسا کہ بغیر عُذرِ شرعی کے فرض نماز گھر میں پڑھنا، غَصَب شُدَہ زمین میں نماز پڑھنا (کہ ان دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی مگر اس طرح کرنے والا گناہ گار ہوگا)، اسی طرح جمعہ کے دن اذانِ جمعہ کے بعد خرید و فروخت کرنا (کہ یہ خرید و فروخت ہو جائے گی مگر کرنے والے گناہ گار ہوں گے)۔

(شرح المشکوٰۃ للطیبی، 7/2342، تحت الحدیث:3280)

علّامہ علی بن سلطان محمد قاری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی (سالِ وفات: 1014ھ) اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اَصَحّ یہ ہے کہ حاجت کے علاوہ طلاق دینا ممنوع ہے، لفظِ مُباح اس چیز پر بھی بولا جاتا ہے جو بعض اوقات میں مباح ہو، یعنی طلاق صرف اس وقت دینا مباح ہے جب اس کی حاجت و ضرورت مُتَحَقِّق ہو۔ (مرقاۃ، 6/422، تحت الحدیث:3280)

طلاق دینا سوائے حاجت کے ممنوع ہے فتاویٰ رضویہ میں موجود ایک فارسی فتویٰ کا ترجمہ و خلاصہ ہے: طلاق کے مباح یعنی جائز ہونے میں عُلَما کے تین اقوال ہیں: (1) ایک یہ کہ طلاق مطلقاً مُباح ہے اگرچہ بلاوجہ دی جائے (2) دوسرا یہ کہ بیوی کے بڑھاپے یا اس کی آوارگی یا بدوضعی کے بغیر شوہر کے لیے طلاق دینا مباح نہیں، یہ ضعیف قول ہے (3) تیسرا قول یہ ہے کہ اگر شوہر کو طلاق کی کوئی حاجت ہے تو مُباح ہے ورنہ ممنوع ہے، یہی قول صحیح اور دلائل سے مُؤَیَّد ہے۔ علّامہ مُحَقِّق نے فتح القدیر میں اس کو صحیح قرار دیا ہے اور علّامہ خاتمۃ المُتَحَقِّقِین شامی نے اس کا دِفاع کیا ہے جس سے اس کی صحت مُسْتَفاد ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/321، 322 ملخصاً)

مزید ایک مقام پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: بلاوجہِ شرعی طلاق دینا اللہ تعالٰی کو سخت ناپسند و مَبغوض و مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/323)

حلال اور ممنوع ایک جگہ جمع ہوسکتے ہیں امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: شَے واحد میں حِلّ و حَظْر (حلال ہونے اور منع ہونے) کا دو جِہت سے مُجتمع ہونا کچھ بعید نہیں، طلاق فی نفسہٖ حلال ہے اور ازانجا کہ شرع کو اِتفاق محبوب اور اِفتراق مبغوض ہے، بے حاجت یا رِیت مَحظور (ممنوع) ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 12/330)

طلاق کے ناپسندیدہ ہونے کی وجوہات (1) اس (یعنی طلاق) میں نعمتِ نکاح کی ناشکری ہے۔ (مرقاۃ، 6/421، تحت الحدیث:3280) (2) اس میں رشتے کا کاٹنا پایا جاتا ہے۔ (3) طلاق دینے میں ایک دوسرے کے دِلوں میں بُغض و عَداوت پیدا ہو جاتی ہے۔

* دارالافتاء اہلِ سنّت، مرکز الاولیاء لاہور

(4) طلاق کی وجہ سے اکثر اوقات فریقین حرام میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (کہ ایک دوسرے کی غیبتیں، دل آزاریاں وغیرہ کرنے میں مبتلا ہو جاتے ہیں) (حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ، 1/500، تحت الحدیث:2018) (5) شیطان کے نزدیک تمام چیزوں سے بڑھ کر محبوب یہ ہے کہ زَوجَین میں تفریق ڈال دے، تو مناسب ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام حلال چیزوں میں سب سے بڑھ کر مبغوض ہو۔ (شرح المشکوۃ للطیبی، 7/2342، تحت الحدیث:3280)

طلاق دینے کی مختلف صورتوں کے احکام صدرُ الشّریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہِ شرعی ممنوع ہے اور وجہِ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اُس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو، اس حالت کے ساتھ دربارِ خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ اُس کے ساتھ زندگی بسر کروں۔ اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے۔ (بہار شریعت، 2/110)

اسلامی عقائد و معلومات

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جانتے ہیں!

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

غیب کی تعریف غیب کے (لفظی) معنی ہیں: غائب یعنی چُھپی ہوئی چیز۔ غیب وہ ہے جو ہم سے پوشیدہ ہو اور ہم اپنے حَوَاسِ خمسہ یعنی دیکھنے، سُننے، سونگھنے، چکھنے اور چُھونے سے نہ جان سکیں اور غور و فکر سے عقل اُسے معلوم نہ کر سکے۔ (ملخص از تفسیر بیضاوی، 1/114، وغیرہ) جیسے جنّت اور دوزخ وغیرہ ہمارے لئے اِس وقت غیب ہیں کیونکہ اِنہیں ہم حَوَاس (یعنی آنکھ، ناک، کان وغیرہ) سے معلوم نہیں کرسکتے۔ **عقیدہ** اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو روزِ اوّل سے روزِ آخر تک کا علم عطا فرمایا ہے۔ لوحِ محفوظ میں درج تمام عُلُوم نیز اپنی ذات و صفات کی معرفت سے متعلّق بہت اور بے شُمار عُلوم عطا فرمائے۔ عُلومِ خمسہ پر مطلع فرمایا جس میں خاص وقتِ قیامت کا علم بھی شامل ہے۔ ساری مخلوقات کے احوال اور تمام مَاکَانَ (جو ہو چکا) اور مَایَکُوْنُ (جو ہو گا) کا علم عطا فرمایا۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا علم ''عطائی (اللہ کریم کا عطا کیا ہوا)'' ہونے کی وجہ سے ''حادِث'' ہے اور اللہ پاک کا علم ''ذاتی و قدیم''۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا علم ہرگز ہرگز اللہ تعالٰی کے علم کے برابر نہیں۔ (مقالاتِ کاظمی، 2/111 ملخصاً)

علمِ مصطفےٰ کی تکمیل یاد رہے! ہمارے پیارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارَک علم میں نزولِ قراٰن کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا رہتا تھا آخرکار قراٰنِ پاک کی تکمیل کے ساتھ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا علم بھی مکمل ہو گیا جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: فقیر نے قراٰنِ عظیم کی آیاتِ قطعیہ سے ثابت کیا کہ قراٰنِ عظیم نے 23 برس میں بتدریج نزولِ اِجلال فرما کر اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جَمِیْعِ مَاکَانَ وَمَا

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

یَکُوْن یعنی روزِ اوّل سے روزِ آخر تک کی ہر شے، ہر بات کا علم عطا فرمایا۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/512)

چند ضروری وضاحتیں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کے متعلق چند ضروری باتیں ذِہن نشین فرما لیجئے، ان شاءَ اللہ عزَّوجلَّ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب سے متعلق شیطانی وسوسوں کا علاج ہوجائے گا۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: 1 بے شک غیرِ خدا کے لئے ایک ذرّہ کا علم "ذاتی" نہیں اتنی بات "ضروریاتِ دین" سے ہے اور اس کا منکر (یعنی انکار کرنے والا) کافر ہے۔ (یعنی جو کوئی اللہ پاک کے بتائے بغیر غیر خدا کے لئے ایک ذرّے کا بھی علم مانے وہ مسلمان نہیں) 2 بے شک غیرِ خدا کا علم اللہ تعالٰی کی معلومات کا اِحاطہ نہیں کر سکتا، برابر ہونا تو دُور کی بات۔ تمام اَوّلین و آخرین، اَنبیاء و مُرسَلین، ملائکہ و مُقرَّبین سب کے عُلوم مل کر عُلومِ الٰہیّہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑ ہا کروڑ سمندروں سے ایک ذرا سی بوند کے کروڑویں حصّے کو ہے کہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصّہ دونوں "مُتناہی (Limited)" ہیں (یعنی ان کی ایک انتہا ہے) اور "مُتناہی" کو "مُتناہی" سے نسبت ضرور ہے، جبکہ اللہ تعالٰی کے عُلوم "غیرِ مُتناہی دَر غیرِ مُتناہی دَر غیرِ مُتناہی (Unlimited)" ہیں (یعنی ان کی کوئی انتہا ہے ہی نہیں) اور مخلوق کے عُلوم اگرچہ عرش و فرش، مشرق و مغرب، روزِ اوّل تا روزِ آخر جملہ کائنات کو محیط ہو جائیں پھر بھی "مُتناہی (Limited)" ہیں کہ عرش و فرش دو حدیں (boundaries) ہیں، روزِ اوّل اور روزِ آخر دو حدیں ہیں اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب "مُتناہی (Limited)" ہے 3 بالفعل غیرِ مُتناہی کا علمِ تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا تو جُملہ عُلومِ خَلق کو علمِ الٰہی سے اصلاً نسبت ہونی محالِ قطعی ہے نہ کہ مَعَاذَ اللہ توہُّمِ مساوات۔ (یعنی جس باری تعالٰی کے علم کی حقیقی طور پر کوئی حد اور کنارہ نہیں ہے اس کا سارے کا سارا علم مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا، لہٰذا جب ساری مخلوق کے سارے عُلوم مل کر بھی اللہ پاک کے علم سے کسی طرح بھی نسبت نہیں رکھتے تو معاذاللہ انہیں اللہ پاک کے علم کے برابر ہونے کا وہم و گمان بھی کیسے ہو سکتا ہے!) 4 اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزَّوجلَّ کے دیئے سے انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کو کثیر و وافر غیبوں کا علم ہے یہ بھی ضروریاتِ دین سے ہے جو اِس کا منکر ہو کافر ہے کہ سِرے سے نبوّت ہی کا منکر ہے 5 اس پر بھی اجماع ہے کہ اس فضلِ جلیل میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا حصّہ تمام انبیاء علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام اور تمام جہان سے اَتَم (کامل ترین) اور اعظم (سب سے بڑا) ہے، اللہ عزَّوجلَّ کی عطا سے حبیبِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جن کا شُمار اللہ عزَّوجلَّ ہی جانتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/450، 451 ملخصاً)

ایک ایمان افروز روایت حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: سورج ڈھلنے پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم باہر تشریف لائے، نمازِ ظہر ادا فرمائی، پھر منبر پر کھڑے ہوکر قِیامت کا ذِکر کیا اور بتایا کہ اس میں بڑے بڑے اُمور ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: جو کسی چیز کے بارے میں مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے جس کسی شے کے بارے میں سوال کرو گے میں تمہیں اسی جگہ بتادوں گا۔ تو لوگ زار وقطار رونے لگے۔ بہت زیادہ روئے اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت عبدُ اللہ بن حُذافَہ سَہْمی رضی اللہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے: میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہارا باپ حُذافہ ہے۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر عرض کی: ہم اللہ پاک کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاموش ہوگئے، پھر فرمایا: ابھی مجھ پر جنّت اور جہنّم اِس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئیں، میں نے ایسی اچھی اور بُری چیز نہیں دیکھی۔ (بخاری، 1/200، حدیث: 540)

رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کا قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بیان اگلے ماہ کے شمارے میں ملاحظہ کیجئے۔

بقیہ: فریاد

ہے وہ ہی ملے گا میرے چاہنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ **اخراجات کم کرنے کے چند طریقے** لوگ عموماً آمدنی کم اور اخراجات زیادہ ہونے کی وجہ سے اس بات کی فکر میں رہتے ہیں کہ سیلری (تنخواہ) بڑھ جائے یا میری اِنکم (آمدنی) کے ذرائع بڑھ جائیں جبکہ اپنے اخراجات کم کرنے کا ذہن کسی کسی کا ہوتا ہے، چنانچہ اخراجات کم کرنے کے چند طریقے مُلاحظہ فرمائیے: 1 تمام فیملی ممبران آپس میں مشورہ کر کے یہ طے کریں کہ گھر میں جو شخص اچھے انداز سے خریداری (purchasing) کرنا جانتا ہو گھر کا راشن و دیگر سامان لینے کی ذمّہ داری اسی کے حوالے کی جائے 2 جو خریدنا ہو پہلے اس کی لسٹ بنالی جائے اور پھر خریداری کے لئے جایا جائے اور بہتر یہی ہے کہ ہول سیل والی قیمت پر ہی اشیا خریدی جائیں 3 شادی بیاہ اور دیگر اس طرح کے ایونٹس (تقریبات یعنی شادی، ختنہ یا اور کوئی موقعہ جس پر رشتہ دار وغیرہ جمع ہوں) پر غور کرلیا جائے کہ اگر پہلے سے موجود کپڑے اور جوتے وغیرہ پروگرام میں پہننے کے قابل ہوں تو نئے لینے کے بجائے انہی سے کام چلایا جائے 4 باہر کھانا دوستوں کے ساتھ ہو یا اپنی فیملی کے ساتھ اس سے پرہیز ہی کیا جائے تو بہتر ہے اگرچہ آپ کی آمدنی اچھی ہی کیوں نہ ہو، اِس سے جہاں خرچہ بچے گا وہیں آپ کی اور آپ کے گھر والوں اور بچّوں کی صحّت کا تحفّظ بھی ہے 5 جو بچّے تعلیم کے لئے جاتے ہیں ان کا لنچ بکس (یعنی دوپہر کا کھانا) گھر میں ہی بنا کر دیا جائے، یوں ہی جو افراد دفتر وغیرہ جاتے ہیں باہر سے کھانا لینے کے بجائے گھر سے ہی لے جانا شروع کریں 6 ڈاکٹر کے مشورے سے دودھ پیتے بچّوں کو ہو سکے تو مائیں خود ہی دودھ پلائیں، اس سے جہاں بچّوں کی صحّت میں بہتری آئے گی وہاں دودھ کے ڈبوں میں خرچ ہونے والی رَقم کی بچت بھی ہو گی 7 بجلی سے چلنے والے آلات کو بقدرِ ضرورت ہی استعمال کریں، ضرورت پوری ہوجائے تو بند کردیں، نیز بجلی سے چلنے والے جن آلات سے بل کم آتا ہو یا جس طریقہ استعمال سے بل میں نمایاں کمی واقع ہو سکتی ہو اسے ہی اپنایا جائے، مثلاً اے سی کے تھرمو اسٹیٹ میں چند ڈگری کی تبدیلی بجلی کے بل میں نمایاں کمی لا سکتی ہے، اسے 25 یا 26 پر رکھ کر بچت کی جاسکتی ہے 8 کم آمدنی والے افراد اپنے دفتر یا جہاں کام کرتے ہیں وہاں سہولت سے آنے جانے کی سوچ میں کسی مہنگے علاقے میں کرائے کا گھر لینے کے بجائے کچھ ٹریفک کی پریشانی برداشت کر کے کسی سستے علاقے میں گھر لیں 9 سیلری بڑھتے ہی اخراجات نہ بڑھائے جائیں، اس لئے کہ لوگ سیلری بڑھتے ہی اپنے اخراجات بڑھا دیتے اور پھر بسا اوقات آمدنی سے بھی زیادہ اخراجات ہوجاتے ہیں، لہٰذا یہ کوئی عقل مندی نہیں ہے کہ سیلری بڑھتے ہی اخراجات بھی بڑھادیئے جائیں 10 سگریٹ، پان، گٹکا، مختلف قسم کی چھالیا اور مین پوری وغیرہ اور اس طرح کی دیگر بُری عادات سے خود کو بچانے میں صحّت کے تحفّظ کے ساتھ ساتھ ان چیزوں میں اڑائے جانے والے پیسوں کی بچت بھی ہے، نیز موبائل فون اور نیٹ کے بے جا استعمال سے بھی پرہیز کیجئے۔ **رزق میں برکت** آمدنی چاہے کم ہو یا زیادہ جب تک اس میں برکت نہیں ہوگی بچت کی کوئی بھی تدبیر کارگر نہیں ہوگی، لہٰذا رزق میں برکت کے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں: 1 کھانا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا رزق میں برکت لاتا ہے 2 گھر میں داخل ہوتے ہی سلام کرنے اور سورۂ اخلاص پڑھنے سے رِزق میں برکت ہوتی ہے 3 جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے رِزق میں برکت ہوتی ہے 4 سچ بولنے سے رِزق میں برکت ملتی ہے 5 بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر کھانا کھانے سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ ذکر کئے گئے مدنی پھولوں پر عمل اور سادہ طرزِ زندگی (Life Style) اپنا کر اپنے گھریلو اخراجات پر قابو پایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دین و دنیا کی بے شمار برکات نصیب ہوں گی۔

سوال کیا چھپکلی کو مار سکتے ہیں؟

جواب مار سکتے ہیں، حضرت سیِّدُنا سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا۔ (مسلم، ص948، حدیث:5844) فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو چھپکلی کو ایک وار میں مارے اس کو 100 نیکیاں اور دو وار میں مارے تو اس سے کم اور تین وار میں مارے تو اس سے کم نیکیاں ملتی ہیں۔ (مسلم، ص948، حدیث:5847) ایک حدیثِ پاک میں اسے فُوَیْسِق (یعنی چھوٹا فاسق) کہا گیا ہے۔

(مسلم، ص948، حدیث:5845)(مدنی مذاکرہ، 4محرم الحرام 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عزَّوجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال بعض لوگ کہتے ہیں کہ چھپکلی کو مارنے کے بعد غسل کرنا چاہئے، کیا یہ دُرست ہے؟

جواب نہیں! چھپکلی کو مارنے سے غسل فرض نہیں ہوتا لہٰذا اسے مارنے کے بعد غسل کرنا ضَروری نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 4محرم الحرام 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عزَّوجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال بعض اسلامی بھائی اپنے نام کے ساتھ محمد لگاتے ہیں جیسے "محمد عرفان" تو کیا اس محمد کے ساتھ دُرود شریف پڑھیں گے یا نہیں؟

جواب نہیں پڑھیں گے کیونکہ یہاں پر وہ شخص مُراد ہے جس کے نام کے ساتھ یہ لگایا گیا ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مبارکہ مُراد نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 6محرم الحرام 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عزَّوجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال بعض لوگ میت کے پیٹ پر شیشہ رکھ دیتے ہیں تاکہ اس کا پیٹ نہ پھولے اور میت کی چارپائی کے نیچے پیٹ میں آٹا رکھتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب میّت کے پیٹ پر کوئی بھاری چیز مثلاً گیلی مٹی وغیرہ رکھنے کا حکم ہے کہ پیٹ پُھول نہ جائے۔ (بہار شریعت، 1 / 809ملتقطاً) شیشہ رکھنا ضروری نہیں ہے، اگر کسی نے شیشہ رکھ بھی دیا تو حرج بھی نہیں۔ میت کی چارپائی کے نیچے پیٹ میں آٹا رکھتے ہیں، یہ میں نے پہلی بار سنا ہے، یہ کس تصوُّر سے رکھتے ہیں اللہ پاک بہتر جانتا ہے، اگر اس لئے رکھتے ہیں کہ بعد میں اس کو

ایصالِ ثواب کے لئے صدقہ کر دیں گے تو بھی چارپائی کے نیچے رکھنا فضول ہے، ویسے ہی صدقہ کر دیں۔ (میت کے غسل، کفن، دفن اور نمازِ جنازہ وغیرہ کے مسائل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "مدنی جنازہ" اور "تجہیز و تکفین" پڑھئے۔) (مدنی مذاکرہ، 4 محرم الحرام 1440ھ)

وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال کیا عورت کا بھنویں بنوانا جائز ہے؟

جواب اگر بھنویں اتنی بڑی ہو گئی ہوں کہ دیکھنے میں بھدی (یعنی بہت بُری) لگتی ہوں تو اتنی کٹوانے کی اجازت ہے کہ بھدّا پن ختم ہو جائے، خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے بھنویں کٹوانے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ آجکل یہ رواج نکل پڑا ہے کہ عورتیں خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے بھنویں کٹوا کر یا بالکل ہی مونڈوا کر صرف کاجل لگاتی ہیں جو کہ ناجائز و گناہ ہے۔ یہ حکم مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ہے لہٰذا دونوں کو ہی اس سے بچنا ضروری ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 6 محرم الحرام 1440ھ)

وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال کیا لڑکی کا اپنے والد کے ماموں سے بھی پردہ ہے؟

جواب نہیں، والد کے ماموں سے لڑکی کا پردہ نہیں ہے۔ (پردے کے بارے میں اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "پردے کے بارے میں سوال جواب" پڑھئے) (مدنی مذاکرہ، 6 محرم الحرام 1440ھ)

وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال چھینک اللہ کی طرف سے آتی ہے مگر نماز میں آنے والی چھینک کو شیطان کی طرف سے کیوں کہا گیا ہے؟

جواب حدیث پاک میں ہے: نماز میں چھینک، اُونگھ، جماہی، حیض، قے اور نکسیر شیطان کی طرف سے ہیں۔ (ترمذی، 4/344، حدیث: 2754) اس حدیثِ پاک کی شرح میں حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یہ وہ چیزیں ہیں کہ جب یہ نماز میں آجائیں تو شیطان ان سے خوش ہوتا ہے کہ میں نے اس کی نماز میں خلل ڈال دیا، ورنہ یہ چیزیں ممنوع نہیں، قدرتی ہیں بلکہ چھینک تو خدا کی نعمت ہے جب کہ بیماری سے نہ ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/ 147، ملخصاً) (مدنی مذاکرہ، 6 محرم الحرام 1440ھ)

وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال اگر کسی نے پینٹ خریدی اور اس میں سے ڈالر نکلے تو اس ڈالر کا کیا کیا جائے؟

جواب یہ لُقطہ (یعنی گری پڑی چیز) کے حکم میں ہے، اگر اس کے مالک کو تلاش کرنا ممکن ہے تو اسے اس کے مالک تک پہنچایا جائے، اگر یہ ممکن نہ ہو اور خریدار خود شرعی فقیر ہو تو وہ اسے اپنے استعمال میں لا سکتا ہے ورنہ کسی بھی شرعی فقیر یا کسی بھی دینی ادارے میں دے دے کہ یہ اب اسے اپنے استعمال میں نہیں لا سکتا۔ (مدنی مذاکرہ، 6 محرم الحرام 1440ھ)

وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال کیا عورت یہ دعا مانگ سکتی ہے: "یااللہ! مجھے جنّت میں سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما"؟

جواب بیشک مانگ سکتی ہے اور مانگنی بھی چاہئے، کاش! ہم سب کو بھی مل جائے۔ اٰمین (مدنی مذاکرہ، 6 محرم الحرام 1440ھ)

وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

دارالافتاء اہلسنّت

Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے بڑی تعداد میں مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

(1) قریبی رشتہ داروں کا میت کے گھر رکنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کچھ لوگوں کے ہاں میت ہونے پر سات دن تک یہ ہوتا ہے کہ دُور کے رشتہ دار چلے جاتے ہیں، مگر قریبی رشتہ دار اور اہلِ خانہ گھر بیٹھے رہتے ہیں، کام کاج وغیرہ کے لئے نہیں جاتے، جو لوگ تعزیت کرنے آتے ہیں ان سے ملتے ہیں اور میت کے لئے دعا کرتے ہیں، اس دوران بعض اوقات رونے دھونے کی نوبت بھی آجاتی ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بہتر تو یہ ہے کہ تعزیت وصول کرنے کے لئے کسی دن بھی نہ بیٹھا جائے اور اگر بیٹھنا ہی ہو تو اہلِ خانہ کو تین دن تک تعزیت وصول کرنے کے لئے گھر میں بیٹھنے کی بلا کراہت رخصت و اجازت ہے جبکہ کوئی ممنوع کام نہ کریں (مثلاً عمدہ عمدہ بچھونے بچھانا، میت کی تعریف میں حد سے غلو، تعزیت کے وقت وہ باتیں جو غم و الم کو زیادہ کریں اور میت کی بھولی ہوئی باتیں یاد دلائیں) اور تین دن کے بعد اس غرض سے بیٹھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور میت کے لئے دُعا و ایصالِ ثواب کرنا تو شرعی طور پر اچھا عمل ہے، یہ تو زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

(2) ستونوں کے درمیان صف بنانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہماری مسجد کی ایک صف کے درمیان دو ستون آتے ہیں جس کی وجہ سے قطعِ صف لازم آتا ہے۔ ایسی صف میں نمازیوں کا صف بنانا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بلا ضرورت ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ و ناجائز ہے کہ اس سے قطعِ صف لازم آتا ہے جو کہ ناجائز ہے۔ ہاں اگر کوئی عذر ہو کہ نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہو یا باہر بارش ہو تو ستونوں کے درمیان کھڑے ہوسکتے ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

(3) داڑھ بھروانے کی صورت میں وضو و غسل کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی شخص نے اگر اپنی داڑھ بھروائی ہو تو کیا اس کا وُضو و غسل ہو جائے گا؟ جبکہ داڑھ بھروائی ہو تو اس کو نکالا نہیں جاسکتا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

داڑھ بھروانا شرعی طور پر جائز ہے اور اگر کسی نے داڑھ

بھر وائی ہو تو اس کا وُضو و غسل بلا کراہت ہو جائے گا۔ورا س کے نیچے پانی نہ پہنچانے کو وُضو میں ترکِ سنّت اور غسل میں ترکِ فرض قرار نہ دیا جائے گا کیونکہ ایسی حالت میں اس کے نیچے پانی بہانا ناممکن ہوتا ہے اور جس جگہ تک پانی پہنچانا مُتعذِّر ہو یا مشقّت و حرج کا باعث ہو وہاں تک پانی پہنچانے کا شریعت نے مُکلّف نہیں کیا۔

اس کی نظیر ہلتا ہوا دانت ہے کہ اگر تار سے باندھا ہو یا کسی مسالے وغیرہ سے جما یا ہو یا دانتوں میں چونا یا مِسّی کی ریخیں جم گئی ہوں تو شرعی طور پر اس کے نیچے پانی بہانا ضروری نہیں یونہی مصنوعی دانت لگوانے کی صورت میں اگر دانت کو اتارنا حرج و مشقّت کا باعث ہو تو اتار کر نیچے پانی بہانے کی حاجت نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
محمد ہاشم خان العطاری مدنی	محمد ساجد عطاری

4 کسی رکعت کا سجدہ رہ گیا تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی تنہا نماز ادا کر رہا ہے، اگر دورانِ نماز کسی رکعت میں بھول کر اس نے صرف ایک سجدہ کیا اور اگلی رکعت میں اسے یاد آیا کہ میں نے ایک ہی سجدہ کیا تھا تو وہ کیا کرے اور اگر نماز کا سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا تو کیا کرے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی رکعت کا سجدہ رہ گیا تو نماز کے اندر جب یاد آئے کر لے اور آخر میں سجدہ سہو کرے، اگر رُکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اُٹھا کر وہ سجدہ کر لیا تو بہتر یہ ہے کہ اس رُکوع و سُجُود کا اِعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخرِ نماز میں کیا تو اس رُکوع و سُجُود کا اِعادہ نہیں سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

اور اگر سلام کے بعد یاد آیا تو اگر کوئی کام مُنافیِ نماز نہیں کیا یعنی کوئی گفتگو نہیں کی، قصداً وُضو نہ توڑا وغیرہ تو یاد آتے ہی نماز کا رہ جانے والا سجدہ کرے پھر سر اٹھا کر تشہد پڑھے، اس کے بعد سجدہ سہو کرے اور تشہد مکمل پڑھ کر سلام پھیر دے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
محمد ہاشم خان العطاری المدنی	محمد عرفان مدنی

دارالافتاء اہلِ سنّت کے فون نمبرز اور ای میل ایڈریس

دارالافتاء اہلِ سنّت کے اوقاتِ کار			
بالخصوص پاکستان اور دنیا بھر کیلئے	0300-0220113	0300-0220112	
(وقفہ: 2:30، جمعۃ المبارک تعطیل) 4pm to 10am	بالخصوص پاکستان اور دنیا بھر کیلئے	0300-0220113	0300-0220112
پاکستانی اوقات کے مطابق 7pm تا 2pm (علاوہ نماز کے اوقات)	بالخصوص یوکے اور دنیا بھر کیلئے	0044 2692 318 121	
پاکستانی اوقات کے مطابق 7pm تا 2pm (علاوہ نماز کے اوقات)	بالخصوص امریکہ اور دنیا بھر کیلئے	0015 92 200 8590	
پاکستانی اوقات کے مطابق 7pm تا 2pm (علاوہ نماز کے اوقات)	بالخصوص افریقہ اور دنیا بھر کیلئے	0027 5691 8.3 31	
پاکستانی اوقات کے مطابق 7pm تا 2pm (علاوہ نماز کے اوقات)	بالخصوص آسٹریلیا اور دنیا بھر کیلئے	0061 476 58 00 28	
Email:darulifta@dawateislami.net			

اچھی بات بچالیتی ہے

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

دادا جان! امام صاحب کو سب اتنا پسند کیوں کرتے ہیں؟ مسجد سے گھر آتے ہوئے شاکر کے اس سوال پر شہریار صاحب کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ راستے میں دونوں طرف طرح طرح کے پھول (Flowers) کھلے ہوئے تھے، شہریار صاحب نے ان پھولوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: شاکر! ہماری آنکھوں کو یہ پھول کیوں اچھے لگتے ہیں؟ شاکر نے جھٹ جواب دیا: دادا جان! اپنے حُسن (Beauty) اور خوشبو (Fragrance) کی وجہ سے۔ اس جواب پر داد جان کی زبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللہ نکلا، شاکر نے دادا جان کی توجّہ دوبارہ اپنے سوال کی جانب کرواتے ہوئے کہا: دادا جان! وہ میرا سوال؟ ”بتاتے ہیں بتاتے ہیں“ دادا جان نے کے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا۔ مسجد سے گھر تک کا سفر ختم ہوا مگر شاکر کی بے تابی بڑھنا شروع ہوگئی، وہ دادا جان کے سمجھانے اور سکھانے کے انداز کو جانتا تھا مگر اِس بار بھی اُس کا ذہن یہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ دادا جان نے مجھے جواب دینے کے بجائے پھولوں کے اچھّے لگنے کا سوال کیوں کیا؟ دادا جان مجھے کیا سمجھانا چاہ رہے تھے؟ وہ انہی سوچوں میں گم تھا کہ دادا جان کی آواز نے اُسے چونکا دیا: شا ہمارے پاس آئیے۔ یہ سنتے ہی اُس نے دوڑ لگادی۔ ”آرام سے! گر نہ جانا“ دادا جان کی آواز پر وہ کچھ آہستہ ہوا اور صوفے پر ان کے ساتھ آکر بیٹھ گیا، ایک نظر شہریار صاحب نے اپنے ذہین پوتے کو دیکھا اس کے سیکھنے کی لگن اور جستجو پر اللہ کا شکر ادا کیا اور محبت سے قریب کرکے کہا: بیٹا! آپ نے آتے ہوئے کھلے ہوئے پھول دیکھے تھے اور وہ آپ کو خوب صورتی کی وجہ سے اچھّے لگے تھے، پتا چلا کہ کوئی چیز اچّھی لگنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ خوب صورت ہو لہٰذا ”خوب صورت لفظ“ بھی ہمیں ہر دل عزیز بنانے میں بہت مددگار ہوتے ہیں، اسی لئے ہمارے پیارے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے: ﴿قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: لوگوں سے اچّھی بات کہو۔ (پ1، البقرۃ:83) بیٹا! امام صاحب کو لوگ اسی وجہ سے پسند کرتے ہیں کہ وہ اچھا بولتے ہیں۔ دادا جان! اچھا کیسے بولتے ہیں؟ اس سوال میں شاکر کا شوق دیدنی تھا۔ بیٹا! ہم جو سوچتے ہیں وہ بولتے ہیں، اچّھی سوچ اچھا اور بری سوچ برا بنواتی ہے لہٰذا ہر چیز کے بارے میں اچھا سوچئے، آپ اچّھا بولنے لگیں گے۔ شہریار کے اس جواب سے کی مکمل تسلّی نہیں ہوئی تو اس نے مزید پوچھا: دادا جان! اگر کوئی ہمیں بُرا کہہ دے تو ہم اس کے بارے میں اچّھا سوچ کر اچّھا جواب کیسے دے سکتے ہیں؟ دادا جان کہنے لگے: دے سکتے ہیں اور بالکل دے سکتے ہیں، اللہ کے نیک بندوں نے ہمیں اپنے عمل سے یہی سکھایا ہے، ہم آپ کو ایک حکایت سے یہ بات سمجھاتے ہیں:

بہت بڑے بُزُرگ حضرت سیّدُنا محمد بن واسع رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ایک مرتبہ گورنر نے بلایا اور کوئی عہدہ دینا چاہا مگر آپ نے لینے سے انکار کردیا، بدتمیز گورنر نے آپ کو نہایت غصّہ دلانے والی بات کہی۔ سے رہا نہ گیا، وہ یہ

* مدرس جامعۃ المدینہ المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

سوال کر دیا: وہ کیا؟ شہریار صاحب نے بتایا کہ گورنر نے کہا: آپ بے وقوف ہیں۔ تو اس پر اُن بُزرگ کو غصہ آگیا ہوگا؟ نے فوراً کہا، شہریار صاحب نے اس سے کہا: بیٹا! ہمیں تو ہمیں غصّے پر قابو رکھ کر ایسی بات کہنی ہے جس سے مسئلہ بڑھے نہیں بلکہ حل ہوجائے، وہ بُزرگ تھے، اس گُر کو اچھی طرح جانتے تھے لہٰذا انھوں نے گورنر کو بُرا بھلا کہنے کے بجائے بس اتنا کہا: "یہ بات مجھے بچپن سے کہی جارہی ہے۔" (سیر اعلام النبلاء، 344) تو کیا ہم بھی بُری بات سُن کر اچھی بات نہیں کرسکتے؟ بالکل کرسکتے ہیں اور دل جیت سکتے ہیں۔ شہریار صاحب کی گفتگو ختم ہوچکی تھی، شاکر کے چہرے سے اچھا سوچنے اور بولنے کا عزم ظاہر ہورہا تھا وہ سمجھ چکا تھا کہ اچھی بات "بچا" لیتی ہے اور بُری "پھنسا" دیتی ہے۔

شیر نے حفاظت کی

ایک مرتبہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان جہاد کے لئے رُوم (اٹلی Italy) کی طرف گئے۔ دورانِ سفر اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابی حضرت سفینہ رضی اللہ تعالٰی عنہ پیچھے رہ گئے اور اپنے ساتھیوں کو تلاش کرتے کرتے ایک جنگل میں پہنچ گئے۔ اچانک ان کے سامنے ایک خوفناک شیر آگیا۔ شیر کی نظر جیسے ہی آپ پر پڑی تو وہ حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ شیر کو دیکھنے کے باوجود حضرت سیّدُنا سفینہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بالکل خوف زدہ نہیں ہوئے۔ جب آپ نے دیکھا کہ شیر حملہ کرنے والا ہے تو آپ نے بلند آواز سے شیر کو کہا: اے ابوحارث! میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا غلام ہوں، لشکرِ اسلام سے بچھڑ گیا ہوں اور لشکر کی تلاش میں ہوں۔ شیر نے جب یہ سنا کہ آپ اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابی ہیں تو حملہ کرنے کے بجائے ادب سے اپنا سر جھکا کر دُم ہلاتا ہوا آپ کے پاس آیا اور آپ کی حفاظت کے لئے آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ راستے میں کوئی خطرہ محسوس ہوتا یا کوئی آواز آتی تو شیر اس طرف چلا جاتا اور پھر آپ کے ساتھ ہوجاتا۔ جب آپ لشکرِ اسلام تک پہنچ گئے تو وہ شیر جنگل کی طرف واپس لوٹ گیا۔

(مشکوٰۃ، 2/ 400، حدیث: 5949 ملخصاً)

پیارے پیارے مدنی مُنّو اور مدنی منّیو! معلوم ہوا کہ جنگلی جانور بھی اللہ کے نیک بندوں کا ادب و احترام کرتے ہیں اور انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچاتے۔ ہمیں بھی اللہ کے نیک بندوں کا ادب و احترام کرنا چاہئے اور ایسے کاموں سے بچنا چاہئے جس سے اللہ کے نیک بندوں کو تکلیف پہنچے۔

ماں باپ کے نام

ابوالحسنین عطاری مدنی

بچّوں کو ڈرپوک نہ بنایئے

رُوئی سے ڈرنے والی بچّی ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میری مدنی منّی فاطمہ عطاریہ کو اس کی امّی نے کم و بیش دو سال کی عمر میں رُوئی (Cotton) سے ڈرایا اور جب بات منوانی ہوتی تو اس کے سامنے رُوئی لے کر کھڑی ہو جاتی، اس کا نقصان یہ ہوا کہ کوشش کے باوجود مدنی منّی کے دل سے ابھی تک روئی کا ڈر نہیں گیا حالانکہ وہ چھ سال کی ہو چکی ہے، حتّٰی کہ اس سے دو سال چھوٹا بھائی بھی اسے روئی سے ڈراتا ہے۔ ایک مرتبہ مدنی منّی کو چوٹ لگی جس کی وجہ سے پٹی کروانی پڑی، اس نے رُوئی کو دیکھتے ہی چیخنا شروع کر دیا، ہم ہی جانتے ہیں کہ کتنی مشکل سے پٹی کی گئی۔ **بچّوں میں غیر ضروری خوف پیدا ہونے کی وجہ** دینی و دنیوی تعلیم سے محرومی یا پھر اندازِ تربیت سے ناواقفی کی بنا پر بعض والدین بات بات پر اپنے بچّوں کو ڈراتے رہتے ہیں۔ مثلاً کھانا نہ کھانے، سبق نہ پڑھنے، شرارتوں سے باز نہ آنے کی صورت میں بُھوت پریت یا چُڑیل وغیرہ سے خوفزدہ کرکے اپنی بات منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔

محترم والدین! بچّوں کا ڈرپوک ہونا ان کی شخصیت کے لئے نقصان دہ ہے، اگر ایک مرتبہ ان کے دلوں میں کسی چیز کا خوف بیٹھ گیا تو بڑی مشکل سے جائے گا۔ **بچّوں میں خوف کے نقصانات** خوف انسان کو اندر سے ایسے ہی کھوکھلا کر دیتا ہے جیسے دیمک کسی لکڑی کو کھوکھلا کر دیتی ہے، جو بچّے ڈرپوک ہوتے ہیں، ان میں اعتماد کی ہمیشہ کمی رہتی ہے، ناکامی کے خوف سے وہ کوئی ذمّہ داری لینا پسند نہیں کرتے اور احساسِ کمتری کا شکار رہتے ہیں اور ان کی شخصیت کبھی مثالی نہیں بنتی۔ بے جا خوف بچّوں کو زندگی کے معمولات اور بہت سے معاملات میں آگے بڑھنے یا کامیاب ہونے سے روکتا ہے مثلاً: ✿ مہمانوں کے سامنے آنے سے ڈرنا کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس پر والدین کی ڈانٹ سننا پڑے ✿ کسی غیر مانوس شخص سے بات نہ کرپانا ✿ یاد ہونے کے باوجود غلطی کے خوف سے سبق نہ سنا پانا ✿ نقصان کے خوف سے فریج سے کوئی چیز نکالنے یا کانچ کے برتن اٹھانے سے ڈرنا ✿ حتّٰی کہ اپنی تکلیف اور پریشانیاں یا درپیش مشکلات والدین کے سامنے بیان کرنے سے خوف زدہ رہنا۔ الغرض بچپن سے ہی جن بچّوں کی نفسیات میں خوف و دہشت کا عُنصر شامل ہو جائے، بڑے ہونے کے باوجود وہ غیر شعوری طور پر اس کیفیت کا شکار رہتے ہیں اور ایک کامیاب زندگی گزارنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ **خوفِ خدا پیدا کیجئے** اپنے بچّوں کے اندر خوفِ خدا پیدا کیجئے، ان کے ذہن میں جنّت کا شوق اور جہنّم کا خوف بٹھائیں۔ اس سلسلے میں بچّے کی سمجھ بوجھ کے مطابق اسے وہ روایات سنائیں جن میں جنّت کے انعامات اور جہنّم کے عذابات کا ذِکر ہو اور اسے بتائیں کہ اگر ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کریں گے تو ہمیں جنّت ملے گی اور اگر اللہ پاک کی نافرمانی میں زندگی بسر کی تو جہنّم کا عذاب ہمارا منتظر ہو گا۔ حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بیٹے کو فرمایا: بیٹا! سَفِلَہ بننے سے بچنا، اس نے عرض کی کہ سَفِلَہ کون ہے؟ فرمایا: وہ جو ربّ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔

(شعب الایمان، 1/480، رقم: 771)

اللہ پاک ہمیں اپنے اور اپنے بچّوں کے دلوں میں خوفِ خدا پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

٭ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

پڑھائی میں سُستی

شاہ زیب عطاری مدنی*

ہر بار کی طرح اس بار بھی دن گزرتے گئے، ابُّو بھی سمجھاتے رہے لیکن خالد اور ناصر دونوں بھائیوں کے وہی کام اب بھی تھے، کھانا پینا، کھیلنا کُودنا، سوشل میڈیا(Social Media) میں مصروف رہنا، دارُالمدینہ (اسکول) ہر روز جانا مگر پڑھنا نہیں۔ امتحان قریب آتے تو آخری دنوں میں حل شدہ پرچہ جات (Papers Solved) سے تیاری کرکے پاسنگ مارکس(Passing Marks) لے کر کامیاب ہوجاتے تھے۔ اس دفعہ بھی امتحان میں ایک مہینا باقی رہ گیا تھا لیکن یہ دونوں ہر بار کی طرح اس مرتبہ بھی سُستی کے شکار تھے۔ دارُالمدینہ کے ایک بہت ہی پیارے استاذ امتیاز صاحب تھے۔ انہیں جب خالد اور ناصر کے نہ پڑھنے کا معلوم ہوا تو وہ شام کے وقت ان کے گھر جا پہنچے۔ دونوں بھائیوں نے انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھایا، ناصر نے استاذ صاحب کو چائے بسکٹ پیش کئے۔ **امتیاز صاحب** آپ کو معلوم ہے کہ ایک مہینے کے بعد امتحان شروع ہورہے ہیں۔ **خالد اور ناصر** جی استاذ صاحب! ہمیں معلوم ہے۔ **امتیاز صاحب** چائے کی چُسکی لیتے ہوئے بولے: پھر آپ نے امتحان کی تیاری کرنا شروع کی؟ بقیہ طلبہ نے تو پیپروں کی تیاری شروع کردی ہے۔ **خالد** استاذ صاحب اتنی جلدی! ابھی تو پورا ایک مہینا باقی ہے۔ **امتیاز صاحب** دیکھو بیٹا! اگر آپ ابھی سے تیاری کروگے تو بآسانی تیاری بھی ہوجائے گی اور نمبر بھی بہت اچھے آئیں گے۔ **ناصر** ہر بار کی طرح اس بار بھی آخر میں تیاری کرلیں گے، جیسے ہم تیاری آخر میں کریں لیکن کامیاب ہوجائیں گے، تو پھر اتنی جلدی کرنے کا کیا فائدہ؟ **امتیاز صاحب** جلدی تیاری کرنے کے بہت سے فائدے ہیں، مثلاً (1) تھوڑا تھوڑا یاد کرنا ہوگا، ایک ساتھ اتنا سارا یاد نہیں کرنا پڑے گا (2) سمجھ سمجھ کے یاد کروگے (3) اس طرح کا یاد کیا ہوا ایک عرصہ یاد رہے گا (4) امتحان کے دنوں میں اطمینان سے رہوگے (5) دُہرائی کا موقع مل جائے گا۔ ابھی سے تیاری نہیں کی تو اگرچہ امتحان میں جیسے تیسے کامیاب ہوجاؤ گے لیکن جو امتحان کا فائدہ ہے وہ حاصل نہیں ہوگا، اس بار کوشش کرو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور فائدہ ہوگا۔ **خالد** ہماری عادت ہے کہ ہم پچھلے سالوں کے حل شدہ پرچہ جات (Papers Solved) سے تیاری کرتے ہیں اور اس سے تیاری تو آخری دنوں میں بآسانی ہوجاتی ہے۔ **امتیاز صاحب** نے چائے کی آخری چُسکی لی اور کہا: آپ دونوں اس طرح کی چیزوں پر بھروسا مت کریں، کیونکہ کئی مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو سوالات ان میں لکھے ہوتے ہیں وہ پیپر میں نہیں آتے۔ ایک دو سوال آتے بھی ہیں تو ان سے پاسنگ مارکس ہی مل پاتے ہیں پھر آپ صرف پاس ہونے کا ہی کیوں سوچتے ہیں، اچھے نمبر لیں گے تو اس میں آپ کی بھی عزت ہوگی اور آپ کے والدین کا بھی نام ہوگا۔ اس لئے اپنی کتابوں سے تیاری کریں اور جو سمجھ نہ آئے وہ اپنے ساتذہ یا کلاس فیلوز سے پوچھ لیں۔ **خالد اور ناصر** ہم ایسا ہی کریں گے۔ **امتیاز صاحب** مجھے بہت خوشی ہوئی، مجھے یقین ہے کہ آپ دونوں ابھی سے محنت شروع کردیں گے تو امتحان میں اچھے نمبر لیں گے۔ اچھا اب میں چلتا ہوں لیکن ہاں ہر روز کی اَپ ڈیٹ (Update) ضرور لیتا رہوں گا۔ **خالد اور ناصر** جی ضرور۔ پھر دونوں بھائیوں نے مل کر کتاب سے تیاری کرنا شروع کردی اور ساتھ ساتھ اپنے نوٹس (Notes) بھی بناتے گئے جن سے انہیں امتحان کے دنوں میں بڑا فائدہ ہوا۔ کل تک جو مشکل سے پاس ہوتے تھے اس بار وہ اچھے نمبروں سے پاس ہوگئے، رِزلٹ کارڈ ہاتھ میں لے کر دونوں بہت خوش نظر آرہے تھے، دارُالمدینہ سے واپسی پر دونوں پکی نیت کرچکے تھے کہ آئندہ پہلے سے ہی امتحان کی تیاری کرلیا کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

* مدرس جامعۃ المدینہ، فیضانِ کنزالایمان، باب المدینہ کراچی

کیا آپ جانتے ہیں؟

سوال: سب سے پہلے اللہ پاک کی نافرمانی کس نے کی؟

جواب: ابلیس (یعنی شیطان) نے۔[1]

سوال: جنات کس کی اولاد ہیں؟

جواب: ابلیس (یعنی شیطان) کی۔[2]

سوال: نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کس زوجہ مبارکہ رضیَ اللہ تعالٰی عنہا کی وفات سب سے پہلے ہوئی؟

جواب: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا زینب (بنتِ جحش) رضیَ اللہ تعالٰی عنہا کی۔[3]

سوال: سب سے پہلے کونسا درخت پیدا کیا گیا؟

جواب: کھجور کا درخت۔[4]

سوال: بیعتِ رضوان کے وقت سب سے پہلے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ مبارک پر بیعت کرنے والا کون تھا؟

جواب: پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابی حضرت سیّدُنا ابو سِنان اَسَدی رضیَ اللہ تعالٰی عنہ۔[5]

(1) تفسیر قرطبی، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 34، 1/249 (2) تفسیر مکی بن سلام، پ15، الکھف، تحت الآیۃ: 50، 1/19 (3) مصنف ابن ابی شیبہ، 19/521، حدیث: 36014 (4) روح البیان، پ23، یٰسٓ، تحت الآیۃ: 34، 7/393 (5) مصنف ابن ابی شیبہ، 19/523، حدیث: 36109۔
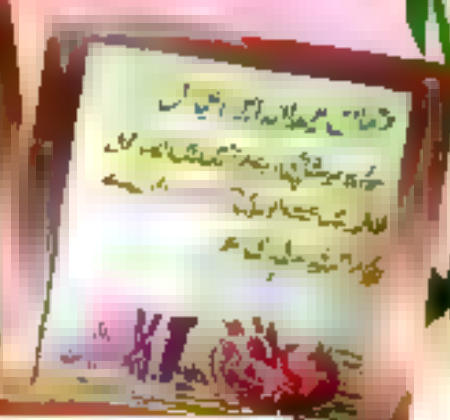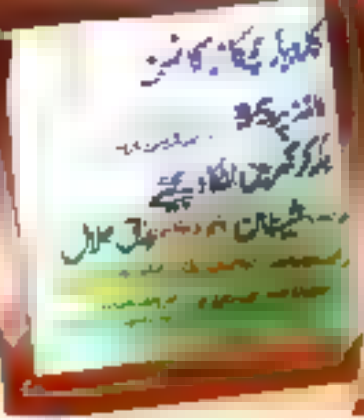
مدرسۃ المدینہ شاہ ولی اللہ نگر، اورنگی ٹاؤن، باب المدینہ کراچی کے مدنی منّوں کی مدنی کاوشیں

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! آپ بھی اس طرح کی پیاری پیاری پینٹنگ بنا کر صفحہ 2 پر دیئے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے یا اس پینٹنگ کی اچھی سی تصاویر بنا کر واٹس ایپ یا ای میل کیجئے۔

قرآنی حکایت

بے اَدَبوں کا اَنْجام

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 40 سال کی عمر میں نُبُوّت کا اِعلان فرمایا اور تین سال تک رازداری سے اِسلام کی دعوت دیتے رہے۔ تین سال بعد اللہ پاک کی طرف سے حکم ہوا کہ خاندان کے قریبی افراد کو جمع کرکے اُنہیں اسلام کی دعوت دیں، چنانچہ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ”صَفا“ نامی پہاڑ پر قریش کے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے اپنے صادق و امین ہونے کی گواہی لی، اِس کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُنہیں ایمان لانے کی دعوت دی اور ایمان نہ لانے کی صورت میں اللہ پاک کے عذاب سے ڈرایا۔ یہ سن کر آپ کا چچا ابولَہَب اور اُس کے ساتھی بھڑک گئے، ابولہب یوں بکواس کرنے لگا: تم تباہ ہوجاؤ! کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا! (مَعَاذَ اللہ)۔ یوں ابولہب اور اُس کے ساتھی شانِ رِسالت میں گستاخانہ جملے بولتے اور بے ادبی کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

ابولَہَب کی بدبودار لاش

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس گستاخی پر قراٰنِ کریم کی ایک پوری سورت، ابولہب اور اس کی بیوی کے رد میں نازل فرمائی اور ان کی ہلاکت سے پہلے ہی ان کا انجام بتادیا۔ ہوا یوں کہ مسلمانوں کے مدینۂ منوَّرہ کی طرف ہجرت کرنے کے دو سال بعد ابولَہَب کالے دانے کی ایک بیماری میں مبتلا ہوگیا جسے عرب میں ”عَدَسہ“ کہا جاتا تھا، عرب کے لوگ اِس بیماری میں مبتلا شخص کے قریب نہیں جاتے تھے، اُن کا خیال تھا کہ قریب جانے سے یہ بیماری دوسرے کو بھی لگ جاتی ہے، یوں بیماری کے دوران کوئی ابولَہَب کو پوچھنے نہ آیا اور وہ بے بسی کے عالم میں ایک ہفتے بعد مر گیا۔ تین دن تک اُس مَردُود کی لاش پڑی رہی اور پڑے پڑے پھولنے کے بعد پھٹ گئی۔ بیگانے تو کیا اس کے سگے بیٹے بھی اس کے قریب نہ آئے۔ جب شدید بدبو کی وجہ سے لوگوں کا جینا مشکل ہوگیا تو انہوں نے اس کے بیٹوں کو برا بھلا کہا۔ بالآخر اس کے بیٹوں نے کچھ مزدوروں کو اُجرت دے کر اس کی لاش کہیں دفن کروا دی۔

بیوی کی پھندہ لگی لاش

پیارے مدنی مُنّو اور مدنی مُنّیو! ابولَہَب کی بیوی اُمِّ جمیل بھی پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تکلیف پہنچانے میں ابولہب سے کم نہ تھی، یہ بدبخت عورت اپنے سر پر کانٹوں سے بھرا ہوا گٹھا اُٹھا کر لاتی اور پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راستے میں کانٹے بچھاتی تھی۔ اِس کو گستاخی کی سزا کچھ یوں ملی کہ ایک دن یہ اپنے گلے میں بندھی رسّی سے کانٹوں کا گٹھا باندھ کر رہی تھی کہ ایک جگہ آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئی، اتنے میں اللہ پاک کے حکم سے ایک فرشتے نے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا جس سے اُمِّ جمیل کے گلے میں پھندا لگا اور یہ گلا گھٹنے کی وجہ سے مر گئی۔

(ماخوذ از سیرتِ مصطفٰی، ص111-113۔ صراط الجنان، 10/857-861)

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! گستاخِ رسول دنیا میں بھی تباہ ہوتا ہے اور اُس کی آخرت بھی برباد ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں مرتے دَم تک با اَدَب رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص315)

*ذمہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

سایۂ عرش دِلانے والی نیکیاں

قیامت کے دن جب نفسا نفسی کا عالَم ہوگا تو بعض ایسے خوش نصیب لوگ بھی ہوں گے جنہیں اللہ کریم اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔ احادیثِ مُبارَکہ میں ایسی نیکیاں بیان کی گئی ہیں جن پر عمل کرنے والوں کو قیامت کے دن سایۂ عرش نصیب ہوگا بطورِ ترغیب چند نیکیاں بیان کی جارہی ہیں تاکہ عمل کا جذبہ بیدار ہو، چنانچہ

تین شخص عرش کے سایہ میں ہوں گے رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قیامت کے روز جب اللہ تعالٰی کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (1) وہ شخص جو میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کردے (2) میری سنّت کو زندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھنے والا۔ (تسدید القوس اختصار مسند الفردوس، ص 163 مخطوط مصور، البدور السافرۃ، ص 131، حدیث:366)

مسلمانوں کی غمخواری کرنا حضرت سیِّدُنا موسیٰ علٰی نبیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے ربِّ کریم! وہ کون ہے جو تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! وہ لوگ جو مریضوں کی عیادت کرتے، جنازہ کے ساتھ جاتے اور کسی کا بچّہ فوت ہوجائے تو اس سے تعزیت کرتے ہیں۔ (تمہید الفرش للسیوطی، ص16)

تنگدست مقروض کو مہلت دینا سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جس نے کسی تنگدست مقروض کو مُہلت دی یا اس کا قرض مُعاف کردیا، اللہ تعالٰی اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اس دن جب عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (ترمذی، 3/52، حدیث: 1310) دوسری روایت میں ہے حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن سب سے پہلے عرش کا سایہ اس شخص کو نصیب ہوگا جس نے کسی قرض دار کو مُہلت دی یا اس پر قرض کو صدقہ کردیا۔

(معجم کبیر، 19/167، حدیث:377 مختصراً)

بھوکے کو کھانا کھلانا فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالٰی اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(مکارم الاخلاق، ص373، حدیث:64)

یتیم یا بیوہ کی کفالت کرنا نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کی اللہ کریم اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ اور جنّت میں داخلہ عطا فرمائے گا۔ (مجمع الزوائد، 3/114، حدیث:4066)

نیکی کی دعوت دینا نیکی کی دعوت عام کرنے والے خوش نصیب مسلمانوں کو بھی بروزِ قیامت سایۂ عرش نصیب ہوگا چنانچہ روایت میں ہے کہ اللہ کریم نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ علٰی نبیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ! جس نے نیکی کا حکم دیا، برائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلایا تو اسے دنیا اور قبر میں میرا قُرب اور قیامت کے دن میرے عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

(حلیۃ الاولیاء، 6/36)

* شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

محمد آصف عطاری مدنی*

مکۂ پاک کی مسجدُ الحرام کے ایک خادم کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری ڈیوٹی صفا و مروہ کے قریب زم زم شریف کے کولروں پر تھی، ایک صاحب میرے پاس آئے جن کی عمر تقریباً 50 سال ہوگی اور وہ اچھے خاصے صحت مند تھے۔ مجھ سے پوچھنے لگے کہ "ہم میاں بیوی لاہور سے عمرہ کرنے آئے ہیں، ہم نے سات چکر صفا مروہ کے تو لگا لئے ہیں کیا کچھ اور کرنا بھی باقی ہے؟" انہوں نے طواف کئے بغیر ہی صفا مروہ کی سعی کرلی تھی۔ مجھے علمائے کرام کی صحبت اور وہاں پر عملی تجربات کی وجہ سے اچھی خاصی معلومات ہوچکی تھیں، میں نے نہیں بتایا کہ عمرے میں پہلے خانۂ کعبہ کا طواف کرنا ہوتا ہے پھر طواف کے دو نفل پڑھ کر صفا مروہ کے سات چکر لگانے ہوتے ہیں، اس کے بعد سعی کے دو نفل پڑھ کر احرام کھولنا ہوتا ہے (یعنی مرد کو سر منڈانا اور عورت کو ایک پورے کے برابر سر کے بال کاٹنا ہوتے ہیں)۔ یہ سن کر بڑے میاں تو یہ سارے کام کرنے پر تیار ہوگئے لیکن ان کی بیوی کہنے لگی کہ میں تو بہت تھک گئی ہوں، اب مجھ سے نہیں ہوتا، اللہ معاف کرنے والا ہے۔ (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ یعنی اللہ کی پناہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین نُور ہے جس کی روشنی میں دنیا و آخرت کا سفر بہترین انداز میں طے ہوتا ہے جبکہ جہالت ایک ناسور ہے جو انسان سے قدم قدم پر غلطیاں کرواتا ہے جس کی وجہ سے اس کی آخرت تباہ ہوسکتی ہے۔ علمِ دین سے جتنی دوری ہوگی اسی قدر جہالت سے نزدیکی ہوگی۔ یاد رہے کہ خالی اپنا نام لکھ لینے یا لکھا ہوا پڑھ لینے سے جہالت کے اندھیرے دور نہیں ہوجاتے بلکہ حقیقۃً پڑھا لکھا وہ ہے جو علمِ دین رکھتا ہو۔ **جاہلوں کی قسمیں** جاہلوں کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہوتی ہیں: **ایک** وہ جو جانتے ہیں کہ ہمیں دین کا علم نہیں ہے ایسے لوگ علمِ دین سیکھنے کے لئے بھی تیار ہوجاتے ہیں اور مفتی یا عالمِ دین سے راہنمائی بھی لیتے رہتے ہیں۔ **دوسرے** وہ لوگ جنہیں یہ بھی احساس نہیں ہوتا کہ ہم جاہل ہیں، ایسے لوگ جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتے رہتے ہیں علمِ دین سیکھنے کا بولا جائے تو انہیں گھبراہٹ ہونے لگتی ہے۔ **تیسرے** وہ لوگ جو جاہل ہوتے ہوئے بھی اس خوش فہمی میں رہتے ہیں ہم بھی دین کا علم رکھتے ہیں، ایسے لوگوں کو علمِ دین سکھایا جائے تو کہتے ہیں: "ہمیں نہ سکھاؤ، ہمیں آتا ہے۔" **[illegible]** اسلام نے زندگی کے ہر معاملے کے لئے راہنمائی کی ہے، ایک مسلمان کو عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے گھر بار، کاروبار، شادی بیاہ، غمی خوشی، رہن سہن، کھانے پینے، بولنے سننے وغیرہ کے معاملات بھی شرعی احکام کے مطابق انجام دینا ضروری ہیں مگر افسوس! اب ایسا نازک دور آیا کہ اوّل تو لوگ کوئی کام کرنے سے پہلے اس کے بارے میں حکمِ شریعت معلوم کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے اور اگر معلوم کر بھی لیں تو اس شرعی حکم پر عمل کرنے کا جذبہ نہیں ہوتا۔ پھر عوام میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو مفتی یا عالم سے معلومات حاصل کرنے کے بجائے غلط مسئلہ بتاتا ہے، یوں خود بھی ڈوبتا ہے اور دوسروں کو بھی لے ڈوبتا ہے، پھر اگر وہ بدنصیب "لبرلز (Liberals یعنی مادر پدر آزادی چاہنے والوں)" میں سے ہو تو اس کے منہ سے اس طرح کے کلمات بھی سنائی دیں گے: ان مولویوں کو کیا پتا؟ انہیں دین کی کیا خبر؟ مولاناؤں کی باتوں پر عمل کیا تو ہم ترقی نہیں کرسکیں گے یہ ہمیں پتھر کے دور میں واپس لے جانا چاہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ **جس کا کام اسی کو ساجھے** عربی زبان کا محاورہ ہے: لِکُلِّ فَنٍّ رِجَالٌ (یعنی ہر کام کے ماہرین ہوتے ہیں) یہی بات اردو میں یوں مشہور ہے: "جس کا کام اسی کو ساجھے"، شاید کبھی آپ نے دیکھا ہو کہ پڑھا لکھا سمجھدار آدمی بھی میڈیکل چیک اپ کرواتے وقت عجیب حرکتیں کرنے لگتا ہے، ڈاکٹر کے ایک اشارے پر پورا منہ کھول کر دانت، زبان اور گلا اندر تک دکھاتا ہے، ڈاکٹر سینے یا کمر پر اسٹیتھو سکوپ (Stethoscope) رکھ کر تیز تیز سانس لینے کا بولے تو یہ پوری فرمانبرداری سے عمل کرتا ہے چاہے اس وقت دمے (سانس کی بیماری) کا مریض کیوں نہ لگ رہا ہو! "بازو اوپر کرو، گردن گھماؤ، سیدھے کھڑے ہوجاؤ، تھوڑا چل کر دکھاؤ، جھک کر دکھاؤ" ڈاکٹر جتنی فرمائشیں کرے مریض کسی غلام کی طرح فوراً پوری کرتا ہے،

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

ایسے شخص سے اگر پوچھا جائے کہ یہ سب حرکتیں کیوں کر رہے ہو تو جواب ملے گا کہ جناب! ڈاکٹر کے کہنے پر، یہ اس کا شعبہ ہے کیونکہ وہ میڈیکل پڑھا ہوا ہے۔ کوئی مریض ڈاکٹر کو یہ جواب نہیں دیتا کہ جناب تھوڑا بہت میں بھی میڈیکل جانتا ہوں، بخار بھی چیک کر لیتا ہوں، یا کوئی یوں بولتا ہو کہ ڈاکٹروں کو میڈیکل کی کیا سمجھ! خوامخواہ اچھے بھلے بندے کو بستر پر لٹا دیتے ہیں، کڑوی اور مہنگی دوائیاں وہ بھی کئی کئی دن تک کھانے کا بولتے ہیں مگر آہ! جب بات مفتی صاحب یا عالمِ دین کی آتی ہے تو یہی حق اس کو دینے کو تیار نہیں ہوتے کہ جناب آپ دین کا علم رکھتے ہیں آپ جو کہیں گے اسی پر عمل کروں گا، یہاں تو بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اگر شرعی مسئلہ اپنی خواہش کے مطابق نکلا تو ٹھیک! اور اگر اپنے مفاد کو نقصان پہنچتا ہو تو علمائے کرام کو بُرا بھلا تک کہہ ڈالتے ہیں کہ یہ غلط مسئلے بتاتے ہیں۔ **علمائے کرام کی عزت کیجئے** دنیا میں اس وقت کئی مذاہب کے پیروکار موجود ہیں، جو باطل ہوتے ہوئے بھی اپنے مذہبی پیشواؤں کے خلاف نہ خود بولتے ہیں نہ کسی اور کو بولنے دیتے ہیں بلکہ لڑنے مرنے پر تیار ہو جاتے ہیں، جبکہ دوسری طرف مخصوص ذہنیت کے لوگ ہیں جو خود علمائے اسلام کی عزت نہیں کرتے اور ان کے خلاف بولنے سے نہیں جھجکتے وہ دوسروں کو اپنے مذہبی پیشواؤں کی بے ادبی اور بے حرمتی کرنے سے کیا روکیں گے! یاد رکھئے! جو اپنے بڑوں کی عزت نہیں کرتے ان کی اپنی عزت بھی نہیں ہوتی۔ اللہ پاک ایسوں کو توبہ اور علمائے اسلام کی قدر جاننے کی توفیق دے۔ **غلط مسائل کی پہچان** عوام میں ایک طبقہ وہ بھی ہے جو شریعت پر عمل کرنے کے گمان میں غلط مسائل پر عمل کر رہا ہوتا ہے، مثلاً "سفر میں جس طرف چاہو منہ کر کے نماز پڑھ لو" حالانکہ اس کی مکمل راہنمائی موجود ہے کہ قبلے کی سمت (Qibla Direction) کیسے معلوم کی جا سکتی ہے اگر پھر بھی معلوم نہ ہو سکے تو نماز میں رُخ کس طرف کرنا ہے؟ "دودھ پیتے بچّے کا پیشاب پاک ہوتا ہے" حالانکہ دودھ پیتے بچّے کا پیشاب بھی نجاستِ غلیظہ اور ناپاک ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/390ملخصاً) "منہ بولے بیٹے یا بھائی سے پردہ نہیں کیا جاتا" حالانکہ کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنانے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ وہ نامحرم ہی رہتا ہے اور اس سے پردہ ضروری ہے۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص67ملخصاً) بعض مقامات پر اولاد کو عاق (یعنی نافرمانی کی وجہ سے اولاد کو فرزندی سے محروم) کر دیتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اب اولاد اولاد ہونے سے خارج اور ترکہ (وراثت میں چھوڑے ہوئے مال) سے محروم ہو گئی یہ نری جہالت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/349ملخصاً) دیہاتی علاقوں میں پنچایت کے فیصلے ایسے لوگ کرتے ہیں جنہیں دین کی کچھ سمجھ نہیں ہوتی، ان کے اکثر فیصلے شریعت کے مخالف اور ظلم و زیادتی پر مبنی ہوتے ہیں، ایسے خلافِ شرع فیصلے کو ماننا قطعاً ضروری نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 18/467ماخوذاً) "استاذ سے کیا پردہ" حالانکہ استاذ اور شاگردہ کا پردہ بھی ضروری ہے کیونکہ پردے کے معاملے میں اُستاذ، عالم و غیرِ عالم، پیر سب برابر ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/639ملخصاً) مغرب کے وقت کے بارے میں بھی ایک عام غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ جیسے ہی جماعت ہو گئی لوگ سمجھتے ہیں کہ وقتِ مغرب ختم ہو گیا جبکہ مغرب کا وقت غروبِ آفتاب کے بعد سے تقریباً ایک گھنٹے سے کچھ زائد دیر تک ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/153ملخصاً) یہ چند مثالیں دی ہیں، غور کیا جائے تو لمبی لسٹ بن سکتی ہے۔ **علمِ دین سیکھئے** جہالت کے اندھیرے سے نکلنے کے لئے علمِ دین کی روشنی ضروری ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ابنِ ماجہ، 1/146، حدیث:224) ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔ چنانچہ ہر مسلمان کو عقائد، نماز، روزے کا علم ہونا فرض، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اسے زکوٰۃ اور تاجر پر تجارت کے مسائل سیکھنا فرض ہیں۔ اسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہیں۔ نیز مسائلِ قلب یعنی فرائضِ قلبیہ (باطنی فرائض) مثلاً عاجزی و اخلاص اور توکّل وغیرہا اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مثلاً تکبّر، ریاکاری، حسد وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔ (تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد23، ص623، 624دیکھئے) علمِ دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا مفید ترین ہے۔

---

(1) اس کی تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ...

خصائصِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(قسط:1)

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسے بے شمار اوصاف اور خوبیاں عطا فرمائی ہیں جو کسی اور کے حصے میں نہیں آئیں، ان اوصاف اور خوبیوں کو "خصائصِ مصطفےٰ" کہا جاتا ہے۔ سیرتِ نبوی کے مختلف پہلوؤں کی طرح علمائے کرام رحمہم اللہ السَّلام نے اس موضوع پر بھی کثیر کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، مثلاً اسلامی تاریخ کے عظیم مُحدِّث امام جلالُ الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی (سالِ وفات: 911ہجری) نے 20 سال تک بڑی محنت سے حدیث وغیرہ کی کتابوں سے خصائصِ مصطفےٰ تلاش کئے، پھر "اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی" اور "اَنْمُوْذَجُ اللَّبِیْبِ فِی خَصَائِصِ الْحَبِیْب" نامی دو لاجواب کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک ہزار سے زیادہ خصائص نقل فرمائے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن نے اس موضوع پر "اَلْبَحْثُ الْفَاحِص عَنْ طُرُقِ اَحَادِیْثِ الْخَصَائِص" نامی رسالہ تصنیف فرمایا۔

خصائصِ مصطفےٰ کتنے ہیں؟ خصائصِ مصطفےٰ کی حقیقی تعداد تو دینے والا ربِّ رحیم جانتا ہے یا لینے والے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ان کے فضائل نامحصور اور خصائص نامحصور (یعنی آپ کے فضائل میں کوئی کمی نہیں اور خصائص اس قدر ہیں کہ شمار میں نہیں آسکتے)، بلکہ حقیقۃً ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عموماً اطلاقاً انھیں تمام انبیاء مرسلین و خَلْقُ اللہ اجمعین (اللہ پاک کی تمام مخلوق) پر تفضیلِ تام و عام مطلق (یعنی ہر طرح کی برتری حاصل) ہے کہ جو کسی کو ملا وہ سب انھیں سے ملا اور جو انھیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/614)

اُسے تُو جانے یا خدا جانے
پیشِ حق[1] رُتبہ کیا ہوا تیرا

خصائص کی 4 اقسام ایک تقسیم کے مطابق خصائصِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چار اقسام ہیں: 1 وہ واجبات جو آپ کے ساتھ خاص ہیں، مثلاً نمازِ تہجد 2 وہ اَحکام جو آپ پر ہی حرام ہیں، مثلاً زکوٰۃ لینا[2] 3 وہ کام جن کا کرنا صرف آپ کے لئے جائز ہے، مثلاً عصر کے فرض ادا کرنے کے بعد نفل نماز پڑھنا[3] 4 وہ فضائل جو صرف حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا ہوئے۔

اس مضمون میں مذکورہ چاروں اقسام میں سے صرف چوتھی قسم کے خصائص کا مختصر تذکرہ پیشِ خدمت ہے۔ گلستانِ خصائصِ مصطفےٰ سے منتخب کردہ مدنی پھولوں کے گلدستے سے مشامِ جان و ایمان کو معطر فرمایئے، لیکن خبردار! کسی خصوصیت کا مفہومِ مخالف مراد لے کر کسی اور محترم نبی علیہ السَّلام کے بارے میں غلط گمان کو ہرگز ذہن میں جگہ مت دیجئے۔

---

(1) پیشِ حق یعنی اللہ کریم کی بارگاہ میں۔

(2) نیز آپ کی وجہ سے آپ کی آل پر بھی زکوٰۃ لینا حرام ہے۔

(3) نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد غروبِ آفتاب تک نفل نماز پڑھنا منع ہے۔ نفل نماز شروع کرکے توڑ دی تھی اس کی قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھ لی تو ناکافی ہے، قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔ (بہار شریعت، 1/456)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

[illegible]

1 اللہ پاک نے تمام مخلوق سے پہلے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور کو پیدا فرمایا اور پھر اس نور سے دیگر مخلوق کی تخلیق فرمائی۔ (مصنف عبدالرزاق، ص63، حدیث:18)

خدا نے نورِ مولیٰ سے کیا مخلوق کو پیدا
سبھی کون و مکاں مُشْتَق ہوئے[1] اس ایک مَصْدَر[2] سے

2 حضرت سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور دیگر تمام مخلوقات سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ہی پیدا کئے گئے۔ (مواہب لدنیہ مع شرح زرقانی، 1/86)

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دوجہاں تمہارے لئے

3 سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارَک نام عرش کے پائے پر، ہر ایک آسمان پر، جنّت کے درختوں اور مَحلّات پر، حُوروں کے سینوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا گیا ہے۔ (خصائص کبریٰ، 1/12)

مالک تجھے بنایا ہر چیز کا خدا نے
اس واسطے لکھا ہے ہر شے پہ نام تیرا

4 اللہ پاک نے اَذان واِقامت اور خطبہ وتَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیَّات) میں اپنے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذِکْر کو اپنے ذِکْر سے ملا دیا۔ (الکلام الاوضح، ص179 ملخصاً)

اَذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو
پسِ ذِکْرِ حق، ذِکْر ہے مصطفےٰ کا
کہ پہلے زباں حمد سے پاک ہو لے
تو پھر نام لے وہ حبیبِ خدا کا

5 گزشتہ آسمانی کتابوں میں اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری کی بشارت دی گئی۔ (خصائص کبریٰ، 1/18)

وہ ختم الانبیا تشریف فرما ہونے والے ہیں
نبی ہر ایک پہلے سے سناتا یہ خبر آیا

6 اظہارِ نبوت سے پہلے گرمی کے وقت بادل اکثر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر سایہ کیا کرتا اور درخت کا سایہ آپ کی طرف آجاتا تھا۔ (خصائص کبریٰ، 1/142، 143)

سایۂ عرشِ الٰہی میں کھڑا کرنا مجھے
ہے یہ عصیاں سے دفترِ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن

7 پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارَک پسینہ کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔ (مواہب لدنیہ مع شرح زرقانی، 7/199)

کس سے ہوئے عنبر و مُشک مُشْتَق
ہے خوشبو کا مَصْدَر پسینہ تمہارا

8 سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نور ہیں اس لئے سورج کی دھوپ اور چاند کی چاندنی میں آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ (خصائص کبریٰ، 1/114)

اس قدِ پاک کا سایہ نظر آتا کیونکر
نور ہی نور ہیں اعضائے رسولِ عربی

9 بدن تو بدن، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کپڑوں پر بھی کبھی مکھی نہیں بیٹھی، نہ کپڑوں میں کبھی جوئیں پڑیں اور نہ ہی کبھی مچھر نے آپ کو کاٹا۔ (الشفا، 1/368، خصائص کبریٰ، 1/117، مواہب لدنیہ مع شرح زرقانی، 7/200) مکھیوں کی آمد، جوؤں کا پیدا ہونا گندگی بدبو وغیرہ کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر قسم کی گندگیوں سے پاک جبکہ جسمِ اطہر خوشبودار تھا اس لئے بھی آپ ان چیزوں سے محفوظ رہے۔ (سیرتِ مصطفےٰ، ص566)

اللہ کی سَر تا بقدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

(بقیہ اگلے شمارے میں)

(1) مُشْتَق ہوئے یعنی بنے (2) مَصْدَر یعنی بنیاد، سرچشمہ۔

وہ جو نسلیں سنوارتے ہیں

(قسط:1)

روزانہ ندی تیر کر بچّوں کو پڑھانے آتا 7نومبر 2013 کو خبر میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ہند کے ایک گاؤں میں رہائش پذیر ایک استاد صاحب گزشتہ 20سال سے روزانہ 70میٹر چوڑی ندی تیر کر پار کرتے ہیں اور دوسرے گاؤں میں پڑھانے جاتے ہیں۔ انہوں نے کبھی پہنچنے میں تاخیر نہیں کی اور نہ ہی کبھی کوئی چھٹی کی ہے۔ برسات کے موسم میں ندی کا پانی 20فٹ تک ہوجاتا ہے وہ پھر بھی استقامت سے پڑھانے پہنچتے ہیں، ندی کے کنارے آکر اپنا سارا سامان ایک بیگ میں ڈال لیتے ہیں اور ربڑ کی ٹیوب کے ذریعے ندی پار کرتے ہیں۔ سڑک کے ذریعے فاصلہ سات کلومیٹر ہے جس کے لئے دو سے تین بسیں تبدیل کرنا پڑتی ہیں کیونکہ جس گاؤں میں پڑھانے جاتے ہیں وہ تین طرف سے ندی میں گھرا ہوا ہے جبکہ ندی پار کرکے جانے میں یہ فاصلہ صرف ایک کلومیٹر رہ جاتا ہے اس لئے وہ ندی کے راستے پڑھانے کے لئے جاتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا آن لائن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَساتِذہ (Teachers) کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقّی میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہوتے ہیں۔ اساتذہ کا شمار قوم کے باشعور طبقے میں ہوتا ہے۔ اَساتذہ کے فرائضِ منصبی میں تعمیرِ قوم، کردار سازی، تزکیۂ نفس، قیادت کی تیاری، طلبہ کو اعلیٰ نظریات سے متّصف کرنا، حق و باطل، جائز و ناجائز اور حلال و حرام کا شعور بیدار کرنا بھی شامل ہیں۔ انہی اہم ذمّہ داریوں کی وجہ سے دینی اُستاد کو روحانی باپ کا درجہ دیا گیا۔

کہتے ہیں کہ استاد دراصل قوم کے محافظ ہیں کیونکہ آئندہ نسلوں کو سنوارنا اور ان کو ملک کی خدمت کے قابل بنانا انہیں کے سپرد ہے۔ سب محنتوں سے اعلیٰ درجے کی محنت اور کارگزاریوں میں سب سے زیادہ بیش قیمت کارگزاری ملک کے اساتذہ کی ہے۔ استاد و معلم کا فرض سب فرائض سے زیادہ مشکل اور اہم ہے کیونکہ تمام قسم کی اَخلاقی تمدّنی اور اُخروی نیکیوں کی چابی اس کے ہاتھ میں ہے اور ہر قسم کی ترقّی کا سرچشمہ اس کی محنت ہے۔

استاد اور معلّم ہونا بہت عزّت و شرف کی بات ہے، اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی مجھے مُعلّم بنا کر بھیجا گیا۔ (ابن ماجہ،1/150،حدیث:229)

نسلِ انسانی کی بہترین پرورش کی ذمّہ داری بنیادی طور پر دو لوگوں پر ڈالی گئی ہے (1)والدین اور (2)اساتذہ پر۔

ایک والد اور والدہ کی بنیادی ذمّہ داریاں کیا ہیں اور بچّوں کی تربیت میں ان کا کردار کیا ہونا چاہئے؟ اس کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (شعبان المعظم 1440ھ تا ذوالحجۃ الحرام 1440ھ) کا سلسلہ "کیسا ہونا چاہئے!" پڑھئے۔[1] ذیل میں ایک کامیاب استاد کی اہمیت و ذمّہ داریوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

ایک بہترین اور معاشرے کے خیر خواہ استاد کے اوصاف کو عنوانات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (1)استاد کا کردار و گفتار

(1) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تمام شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں۔

* ناظم ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

(2) اسباق کی تیاری اور پڑھانے کا انداز (3) طلبہ کے ساتھ تعلقات (4) طلبہ کی صلاحیتوں اور میلانِ طبعی کی پرکھ (پہچان)۔

1 استاد کا کردار و گفتار

کامیاب ترین استاد وہ ہے جو اپنے علم پر پہلے خود عمل کرے تبھی طلبہ اس کی باتوں پر عمل کریں گے، کسی دانا کا قول ہے کہ عالم جب اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تو اس کی نصیحتیں دلوں سے اس طرح پھسل جاتی ہیں جس طرح سخت چٹان سے بارش کے قطرے پھسل جاتے ہیں۔ استاد کو حُسنِ اَخلاق کا پیکر ہونا چاہئے تاکہ ذہین و غیر ذہین تمام طلبہ اس سے استفادہ کرسکیں، اکثر دیکھا گیا ہے کہ سخت رَوَیّے والے اساتذہ کے غیر ذہین شاگرد ناکامی ہی کی طرف گرتے جاتے ہیں جس کی بڑی وجہ استاد کے سامنے اپنا مافی الضّمیر (یعنی دلی بات) نہ کہہ سکنا اور سوال کرنے سے ڈرتے رہنا بھی ہوتی ہے۔ وقت کی پابندی کا سب سے بڑا عملی نمونہ ایک استاد کو ہی ہونا چاہئے، کیونکہ جس قدر وہ پابندِ وقت ہوگا، اس کے شاگرد بھی وقت کی پابندی کریں گے، پھر یہی پابند وقت طالبِ علم عملی زندگی میں بھی وقت کے قدردان ثابت ہوں گے۔ انسانی زندگی میں نشیب و فراز (اُتار چڑھاؤ) آتے رہتے ہیں، پریشانی، بیماری اور ضروریاتِ زندگی کے معاملات ہر کسی کے ساتھ ہوتے ہیں، لیکن طبیعت کی ہلکی پھلکی ناسازی اور ایسے کام جو کوئی دوسرا بھی کرسکتا ہے ان کی وجہ سے چُھٹّی کرلینا یا درسگاہ دیر سے پہنچنا مناسب نہیں، ایک اچّھے استاد کے پیشِ نظر قوم کا مستقبل ہوتا ہے جو ایک چھٹّی کیا ذرا سی تاخیر سے بھی متأثر ہوتا ہے۔

2 اسباق کی تیاری اور پڑھانے کا انداز

جس فنّ اور علم میں مہارت ہو وہی پڑھائے، خود سیکھنے کے لئے بچّوں پر تجربات نہ کرے بلکہ پہلے خود اچّھی طرح پڑھے، سیکھے، سمجھے پھر بچّوں کو پڑھائے۔ بے شک معلم کا رتبہ بہت عظیم ہے لیکن ضروری نہیں کہ ہر معلّم ہر پہلو سے کامل و اکمل ہو، سیکھنے سکھانے کا عمل ساری زندگی جاری رہتا ہے اس لئے ایک استاد کو چاہئے کہ اپنی کمی اور کوتاہی کو اعلیٰ ظرفی سے تسلیم کرے اور ان پر قابو پانے کی کوشش کرے۔ اساتذہ کی اوّلین کوشش اپنے شاگردوں کی کامیابی ہونی چاہئے اور اس کیلئے اساتذہ کو بچّوں کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم میں بہت محنت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ بچّوں کی تعلیمی بنیادیں ہیں۔ استاد کا فرض بنتا ہے کہ جو بھی سبق پڑھانا ہے اوّلاً اچّھی طرح مطالعہ کرے، سمجھے اور سمجھانے کے لئے تیاری کرے، جس قدر ہوسکے آسان انداز میں سمجھائے، سبق کو آسان بنانے کے لئے مثالیں بیان کرے اور طلبہ کی ذہنی سطح کا ضرور خیال رکھے۔ ہر شعبۂ زندگی میں قابل افراد مہیّا کرنے کے لئے تعلیم و تربیت بہت ضروری ہے اور تعلیم و تربیت کی اہم ذمّہ داری معلّم و مدرّس پر عائد ہوتی ہے۔ یوں تو ہر فنّ اور مضمون کے استاد کو اپنے مضمون کے اعتبار سے محنت کرنی اور کروانی ضروری ہے لیکن اسکول کالج میں اسلامیات اور اس سے متعلقہ مضامین کے اساتذہ کی ذمّہ داری بقیہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ اسلامیات کے استاد کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ دین اور مذہب کی تعلیم دے رہا ہے، اس لئے اوّلاً خود اس مضمون اور سبق کو اچّھی طرح سمجھتا ہو، قراٰن و حدیث میں اپنی ذاتی رائے ہرگز نہ دے، بزرگوں اور اسلاف نے جو لکھا اور بیان کیا وہی طلبہ کو سکھائے۔ دینیات کی بنیادی باتیں، عقائد اور فرض علوم جو نصاب میں شامل ہوں لازماً اور اچّھے انداز میں سکھائے اور ان کے دل میں ایمان کو ایسے بٹھادے کہ وہ دنیا کے کسی بھی ادارے یا شعبے میں جائیں پکّے سچّے صحیح العقیدہ مسلمان رہیں۔

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

نوٹ: اسباق کی تیاری اور بہترین تدریس کے بارے میں مزید جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "کامیاب استاد کون؟" کا مطالعہ کیجئے۔
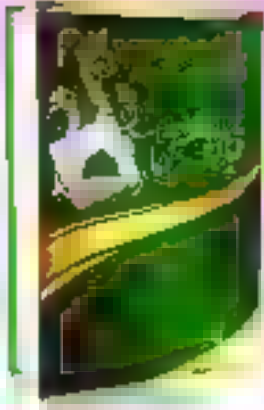
ابوالحسان عطاری مدنی*

بندہ: غلام۔ قرانِ کریم میں اللہ پاک نے صاف صاف اعلان فرمادیا ہے کہ جو رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و فرماں برداری اختیار کرے گا، اللہ پاک اسے اپنا محبوب بنالے گا۔ اس شعر میں جس فرمانِ باری تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے وہ یہ ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ، اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔ (پ3، اٰل عمرٰن: 31) سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اتباع اور آپ سے پیار کرنے والا اللہ کا محبوب بن جاتا ہے تو جس خوش نصیب سے خود مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم محبت فرمائیں اس کی خوش بختی کا کیا عالَم ہوگا۔

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے | اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو

روبرو، سامنے۔ مثلِ کفِ دست: ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح۔ چشمان: آنکھیں۔ اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدّس آنکھوں کی بینائی کا یہ عالَم ہے کہ آپ دنیا و آخرت کے تمام معاملات کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جیسے ایک شخص اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بالکل واضح طور پر دیکھتا ہے اور وہ اس سے پوشیدہ نہیں ہوتی۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بے شک اللہ پاک نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے اور میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، اس روشنی کے سبب جو اللہ کریم نے اپنے نبی کے لئے روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیا کے لئے روشن کی تھی۔ (مجمع الزوائد، 8/510، حدیث:14067) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: اس حدیث سے روشن ہے کہ جو کچھ سماوات و اَرْض (آسمانوں اور زمین) میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزّت عزّ جلالہٗ نے اس تمام مَاکَانَ وَمَایَکُوْن (جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے) کو اپنے ان محبوبوں کے پیشِ نظر فرمادیا، مثلاً مشرق سے مغرب تک، سماک سے سَمَک (چاند کی چودھویں منزل سے زمین کے سب سے نچلے طبقے) تک، ارض سے فلک (زمین سے آسمان) تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے، سیّدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہزارہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں، ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرتِ الٰہی پر دشوار، نہ عزّت و وجاہتِ انبیاء کے مقابل بسیار۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/495، 496)

عالِمِ غیب نے ہر غیب سے آگاہ کیا | صدقے اس شان کی دانائی و بینائی کے

نوٹ: دونوں اشعار خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مدّاحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے نعتیہ دیوان "قبالۂ بخشش" سے لئے گئے ہیں۔

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

سُکون کی تلاش

ابو رجب عطاری مدنی*

طارق نہر کے کنارے اُداس بیٹھا لہروں کو دیکھ رہا تھا کہ اس کا ایک دوست وہاں سے گزرا۔ طارق پر نظر پڑی تو اس کی خیر خیریت پوچھی، طارق نے اس کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ دیا کہ یار سُکون کی تلاش میں ہوں، گھر میں بیوی بچوں کے شور سے تنگ آگیا ہوں، اب تو کان بجنے لگے ہیں، ٹھیک سے دِکھائی نہیں دیتا اور نیند بھی پوری نہیں ہوتی، جب دل زیادہ گھبراتا ہے تو نہر کے کنارے پہنچ جاتا ہوں۔ دوست نے مشورہ دیا کہ ساتھ والے گاؤں میں ایک بڑے حکیم صاحب ہیں ان سے ملو، شاید وہ تمہارا مسئلہ حل کردیں۔ طارق اسی دن حکیم صاحب کے پاس پہنچ گیا اور اپنا مسئلہ بیان کیا، انہوں نے اس کی نبض چیک کی اور کہنے لگے کہ تمہارا علاج ہوجائے گا مگر میں جو کہوں، وہ کرنا ہوگا! طارق نے ہامی بھرلی تو بڑے حکیم صاحب نے کہا: گھر میں مُرغا رکھ لو اور تین دن بعد میرے پاس آنا۔ طارق نے دل میں سوچا کہ پہلے ہی بچوں کے شور سے تنگ ہوں اوپر سے مُرغا بھی! خیر! وہ گھر جاتے ہوئے کریم بخش سے مُرغا خرید کرلے گیا۔ مُرغا دیکھ کر بچوں کی تو عید ہوگئی، وہ اس کے ساتھ کھیلنے لگے۔ شور وغل بڑھا تو طارق کی بے سکونی بھی بڑھ گئی، تین دن بعد پھر حکیم صاحب کے پاس پہنچ گیا اور سارا حال کہہ سنایا، اب کی بار حکیم صاحب نے کہا: ایک کُتّا بھی رکھ لو۔ طارق کے جی میں آئی کہ حکیم کو کھری کھری سُنادے مگر مُروّتاً خاموش رہا اور کُتّا لے جاکر گھر کے باہر باندھ دیا، بچوں کا شور تھمتا تو کُتّا بھونکنے لگتا، وہ چپ ہوتا تو مُرغا شروع ہوجاتا۔ سخت بے سکونی کے عالَم میں تیسری بار حکیم صاحب سے ملا تو حکم ہوا: ایک گدھا بھی رکھ لو۔ مرتا کیا نہ کرتا، اُدھار پر گدھا خرید ا اور گھر لے جاکر کھونٹے سے باندھ دیا۔ اب تو محلے والے بھی اس کے گھر پہنچ گئے کہ کچھ ہمارا بھی خیال کرو، تمہارے جانوروں اور بچوں نے مل کر ہمارا سُکون برباد کر رکھا ہے۔ طارق نے حکیم صاحب سے فریاد کی تو فرمایا: گدھے کو فوراً بیچ دو، آدھی قیمت پر گدھے سے جان چھڑائی تو اس رات کچھ بہتر نیند آئی، دوسرے دن حکیم صاحب سے ملا تو حکم ہوا: کُتّے کو بھی چلتا کرو، ایسا ہی کیا تو گھر میں مزید خاموشی ہوگئی، اب کی بار حکیم صاحب سے ملا تو فرمایا کہ مُرغا ذبح کرکے کھالو، طارق نے ہمّت کرکے کہا: حکیم صاحب! ٹھیک ہے میں نے آپ کی ہر بات ماننے کا وعدہ کیا تھا مگر مُرغ ہمارے گھر کی رونق بن چکا ہے، بچے اس کی وجہ سے خوش ہیں، جب تک وہ بانگ نہ دے لگتا ہی نہیں کہ دن نکل آیا ہے، حکیم صاحب نے اپنا حکم دہرایا تو طارق نے بُجھے دل سے اس پر بھی عمل کر ڈالا، پھر سے حکیم صاحب کے پاس پہنچا تو کہنے لگے: بیوی بچوں سے جان چھڑاؤ اور ان کو نانا کے گھر بھیج دو پھر تمہیں مکمل سُکون مل جائے گا۔ طارق رونے کے قریب ہوگیا اور کہنے لگا کہ حکیم صاحب بس اتنا کافی ہے، میرا علاج مکمل ہوا، اب مجھے سُکون ہے۔ حکیم صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگے: میں تمہیں یہی سمجھانا چاہتا تھا کہ سُکون ہمارے اندر ہوتا ہے اور ہم اسے باہر تلاش کرتے رہتے ہیں، اگر ہم اپنا ذہن بنالیں تو خلافِ مزاج باتوں کو برداشت کرنے کی عادت بھی بن سکتی ہے ورنہ ہم بے سکونی کا شکار رہتے ہیں، جاؤ! اب اپنے گھر میں سُکون سے رہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس فرضی حکایت سے سُکون حاصل کرنے کا ایک طریقہ معلوم ہوا۔ سُکون کی تلاش کیے نہیں ہوتی؟ اس سکون کو انسان جگہ جگہ تلاش کرتا ہے کبھی اسے لگتا ہے کہ زیادہ دولت کمالوں تو سکون مل جائے گا، دولت سے سکون ملتا تو قارون کو مل

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

جاتا مگر وہ تو اپنے خزانوں کے ساتھ ہی زندہ زمین میں دفن ہو گیا! بعض لوگ اپنا سکون حکومت اور طاقت میں تلاشتے ہیں، حکومت سے سکون ملتا تو فرعون و نمرود کیوں برباد ہوتے! کچھ لوگ شہرت میں سکون کو ڈھونڈتے ہیں، شہرت تو ابوجہل کو بھی ملی مگر کیا اسے سکون بھی ملا؟ یقیناً نہیں۔ سکون کی تلاش میں لوگ اور کیا کچھ نہیں کرتے! مثلاً ✿ کسی نے رومانی و جاسوسی ناولوں اور ڈائجسٹوں کو پڑھنا شروع کردیا ✿ کسی نے تفریحی مقامات پر جاکر سرسبز پہاڑوں، برف باری، آبشاروں اور باغات میں گھوم پھر کر سکون پانے کی کوشش کی ✿ کسی نے اُوٹ پٹانگ قسم کے کھیل کھیلنے یا دیکھنے کو سکون کا سبب سمجھا ✿ کسی نے موسیقی سُننے، ڈانس کرنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے میں سکون کو ڈھونڈا ✿ کسی نے ہیروئین، چرس، گانجا وغیرہ کے نشے میں تو کسی نے جنسی افعال میں سکون پانا چاہا اور ✿ کسی کو غیبت، چغلی، تکبر وغیرہ میں سکون محسوس ہوا ✿ بعضوں کو اپنی ڈیوٹی اور ذمہ داری پوری کرنے پر سکون ملتا ہے تو کئی سست و کاہل کچھ نہ کرنے میں سکون پاتے ہیں۔

انسان نے سکون کی تلاش کے جتنے راستے اپنے طور پر اپنائے ان میں کہیں آخرت برباد ہوئی، کہیں وقت ضائع ہوا تو کہیں رقم، کہیں صحت برباد ہوئی اور کہیں دوسرے لوگ بے سکون ہوئے لیکن حقیقی سکون پھر بھی نہیں ملا اور جسے انسان نے سکون سمجھ وہ وقتی کیفیت اور نظر کا دھوکا تھا۔ اب رہا یہ سوال کہ حقیقی سکون کیسے ملے؟ اس کیلئے ہمیں چاہئے کہ سب سے پہلے ہم سکون کا معیار بدلیں، فضولیات اور گناہوں میں سکون کی تلاش نادانی ہے، ہمیں پیدا کرنے والا ربّ عَزَّوَجَلَّ یقیناً ہم سے زیادہ ہمارے دل و دماغ اور جسم و روح کو جانتا ہے، اس نے ہمارے دِلوں کا سکون اور چین اپنی یاد میں رکھا ہے، چنانچہ پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعْد کی آیت 28 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

اس آیت کے تحت تفسیر خزائنُ العرفان میں ہے: اس کے رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کرکے بے قرار دِلوں کو قرار و اطمینان حاصل ہوتا ہے اگرچہ اس کے عدل و عتاب کی یاد دلوں کو خائف کر دیتی ہے۔ (خزائن العرفان، ص474)

ذکرُ اللہ کی اقسام صدرُ الافاضل حضرت مولانا مفتی سیّد محمد نعیم الدّین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی سُوْرَۃُ البَقَرَہ کی آیت 152: ﴿فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا) کے تحت تفسیر خزائنُ العرفان میں لکھتے ہیں: ذِکر تین طرح کا ہوتا ہے: ❶ لِسانی (یعنی زبان سے) ❷ قلبی (یعنی دل سے) ❸ بِالجوارح (اعضائے جسم سے)۔ ذِکرِ لسانی تسبیح، تقدیس، ثنا وغیرہ بیان کرنا ہے، خطبہ، توبہ، اِستغفار، دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکرِ قلبی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا، اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائلِ قدرت میں غور کرنا علماء کا استنباطِ مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہیں۔ ذکر بالجوارح یہ ہے کہ اعضا طاعتِ الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا یہ ذِکر بِالجوارح میں داخل ہے۔ نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے، تسبیح و تکبیر، ثناء و قراءت تو "ذکرِ لسانی" ہے اور خُشوع و خُضوع، اخلاص "ذکرِ قلبی" اور قیام، رُکوع و سجود وغیرہ "ذکر بالجوارح" ہے۔ (خزائن العرفان، ص50)

جب ہمارا سکون یادِ الٰہی سے وابستہ ہو جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نماز میں بھی لطف آئے گا، روزہ رکھنے میں راحت ملے گی، زکوٰۃ ادا کرنے پر چین آئے گا، فرض حج کرنے پر قرار ملے گا، مُقدّس مقامات مثلاً مکّہ پاک، مدینۂ منوّرہ، بغداد شریف وغیرہ جانے سے ایسا سکون ملے گا کہ ہم بھی زبانِ حال سے کہیں گے:

جو لمحے تھے سکوں کے سب مدینے میں گزار آئے
دلِ مُضطر وطن میں اب تجھے کیونکر قرار آئے

اللہ پاک ہمیں سچی اور اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچّی محبّت کی بے قراری نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مرے دل کو وردِ اُلفت وہ سُکون دے الٰہی!
مری بیقراریوں کو نہ کبھی قرار آئے

عظیم فقیہ حضرت سیِّدُنا ابو سعید محمد بن محمد بن مصطفےٰ بن عثمان خادمی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی (سالِ وفات 1176ھ) "بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ" میں لکھتے ہیں: دل میں گناہ کا خیال آنے کی پانچ قسمیں ہیں: ◉ "ھَاجِس" جو خیال دل میں آئے ◉ "خَاطِر" جو دل میں بار بار آئے ◉ "حدیثِ نَفْس" دل میں اس کام کے کرلے یا نہ کرنے کا تَرَدُّد ہو ◉ "ھَمّ" اس کام کو کرنے کا خیال غالب ہوجائے ◉ "عَزْم" اس کام کو کرنے کا خیال مزید مضبوط ہوجائے لیکن جَزْم نہ ہو۔ **ان کے احکام** "ھَاجِس" پر مُواخذہ (یعنی پکڑ) نہ ہونے پر سب کا اجماع ہے کیونکہ اس سے بچنا ناممکن ہے۔ اس کے بعد "خاطر" ہے جس کے دُور کرنے پر انسان قادر ہوتا ہے کہ بُرائی کا خیال آتے ہی اس کی طرف سے توجّہ ہٹا دے لیکن "خاطر" اور "حدیثِ نفس" حدیثِ مبارکہ[1] کی وجہ سے مُعاف ہے، جب حدیثِ نفس مُعاف ہے تو اس سے پہلے والے خیالات بدرجۂ اولیٰ معاف ہیں۔

نیکی کا خیال اگر خیالات کی یہ تینوں قسمیں (یعنی ہاجس، خاطر اور حدیثِ نفس) نیکی کے بارے میں ہوں تو نیکی کرنے کا ارادہ نہ ہونے کی وجہ سے ان پر ثواب نہیں ملے گا، بہرحال جب "ھَمّ" نیکی کے بارے میں ہو تو نیکی لکھی جائے گی اور اگر گناہ کے بارے میں ہو تو گناہ نہیں لکھا جائے گا پھر اگر اللہ پاک کی رضا کے لئے گناہ سے باز رہے تو نیکی لکھی جائے گی اور اگر اس نے گناہ کرلیا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا، جبکہ عزم پر مُواخذہ (یعنی پکڑ، گرفت) ہے۔ (بریقہ محمودیہ فی شرح طریقہ محمدیہ، 2/4) **قلبی خیالات کی مثال** ان پانچ مراتب کو اس مثال سے سمجھئے مثلاً "کسی کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ وہ چوری کرے تو یہ خیال "ھَاجِس" ہے، اگر یہ خیال بار بار آئے تو "خاطِر" ہے، جب اس کا ذہن چوری کی طرف مائل ہوجائے اور وہ یہ منصوبہ بنائے کہ فلاں مکان میں چوری کرنی ہے، اس کی فلاں دیوار توڑنی ہے، فلاں راستے سے واپس آنا ہے وغیرہ تو یہ "حَدیثِ نَفْس" ہے اور جب وہ چوری کا ارادہ کرلے اور غالب جانب چوری کرنے کی ہو لیکن مغلوب گمان یہ ہو کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں لہٰذا چوری نہ کرنا ہی بہتر ہے، تو یہ "ھَمّ" ہے اور جب یہ مغلوب جانب بھی زائل ہوجائے اور وہ پختہ ارادہ کرلے کہ چوری ضرور کروں گا چاہے پکڑا ہی کیوں نہ جاؤں تو یہ "عَزْم" ہے۔ پہلے چار مرتبوں پر مؤاخذہ (یعنی پکڑ) نہیں جبکہ پانچویں مرتبے یعنی عزم پر مُواخذہ ہے اگرچہ وہ اپنے "عَزْم" پر کسی وجہ سے عمل نہ کرسکے، مثلاً چوری کے "عَزْم" سے وہ کسی مکان میں داخل ہوا تو معلوم ہوا کہ یہاں تو کچھ ہے ہی نہیں، لہٰذا واپس آگیا تو اب اسے چوری کا گناہ ملے گا کیونکہ یہ چوری کا پختہ ارادہ کرچکا تھا اگر یہاں مال ہوتا تو ضرور چوری کرتا۔ **نیکی کی نیت کرنا بھی نیکی ہے** مسلم شریف کی ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے کہ (اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:) مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً یعنی جو کوئی کسی نیکی کا ارادہ کرے پھر وہ نیکی نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی پھر اگر وہ یہ کر بھی لے تو اس کے لئے دس لکھی جائیں گی اور جو گناہ کا ارادہ کرے پھر نہ کرے تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھا جائے گا پھر اگر وہ کرلے تو اس کے لئے ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ (مسلم، ص87، حدیث:411 ملخصاً)

---

(1) فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: میری اُمّت کے دلوں میں جو وسوسے آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے جب تک کہ وہ انہیں عمل میں نہ لائیں یا انہیں اپنے کلام میں نہ لائیں۔ (بخاری، 2/153، حدیث:2528)

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: "ھَمّ" سے مراد ہے کچا خام ارادہ یعنی جو شخص کسی نیکی کا غیر پُختہ ارادہ کرے تب بھی اس کے نامۂ اعمال میں یک نیکی لکھ دی جائے گی اگرچہ وہ کسی شرعی عُذر یا ظاہری وجہ سے نہ کرسکے، جیسے کسی نے حج کا ارادہ کیا مگر قُرْعہ میں نام نہ نکلا تو اسے ارادہ کا ثواب مل گیا کہ نیکی کا ارادہ کرنا بھی نیکی ہے بلکہ نیکی کی آرزو اور تمنا کرنا بھی نیکی ہے، حُجّاج حج کو جارہے ہیں ایک غریب آدمی انہیں دیکھ کر اپنی محرومی پر آنسو بہارہا ہے تمنا کررہا ہے کہ میرے پاس پیسہ ہوتا تو میں بھی جاتا اسے ثواب مل گیا۔ ایک شخص حضراتِ صحابۂ کرام (علیہم الرضوان) کی خوش نصیبی میں غور کررہا ہے کہ وہ کیسے خوش بخت تھے کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے دیدار سے مشرف ہوئے اور سوچتا ہے کہ

ہم بھی وہاں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

اسے اس تمنا کا ثواب مل رہا ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ (عزَّوجلَّ) کل اسے صحابۂ کرام (علیہم الرضوان) کے ساتھ حشر نصیب ہوگا۔ "[illegible] نیکیاں لکھی جاتی ہیں" کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں: یعنی ارادۂ نیکی یک نیکی ہے اور عمل نیکی دس نیکیاں ہیں۔ یہ اللہ (عزَّوجلَّ) کا کرم ہے پھر نیکی کے ہر عمل پر الگ ثواب نماز کا ارادہ کرنا الگ نیکی، وضو کرنا علیحدہ نیکی، مسجد کو چلنا اور نیکی بلکہ ہر قدم الگ نیکی وہاں نماز کے انتظار میں بیٹھنا الگ نیکی نماز کے بعد دعا مانگنا الگ نیکی۔ نماز تو مستقل علیحدہ نیکی ہے ہم کام کریں اپنی حیثیت کے لائق وہ عطا فرماتا ہے، اپنی شان کے شایان۔ مزید فرماتے ہیں: "ھَمّ" اور "عَزْم" میں فرق ہے، "ھَمّ" سے مراد ہے "خیالِ گناہ"، یہ گناہ نہیں ہے بلکہ اس سے باز آجانا توبہ کرلینا نیکی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/151، 152 ملخصاً)

[illegible]
تم نے تو [illegible] (حدائقِ بخشش، ص 101)
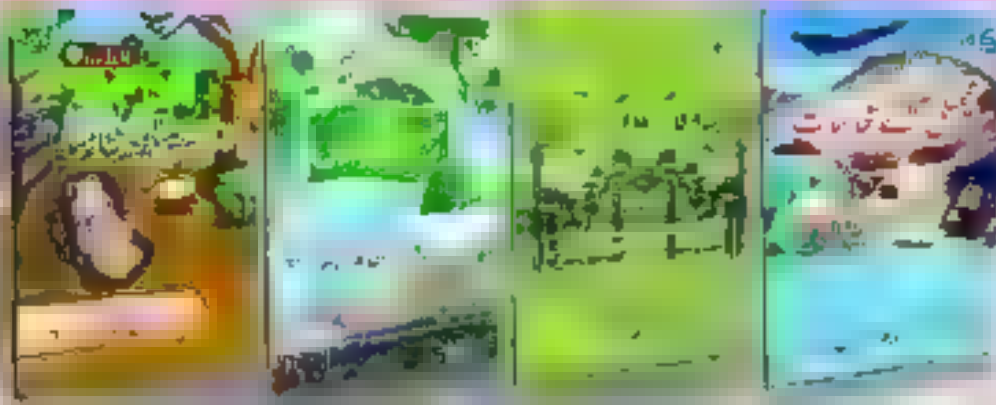
مدنی رسائل کے مطالعہ کی دُھوم دھام

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے گزشتہ ماہ درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رسالہ "[illegible]" کے 52 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے جنّت میں بے حساب داخلہ دے کر مچھلی کی کلیجی کا کنارہ کھانا نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 2 لاکھ 48 ہزار 875 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 2 لاکھ 7 ہزار 685 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ (2) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رسالہ "[illegible]" کے 48 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے عاشقِ دُرود و سلام بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 2 لاکھ 96 ہزار 791 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 2 لاکھ 11 ہزار 13 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (3) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رسالہ "[illegible]" کے 34 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے عشقِ رسول میں رونے والی آنکھیں عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 3 لاکھ 15 ہزار 592 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 2 لاکھ 98 ہزار 72 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (4) یااللہ! جو کوئی "[illegible]" نامی رسالے کے 46 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے اُس کے بچّوں کا سُکھ نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 3 لاکھ 41 ہزار 491 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 3 لاکھ 23 ہزار 176 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔

تسبیحِ فاطمہ

خاتونِ جنّت حضرت سیّدتُنا فاطمۃُ الزہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مبارک ہاتھوں پر چکّی (پر آٹا پیسنے) کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے جو کہ دَرْد کا باعث بنتے تھے، ایک بار آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا خادِم لینے کی خاطر بارگاہِ رسالت میں گئیں مگر حضور نبیِّ پاک صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملاقات نہ ہو سکی البتہ حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ملاقات ہو گئی اور انہیں اپنا مقصد بتایا، جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر تشریف لائے تو حضرتِ سیّدتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حضرتِ سیّدتُنا فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے آنے کی خبر دی۔ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی لختِ جگر کے ہاں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے سوال سے بہتر ہو! جب تم سونے کے لئے لیٹو تو [illegible] مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور [illegible] مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ (بخاری، 2/536، حدیث: 3705 ملخصاً)

مذکورہ حدیثِ مبارکہ میں بیان کردہ تسبیح کے خادم سے بہتر ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت علّامہ بدرُالدّین محمود عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: یا تو اللہ پاک اس تسبیح پڑھنے والے کو ایسی قوت عطا فرما دیتا ہے جس کے بعد اس کے لئے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں اور اسے خادم کی حاجت نہیں رہتی یا پھر اس تسبیح کا اُخروی ثواب دنیا میں خادم کی خدمت کے نفع سے زیادہ بہتر ہے۔

(عمدۃ القاری، 14/374، تحت الحدیث: 5361 ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ مبارکہ میں حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو تسبیح ارشاد فرمائی اسے تسبیحِ فاطمہ کہا جاتا ہے۔ اس کی برکات و ثواب کو مزید اجاگر کرنے کیلئے ایک فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے چنانچہ نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان ان پر ہمیشگی اختیار کرے گا جنّت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں بہت ہی آسان ہیں جبکہ ان پر عمل کرنے والے قلیل ہیں، ہر نماز کے بعد سُبْحٰنَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر دس دس مرتبہ کہے یہ زبان پر 150 ہیں اور میزان میں [illegible] ہیں اور جب وہ اپنے بستر پر لیٹنے لگے تو اَللّٰہُ اَکْبَر [illegible] مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ 33 مرتبہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 33 مرتبہ پڑھ لے یہ زبان پر [illegible] اور میزان میں [illegible] ہیں۔

(الترغیب والترہیب، [illegible]/233، رقم: 5 ملتقطاً)

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسلمانوں کو نیک بننے کا نسخہ بنام "مدنی انعامات" عطا فرمایا ہے جس کا ایک مَدَنی انعام یہ بھی ہے: "کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۃُ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پڑھی؟ نیز رات میں سورۃُ المُلک پڑھ یا سُن لی؟

اگر ہم اپنے اوقات کو غیر ضروری بات چیت اور سوشل میڈیا وغیرہ پر فضول گزارنے کے بجائے رِضائے الٰہی اور ثواب پانے کیلئے دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ اپنی زبان پر ان مبارک کلمات کا وِرْد رکھنے کی عادت بنالیں تو اللہ پاک کی رَحمت سے روزانہ ہمیں دُنیوی فوائد کے علاوہ کثیر ثواب آخرت کا خزانہ بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مجلس مدنی انعامات، باب المدینہ کراچی

مدنی پھولوں کا گلدستہ
باتوں سے خوشبو آئے
ارشادِ قطبِ مدینہ حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی: جو شریعت کا پابند نہیں وہ طریقت کے لائق نہیں۔
(سیدی قطبِ مدینہ، ص18)
ارشادِ حضرت سیّدنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی: علم وہ نہیں جو یاد کیا گیا بلکہ علم وہ ہے جو نفع دے۔
(حلیۃ الاولیاء، 9/131، رقم:13366)
ارشادِ حضرت سیّدنا قاضی عیاض مالکی علیہ رحمۃ اللہ القوی: اللہ پاک کی محبت کا مطلب یہ ہے کہ اِستقامت کے ساتھ اس کی اطاعت کی جائے، جن کاموں کے کرنے کا اس نے حکم دیا انہیں کرنے اور جن سے بچنے کا حکم دیا ان سے بچنے کو اپنے اوپر لازم کرلیا جائے۔
(عمدۃ القاری، 1/228)
ارشادِ حضرت سیّدنا بشر بن حارث علیہ رحمۃ اللہ الوارث: اگر تم علم کی دولت حاصل کرنا چاہتے ہو تو گناہ چھوڑ دو۔
(الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص90)
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ 33

مساجد کے امام صاحبان و مؤذنین سفید پوش ہوتے ہیں اور ان کی تنخواہیں عموماً کم ہوتی ہیں لہٰذا ہر ایک کو اپنی حیثیت کے مطابق ان کی مالی خدمت کرنی چاہئے، اس سے اِنْ شَآءَ اللہ ان کا دل خوش ہوگا۔ (انہیں مٹھائی کے ڈبے اور عطر وغیرہ کے خوبصورت پیکٹ دینے کے بجائے "رقم" پیش کرنی چاہئے تاکہ وہ ضروریات رہائش اور لباس وغیرہ کی ترکیب فرما سکیں)

(مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الاول 1439ھ)

رسومِ شادی کے لئے سوال حرام کہ نکاح شرع میں ایجاب و قبول کا نام ہے جس کے لئے ایک پیسہ کی بھی ضرورت شرعاً نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/620)

عاجزی کے الفاظ بولنے میں کہیں ریاکاری نہ ہو جائے لہٰذا جب تک دلی کیفیت نہ ہو تو زبان سے بھی آپ کو "حقیر، فقیر" نہیں کہنا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 24 ربیع الآخر 1439ھ)

جیسے گھروں کی زینت ان کے رہنے والوں اور عمدہ آرائشوں سے ہوتی ہے اسی طرح خانۂ دل کی زینت قرآنِ مجید سے ہے۔ جسے قرآن یاد ہے اس کا دل آباد ہے ورنہ ویرانہ و برباد۔

(فتاویٰ رضویہ، 23/645)

دینی تعلیم حاصل کرنے والے کا مستقبل (یعنی قبر و آخرت) روشن و تابناک ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 10 محرم الحرام 1436ھ)

جس طرح بے نمازی فاسق و فاجر و مرتکبِ کبائر (کبیرہ گناہ کرنے والا) ہے یونہی بعینہٖ ریاء سے نماز پڑھنے والا انہیں مصیبتوں میں گرفتار ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/624)

چیز بیچنے پر اجارہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ زید کو قسطوں کی دکان پر نوکری مل رہی ہے، تنخواہ کی تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ مارکیٹنگ کرکے مہینے میں 4لاکھ کی سیل کروائے گا تو اس کو 25000روپے تنخواہ ملے گی اور اگر اس سے کم ہوئی تو 1لاکھ سیل پر ایک ہزار تنخواہ ہوگی، اور سیل کے کم زیادہ ہونے کی صورت میں اسی تناسب سے تنخواہ ملے گی۔ کیا یہ نوکری جائز ہے یا نہیں؟

نوٹ: وقت کا اجارہ نہیں ہوگا، کام پر ہوگا، وقت کی کوئی پابندی نہیں ہوگی نیز قسط لیٹ ہونے پر مالی جرمانہ کی شرط بھی ہوتی ہے۔ سائل: محمد محسن (مرکز الاولیاء لاہور)

جواب: سوال میں مذکورہ طریقہ کے مطابق نوکری کرنا جائز نہیں کہ اولاً تو یہاں چیز بیچنے پر اجارہ کیا گیا ہے یعنی اگر ملازم ایک لاکھ کی اشیاء فروخت کرے گا تو اسے ایک ہزار روپے ملیں گے اور اگر چار لاکھ کی فروخت کرے گا تو اسے پچیس ہزار روپے ملیں گے (اسی طرح کم زیادہ بیچنے کی صورتیں ہیں) اور چیز بیچنے پر اجارہ کرنا جائز نہیں کہ یہ ایسا کام ہے جو اجیر کی قدرت میں نہیں ہے۔ اور ثانیاً قسط میں تاخیر کی وجہ سے جو مالی جرمانہ کی شرط لگائی گئی ہے یہ بھی جائز نہیں کیونکہ مالی جرمانہ منسوخ ہو چکا ہے اور منسوخ پر عمل کرنا حرام ہے۔

درمختار اور تبیین الحقائق وغیرہ میں ہے (والنظم للتبیین) "لو استؤجر باجرة معلومة على ان يشتري او يبيع شيا معلوما لا تجوز الاجارة لانه استؤجر على عمل لا يقدر على اقامته بنفسه فان الشراء والبيع لا يتم الا بمساعدة غيره وهو البائع والمشتري فلا يقدر على تسليمه" ترجمہ: اگر کسی کو ایک معین اجرت کے بدلے میں شے بیچنے یا خریدنے پر اجیر رکھا تو یہ اجارہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس کو ایسے کام پر اجیر رکھا گیا ہے جس کو کرنے پر وہ قادر نہیں، اس لئے کہ خریدنا اور بیچنا کسی دوسرے کی کوشش کے بغیر تام نہیں ہوتا اور دوسرا شخص بائع اور مشتری ہے لہٰذا اجیر اس منفعت کو سپرد کرنے پر قادر نہیں۔ (تبیین الحقائق،5/67)

ردالمحتار میں بحرالرائق کے حوالے سے ہے "في شرح الآثار التعزير بالمال كان في ابتداء الاسلام ثم نسخ" ترجمہ: شرح الآثار میں ہے کہ تعزیر بالمال ابتدائے اسلام میں تھی پھر اس کو منسوخ کر دیا گیا۔ (ردالمحتار،4/61) حاشیہ شلبی علی تبیین الحقائق میں ہے "العمل بالمنسوخ حرام" ترجمہ: منسوخ پر عمل کرنا حرام ہے۔ (حاشیہ شلبی مع تبیین الحقائق،4/189)

مجہول نفع پر خرید و فروخت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں کپڑا سیل کرتا ہوں۔ طریقہ یہ ہے کہ میرے

* دارالافتاء اہلِ سنت، مرکز الاولیاء لاہور

ماموں اپنے پیسوں سے دوسرے ملک سے کپڑا منگواتے ہیں، میں وہ کپڑا ان سے اُدھار پر خرید لیتا ہوں اور طے یہ ہوتا ہے کہ اس کی وہ مالیت جس پر ماموں نے خریدا ہے اور مزید بیچنے کے بعد جو نفع ہوگا اس میں سے آدھا ماموں کو دوں گا، کیا اس طرح کرنا درست ہے؟ اگر اس میں کوئی خرابی ہے تو اس کا حل بھی بتادیں۔ سائل: محمد ارشد عطاری (مرکز الاولیاء لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الجواب: آپ کا اپنے ماموں سے اس طرح کپڑا خریدنا "ناجائز و گناہ" ہے اور یہ بیع فاسد ہے جس کو ختم کرنا دونوں پر لازم ہے کیونکہ اس میں کپڑے کی قیمت مجہول ہے کہ آپ نے یہاں دو چیزوں کو بطورِ قیمت مقرر کیا ہے (1) آپ کے ماموں کی قیمتِ خرید (2) آپ کو ہونے والے نفع میں سے آدھا حصہ۔ اور آپ کو نفع کتنا ہوگا یہ مجہول ہے لہٰذا اس وجہ سے یہ بیع فاسد ہے۔ بدائع الصنائع میں بیع کی صحت کی شرائط کے بیان میں ہے "ان یکون المبیع معلوما وثمنه معلوما" ترجمہ: بیع کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ مبیع (یعنی جس چیز کو بیچا جارہا ہے) اور اس کی قیمت معلوم ہو۔ (بدائع الصنائع، 5/156)

محیط برہانی میں ہے "جھالة المبیع او الثمن مانعة جواز البیع" ترجمہ: مبیع یا ثمن کی جہالت بیع کے جواز سے مانع ہے۔

(محیط برہانی، 6/363)

امامِ اہلِ سنّت سیّدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "وکل شرط فاسد فھو یفسد البیع وکل بیع فاسد حرام واجب الفسخ علی کل من العاقدین فان لم یفسخا اثما جمیعا وفسخ القاضی بالجبر" جو شرط فاسد ہو وہ بیع کو فاسد کردیتی ہے اور ہر فاسد بیع حرام ہے جس کا فسخ کرنا بائع اور مشتری میں سے ہر ایک پر واجب ہے اگر وہ فسخ نہ کریں تو دونوں گنہگار ہوں گے اور قاضی جبراً اس بیع کو فسخ کرائے۔

(فتاویٰ رضویہ، 17/160)

اس کا حل یہ ہے کہ آپ ایک مدت طے کرکے مقررہ قیمت پر اپنے ماموں سے وہ کپڑا خریدیں مثلاً اگر ان کو وہ کپڑا 5 ہزار میں پڑا ہے تو آپ ان سے ایک ماہ کے ادھار پر 5 ہزار 5 سو کا خرید لیں یا 6 ہزار کا خرید لیں، قیمت جو بھی طے ہو وہ معین ہو اور ساتھ ہی پیسے دینے کی تاریخ بھی طے کرلیں تو آپ کا خریدنا "جائز" ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ایک روپے کی چیز دس روپے میں بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا ایک روپے کی چیز دس روپے میں بیچنا جائز ہے؟ سائل: محمد محسن عطاری (مرکز الاولیاء لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الجواب: جب کوئی مانعِ شرعی (جیسا کہ جھوٹ اور دھوکا وغیرہ) نہ ہو تو ایک روپے کی چیز باہم رضامندی سے دس روپے میں بیچنا جائز ہے کیونکہ شریعتِ مطہرہ نے نفع کی کوئی حد مقرر نہیں کی۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ "چار پیسے کی چیز کا دُگنی یا تین گنی قیمت پر فروخت کرنا جائز ہے؟" تو جواباً ارشاد فرمایا: "(ماقبل اور یہ) دونوں باتیں جائز ہیں جبکہ جھوٹ نہ بولے فریب نہ کرے مثلاً کہا خرچ وغیرہ ملا کر مجھے سوا چار میں پڑی ہے اور پڑی تھی پونے چار کو یا خرید وغیرہ ٹھیک بتائے مگر مال بدل دیا، یہ دھوکا ہے یہ صورتیں حرام ہیں ورنہ چیزوں کے مول لگانے میں کمی بیشی حرج نہیں رکھتی۔" (فتاویٰ رضویہ، 17/139)

لیکن مناسب یہ ہے کہ لوگ جو نفع عمومی طور پر لیتے ہیں وہی لیا جائے کیونکہ جو زیادہ نفع لیتا ہے لوگ اس سے کم خریداری کرتے ہیں اور باتیں بھی بناتے ہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

گاہک کو مستقل کرنے کے 8 طریقے

عبدالرحمٰن عطاری مدنی*

آج کل ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میرا کاروبار خوب ترقی کرے، میں خوب ترقی کروں اور ظاہر ہے کہ کاروبار اسی وقت بڑھتا ہے جب گاہک آتے ہیں اور مستقل (Permanent) بنتے چلے جاتے ہیں، آیئے گاہک کو مستقل بنانے کے 8 طریقے ملاحظہ کرتے ہیں: **(1) اچھے اخلاق** اچھے اخلاق والا ہونا اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، اس لئے ہر ایک کو بالعموم اور تاجر کو بالخصوص رضائے الٰہی کے لئے اچھے اخلاق اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے، اس کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اچھے اخلاق والے کو معاشرے میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔ اچھے اخلاق کاروبار کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اور کاروبار کی کامیابی میں گاہکوں کے ساتھ رویّہ بہت اہمیت رکھتا ہے، چنانچہ ❊ تنقید برداشت کرنے کی عادت بنائیے یہ آدمی کو مضبوط بنا دیتی ہے ❊ گاہک کی کڑوی باتوں اور چیزوں میں بے جا نقص نکالنے کو برداشت کرنا سیکھئے ❊ گاہک کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ نرم لہجے میں بات کرنے سے اس کے مستقل بننے کے اِمکانات بہت روشن ہیں ❊ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ صرف معلومات کے لئے آتے ہیں، ان کو بھی اہمیت دیں اور غصّہ دکھانے کی بجائے ان کی صحیح راہنمائی کریں، ان کے سوالات کے جوابات دیں، اگرچہ وہ ابھی سامان نہیں خرید رہے تاہم ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا نہیں دوبارہ کھینچ کر لا سکتا اور انہیں مستقل گاہک بنا سکتا ہے۔ **(2) سستی چیز بیچنا** شرعی اُصولوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی چیز مہنگے داموں بیچنا گناہ نہیں ہے لیکن اگر چیز سستی بیچیں گے تو اس دور میں کہ جب مہنگائی کے سبب لوگوں کی کمر ٹوٹ چکی ہے، انہیں کچھ سہارا مل جائے گا اور نتیجۃً نئے نئے گاہک آپ کے پاس آئیں گے اور مستقل بنتے چلے جائیں گے جس کی وجہ سے کاروبار خوب چمکے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ سستی چیز بیچنے سے جہاں گاہک مستقل بنتے ہیں وہیں اس کے اور بھی فائدے ہیں مثلاً اگر کمپنی سے مال اٹھاتے ہیں تو بِکری زیادہ ہونے کی صورت میں کمپنی سے مال زیادہ لیں گے جس پر کمپنی سہولیات بھی زیادہ دے گی، اگر ہول سیلروں سے لیتے ہیں تو وہ عزت افزائی کریں گے کیونکہ بڑے دکانداروں کو وہ بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اسی طرح گاہکوں کا رش بڑھنے کی صورت میں کام بڑھے گا اور ملازم رکھنے کی ضرورت پیش آئے گی جس سے بے روزگار اسلامی بھائیوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **(3) عیب والی چیز نہ بیچنا** عیب والی چیزیں بیچنے کے جہاں اُخروی نقصانات ہیں وہیں دُنیوی نقصانات بھی ہیں، لہٰذا اس سے بچئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ "جب کاروبار تباہ کرنا ہو تو عیب والی چیزیں بیچنا شروع کردیں۔" عیب والی چیزیں بیچنے کی وجہ سے آئے دن گاہکوں سے لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں، مارکیٹ میں تماشا بنتا ہے اور بدنامی بھی ہوتی ہے۔ **(4) معیاری چیز بیچنا** گاہک کو اچھی اور معیاری چیز دی جائے تو وہ بہت عرصے تک یاد رکھتا ہے اگرچہ اس کو وہ چیز مہنگی کیوں نہ دی ہو! وہ اس چیز کی قیمت بھول جاتا ہے لیکن اس کا معیاری ہونا نہیں

*ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

ہوتا۔ بعض ہوٹلوں کا کھانا مہنگا ہوتا ہے اور ان کی مسافت بھی طویل ہوتی ہے لیکن پھر بھی لوگ ان کی چیزیں خرید کر کھانے کو ترجیح دیتے ہیں اس لئے کہ ان کی اشیا معیاری ہوتی ہیں لہٰذا اپنی چیزوں کا معیار (Standard) بہتر رکھئے پھر دیکھئے کس طرح گاہک مستقل بنتے ہیں' **(5) سلیقے سے کام کرنا** جو بھی کام کریں بڑے سلیقے و ہنر مندی کے ساتھ اور مخلص ہو کر کریں، دل سے کیا جانے والا کام دیکھ کر گاہک خوش ہوگا اور مستقل بن جائے گا، فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: بہترین کمائی ہاتھ کی کمائی ہے جبکہ کام کرنے والا خُلوص کے ساتھ کام کرے۔ (مسند احمد، 3 / 231، حدیث: 8420) حضرت علّامہ عبدالرّءوف مُناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: خُلوص کے ساتھ کام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ چیز کے بنانے میں پختگی اور صفائی کا خیال رکھا جائے، خیانت سے بچا جائے اور اُجرت کی مقدار کی طرف توجہ نہ کرتے ہوئے اپنے ہُنر و کاریگری کا پورا حق ادا کر دیا جائے، یہی وہ چیز ہے جس کی بدولت خیر و برکت حاصل ہوتی ہے جبکہ اس کا اُلٹ کرنے سے شر اور وبال آتا ہے۔ (فیض القدیر، 3/635) اللہ پاک نے بھی اپنے پیارے نبی حضرت سیّدنا داؤد علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے زرہیں بنانے کے متعلق ارشاد فرمایا: ﴿اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ فِی السَّرْدِ﴾ (پ22، سبا: 11) ترجمۂ کنزالایمان: کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ (کہ اس کے حلقے یک جیسے اور متوسط ہوں، بہت تنگ یا کشادہ نہ ہوں۔ (صراط الجنان، 8/ 122)) **(6) جس چیز کے بنانے کا آرڈر لیا وہی بنا کر دینا** بعض کام ایسے ہوتے ہیں جن میں آرڈر پر چیز بنوائی جاتی ہے جیسے فرنیچر کا کام، سونے چاندی کا کام اور چشمے بنانے کا کام وغیرہ، گاہک جس کوالٹی کی چیز بنانے کا آرڈر دے اُسی کوالٹی کی بنا کر دیں، اس سے اُس کا اطمینان بڑھے گا اور وہ دوبارہ بھی آئے گا، ورنہ اگر اس کی چاہت کے مطابق بنا کر نہیں دی تو لڑائی جھگڑے کی صورت بنے گی، وہ بدظن ہوگا اور دوبارہ آپ کی دکان کا رُخ نہیں کرے گا۔ جب گاہک سے کسی چیز کا آرڈر لیں تو ساتھ ہی اس کا فون نمبر بھی لے لیا کریں کہ اس سے بعد میں آسانی رہتی ہے کیونکہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ جس کوالٹی کی چیز بنانے کا آرڈر لیا ہوتا ہے وہ چیز مارکیٹ میں ختم (Short) ہوجاتی ہے تو ایسی صورت میں فون کرکے گاہک کو اعتماد میں لے کر دوسری کوالٹی کی چیز بنائی جاسکتی ہے، اگر فون نمبر نہ لیا اور گاہک مقررہ وقت پر اپنا سامان لینے پہنچ گیا تو چیز تیار نہ ہونے پر گاہک کے سامنے شرمندگی ہوگی اور وہ ناراض الگ ہوگا اور اگر اس وقت دوسرے گاہک موجود ہوئے تو ان کا ذہن بھی خراب ہوگا جس سے کاروبار بُری طرح متأثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ **(7) [illegible]** آرڈر والی چیزوں کی سروس میں تیزی اور بہتری لانا گاہک کو مستقل بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اگر گاہک کو چیز اچّھی اور جلد ملے تو وہ بہت خوش ہوتا ہے، اس کے لئے کاریگروں سے اچّھے تعلّقات ہونا فائدہ مند ہوتا ہے، بعض اوقات گاہک کو جلدی ہوتی ہے جیسے کبھی اسے شہر سے باہر جانا ہوتا ہے اور اسے چیز اَرجنٹ چاہئے ہوتی ہے، اگر تعلّقات اچّھے ہوئے تو کاریگر کام کا بوجھ (Load) ہوتے ہوئے بھی کام اچھا اور جلد کرکے دے دے گا جو کاروبار کی ترقی میں بہت مُعاوِن ثابت ہوگا۔ **(8) وعدے کی پابندی کرنا** آرڈر والی چیزوں میں اگر وقت کی پابندی کا خیال نہ رکھا جائے اور وعدہ پورا کرنے میں کوتاہی سے کام لیا جائے تو اس سے گاہک کو بہت زیادہ ذہنی کوفت ہوتی ہے کیونکہ گاہکوں کی اپنی مصروفیات بھی ہوتی ہیں، وہ اپنے کام کاج چھوڑ کر آتے ہیں اور بعض اوقات ٹرانسپورٹ کے ذریعے بھی آتے ہیں جس میں ان کا کرایہ لگتا اور پیٹرول خرچ ہوتا ہے ورجب ان کو وعدے کے مطابق وقت پر چیز نہیں ملتی تو وہ بہت بدظن ہوتے ہیں ور ہو سکتا ہے کہ اچّھی اور معیاری چیز دینے کے باوجود بھی دوبارہ آپ کی دکان کا رُخ نہ کریں۔

اللہ کریم ہر تاجر کو اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ ان مدنی پھولوں پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

حضرت عُتْبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذریعۂ آمدنی

ابو صفوان عطاری مدنی*

مختصر تعارف حضرت سیِّدُنا عُتْبَۃُ الْغُلام علیہ رحمۃ اللہ السّلام کا پورا نام عُتبہ بن اَبان بَصری ہے۔ توبہ سے پہلے آپ فاسق و فاجر اور شراب کے رَسیا تھے، خوش قسمتی سے ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا حسن بَصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی مجلس میں حاضر ہوئے، ان کے بیان سے متأثر ہو کر توبہ کی اور راہِ زُہد و تقویٰ کے مسافر بن گئے۔ آپ ساحلوں، صَحراؤں اور قبرِستانوں میں رہا کرتے، صرف جمعہ کے دن شہرِ بَصرہ آتے تھے، آپ صائمُ الدَّھْر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے والے) بزرگ تھے۔

فکرِ آخرت میں غمگین آپ فکرِ آخرت میں اکثر غمگین رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کو حضرت حسن بَصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی مانند قرار دیا جاتا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء، 7/ 51، 52، تاریخ الاسلام للذہبی، 10/ 347)

آمدنی (Income) کا ذریعہ حضرت سیِّدُنا عُتبۃُ الْغُلام علیہ رحمۃ اللہ السّلام درختوں کے پتّوں کی ٹوکری (Basket) بناتے تھے، چنانچہ حضرت ابو عُمر بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عُتْبۃُ الْغُلام علیہ رحمۃ اللہ السّلام کا سرمایہ ایک فَلس (درہم کے چھٹے حصے کے برابر سکّہ) تھا، آپ اس سے کھجور و ناریل وغیرہ کے پتّے خریدتے اور ان سے ٹوکری بنا کر اُسے تین فَلس کی بیچ دیتے پھر ایک فَلس صدقہ کر دیتے، ایک فَلس سرمائے (Capital) کے طور پر رکھ لیتے اور ایک فَلس سے اِفطاری کا سامان خریدتے۔ (حلیۃ الاولیاء، 6/ 248)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزّوجلّ کے نیک بندے دین پر مدد حاصل کرنے کے لئے دنیا سے حسبِ ضرورت لیتے اور بچا ہوا مال راہِ خدا میں خرچ کر دیتے تھے۔ بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لئے مال سے محبت رکھتے تھے جبکہ ہمارا معاملہ اس کے برعکس (Opposite) ہے اور ہم خوب جانتے ہیں کہ ہمیں مال کی کتنی فکر رہتی ہے اور کیوں رہتی ہے؟ اللہ پاک ہمیں مال کی حرص سے بچا کر قناعت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

بیکار رہنے پر اظہارِ ناپسندیدگی حضرت سیِّدُنا عُتبۃُ الغلام علیہ رحمۃ اللہ السّلام فرماتے ہیں: مجھے وہ شخص پسند نہیں جو کوئی پیشہ اختیار نہ کرے۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/ 52) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس فرمان میں ان لوگوں کے لئے درس ہے جو بے کار پڑے رہتے ہیں اور کوئی ملازمت یا پیشہ اختیار نہیں کرتے حالانکہ رزقِ حلال کے لئے کوشش کرنے والا اللہ پاک کو محبوب ہے، حدیث شریف میں ہے: حلال کی طلب کرنا جہاد ہے اور اللہ پاک پیشہ اختیار کرنے والے بندے کو پسند فرماتا ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 7/ 449)

اللہ پاک ہمیں اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رزقِ حلال کمانے کی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دوجہاں کے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت بابرکت پانے والے صحابۂ کرام اور صحابیاتِ طیّبات علیہمُ الرِّضوان کا ذکر کرنا جہاں ہمارے لئے باعثِ سعادت ہے وہیں ان مقدّس ہستیوں کے واقعات ہمارے لئے چراغِ ہدایت ہیں۔ ان عظیم ہستیوں میں ایک نام حضرت سیّدتنا اُمِّ سعد رضی اللہ تعالٰی عنہا کا بھی ہے۔ **مختصر تعارف** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام جمیلہ تھا مگر مشہور اپنی کنیت اُمِّ سعد سے ہوئیں۔ آپ کے والد جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرت سیّدنا سعد بن ربیع انصاری خزرجی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔ یہ وہی سعد بن ربیع ہیں کہ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینۂ منوّرہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوّت کا رشتہ قائم کیا تو حضرت سیّدنا عبدُ الرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حضرت سیّدنا سعد بن ربیع رضی اللہ تعالٰی عنہ کا دینی بھائی بنادیا۔ (بخاری، 2/ 26، حدیث: 2293) حضرت اُمِّ سعد کی والدہ کا نام خلّادہ بنت انس بن سنان ہے۔ **ولادت** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی ولادت باسعادت آپ کے والدِ ماجد کی جنگِ اُحد میں شہادت کے بعد ہوئی۔ آپ کی کفالت کے فرائض امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سرانجام دیئے اور نہایت ہی عمدہ انداز میں ان کی دیکھ بھال کی۔ (الاصابہ، 8/ 40) **احکامِ میراث کا نزول** آپ کے والد کی وفات کے بعد آپ کے چچا نے زمانۂ جاہلیت کے دستور کے مطابق اپنے بھائی کی زوجہ اور بیٹیوں کو مالِ وراثت سے محروم کرتے ہوئے تمام مال پر قبضہ کرلیا، ان کے پاس کچھ بھی نہ چھوڑا۔ حضرت سیّدنا سعد بن ربیع رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجہ اپنی دو بیٹیوں کے ہمراہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں، ان کے والد جنگِ اُحد میں شہید ہوگئے ہیں۔ ان کے چچا نے ان کا سارا مال لے لیا ہے! حالانکہ ان کی شادی اُسی صورت میں ہوگی جب ان کے پاس مال ہوگا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تیرا فیصلہ کرے گا۔“ اس کے بعد قوانینِ وراثت پر مشتمل آیتِ میراث نازل ہوگئیں۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان آیت کے نزول کے بعد حضرت سیّدتنا اُمِّ سعد رضی اللہ تعالٰی عنہا کے چچا کی طرف پیغام بھیجا کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی مال دو، ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو اور جو مال باقی بچ جائے وہ تیرا ہے۔ (ترمذی، 4/ 28، حدیث: 2099) **نکاح و اولاد** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا زید بن ثابت بن ضحّاک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہوا۔ آپ کی اولاد کی تعداد سات ہے جن کے نام یہ ہیں: • سعد • سلیمان • خارجہ • یحییٰ • اسماعیل • اُمِّ عثمان اور • اُمِّ زید۔ (الطبقات الکبریٰ، 8/ 348) **معلّمۂ قرآن** داؤد بن حصین کا بیان ہے کہ میں حضرت سیّدتنا اُمِّ سعد رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ان کے پوتے موسیٰ بن سعد کے ساتھ قرآن پاک پڑھتا تھا۔ (اسد الغابۃ، 7/ 369، رقم: 7401) **صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے چادر بچھادی** ایک دن آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھر آئیں تو انہوں نے آپ کے لئے چادر بچھادی، اتنے میں حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی تشریف لے آئے اور سوال کیا: یہ بچّی کون ہے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ”یہ اس شخص کی بیٹی ہے جسے قبیلۂ خزرج سے نقیب ہونے کا اعزاز حاصل تھا، جسے جنگِ بدر میں شریک ہونے کی سعادت ملی، جس نے جنگِ اُحد میں جامِ شہادت نوش کیا اور جس نے جنّت میں اپنا ٹھکانہ ڈھونڈ لیا۔ یعنی یہ سعد بن ربیع (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی بیٹی ہے۔“ (الاصابہ، 8/ 49)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

صفائی ستھرائی کو اسلام میں غیر معمولی حیثیت حاصل ہے، گھر میں اس کا انتظام عموماً اسلامی بہنوں کے سپرد ہوتا ہے اور صفائی ستھرائی کے بعد چیزوں کو ان کی جگہوں پر مناسب ترتیب اور طریقے سے رکھنا اس گھر کی اسلامی بہنوں کے سلیقہ شعار ہونے کی علامت ہوتا ہے۔ آج کل کپڑے رکھنے کے لئے اکثر الماری (Wardrobe) استعمال کی جاتی ہے۔ کئی اسلامی بہنیں گھر کی دیگر اشیاء کو تو سلیقے سے رکھ لیتی ہیں لیکن کپڑوں کی الماری کے معاملے میں اکثر پریشان دکھائی دیتی ہیں، اس حوالے سے چند فائدہ مند باتیں ملاحظہ ہوں:

ہر چیز ترتیب سے رکھئے 1 سردی، گرمی اور خاص مواقع و تقریبات پر پہنے جانے والے ملبوسات الگ الگ خانے (Cabinet) میں رکھئے 2 سردیوں میں گرمی کے اور گرمیوں میں سردی کے کپڑے سلیقے سے تہہ کر کے الگ بیگ یا گتے کے ڈبے میں محفوظ کر دیں تاکہ ہر بار الماری کھولنے پر وہ باہر نہ گریں 3 الماری کے اندر کپڑوں کے علاوہ جیولری، سینڈل، پرس، بیگ اور دیگر ضروری اشیا بھی رکھی جاتی ہیں۔ ان تمام اشیا کے لئے ایک ایک خانہ، دراز یا سائیڈ مخصوص کر لیں 4 جب کبھی کسی چیز کو نکالیں تو دوبارہ اسی جگہ پر واپس رکھیں۔ اس طرح ہر چیز کے لئے جگہ مخصوص کرنے سے ڈھونڈنے میں مشقت نہیں اٹھانی پڑے گی۔

کپڑے خراب ہونے سے بچایئے 1 کپڑوں کے ساتھ "(Mothball)" یعنی کافور کی ایک ایک گولی بھی کاغذ میں لپیٹ کر رکھ دیجئے، اس طرح کپڑے کیڑے مکوڑوں سے اور لمبے عرصے تک پڑے رہنے پر بدبودار ہونے سے محفوظ رہیں گے 2 الماری (Wardrobe) کے کناروں میں نیم کے پتے پیس کر یا کوٹ کر تھوڑے تھوڑے پھیلا دیں، اس عمل سے آپ کے کم استعمال ہونے والے کپڑے محفوظ رہیں گے اور الماری کی لکڑی کی بھی حفاظت رہے گی۔

الماری کو خوشبودار رکھنے کا طریقہ پرفیوم اور بے رنگ عطر کی خالی بوتل کو پھینکنے کے بجائے اس کا ڈھکن ہٹا کر الماری (Wardrobe) کے کونوں میں رکھ دیں، الماری اور کپڑوں سے بھینی بھینی خوشبو آئے گی۔

الماری کی حفاظت اور خوبصورتی 1 الماری کو ہر ماہ صاف کرنے کا اہتمام کیجئے 2 کچھ افراد خاص طور پر بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ الماری کے اندر باہر بے جا اسٹیکرز اور تصاویر چپکاتے رہتے ہیں جو کہ بعد میں برے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ اسٹیکرز اور تصاویر کے گوند سے الماری کی سطح اور رنگ بھی خراب ہو جاتا ہے 3 حد سے زیادہ بوجھ بھی الماریوں کی ساخت و بناوٹ کو متاثر کرتا ہے، اس کے اندرونی خانوں میں بھی سامان اتنا رکھیں جتنی گنجائش ہو 4 جو کپڑے آپ کے استعمال میں نہ رہیں، انہیں سالہا سال الماری میں بے مقصد سنبھالنے کے بجائے کسی غریب مسلمان کو دے کر اس کی دعائیں لیجئے 5 بعض لوگ الماری کے اوپر سامان کے ڈبے یہاں تک کہ بڑے بڑے صندوق بھی چڑھا دیتے ہیں جو نامناسب اور بے ڈھنگے معلوم ہوتے ہیں۔ اس سے الماری کی اوپری سطح خراب ہوتی ہے اور اس کی ساخت بگڑ جاتی ہے اور اسی بوجھ کی وجہ سے الماری کے دروازوں کی بناوٹ بھی بگڑتی ہے جس کی وجہ سے دروازوں کو کھولنے اور بند کرنے میں پریشانی ہوتی ہے 6 الماری کے اوپر سامان رکھنے کی وجہ سے آپ اپنی الماری کی صفائی ستھرائی بھی ٹھیک طرح سے نہیں کر پاتے اور ڈھول، جالے اور مٹی جمع ہو کر کیڑے مکوڑوں کا ٹھکانا بنتی جاتی ہے۔ جس کے اثرات آپ کی چیزوں، کپڑوں اور الماری کی رنگت پر بھی نمایاں ہوتے رہتے ہیں۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

شرعی عذر کی حالت میں عورت کا قرآن پڑھنا پڑھانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عُذر (حیض ونفاس) کی حالت میں قرآن پڑھنا اور پڑھانا کیسا؟ کیا معلّمہ بھی نہیں پڑھا سکتی؟ اگر پڑھا سکتی ہے تو کیا طریقہ ہے؟ توڑ توڑ کے کیسے پڑھائے؟ اور مدرسۃ المدینہ آن لائن میں گھروں میں پڑھانے والیوں کو بھی کیا اجازت ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

شرعی عذر (حیض ونفاس) کی حالت میں قرآنِ پاک پڑھنا جائز نہیں ہے، ہاں معلّمہ کے لئے مخصوص طریقے سے قرآن پڑھانے کی اجازت ہے چاہے وہ گھر میں پڑھائے یا کسی ادارے وغیرہ میں پڑھائے۔ مخصوص طریقے سے مراد یہ ہے کہ معلّمہ دو کلمے ایک سانس میں ادا نہ کرے بلکہ ایک کلمہ پڑھا کر سانس توڑ دے پھر دوسرا کلمہ پڑھائے اور پڑھتے وقت یہ نیّت کرے کہ میں قرآن نہیں پڑھ رہی بلکہ مثلاً یوں نیّت کرے کہ عربی زبان کے الفاظ ادا کر رہی ہوں، اور جو ایک ایک حرف کرکے ہجے کروائے جاتے ہیں اس میں اصلاً کوئی حرج نہیں بلکہ ایک کلمے کے مختلف حروف ایک سانس میں بھی پڑھ سکتے ہیں، ہاں ایک کلمے سے زیادہ ایک سانس میں پڑھنے کی اجازت نہیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ وہ آیات جن میں دعا یا حمد وثناء کے معنی پائے جاتے ہیں ان کو شرعی عذر کی حالت میں دعا و حمد وثناء کی نیت سے پڑھنا ہر عورت کے لئے جائز ہے چاہے وہ معلّمہ ہو یا نہ ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
محمد ساجد عطاری مدنی	عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفا عنہ الباری

شوہر کے انتقال کے بعد حاملہ عورت کی عدت کب تک؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے پوچھنا یہ ہے کہ میری عدّت کب تک ہوگی جبکہ میں حمل سے ہوں اور عدّت کے دوران ڈاکٹر کو چیک کرانے کے لئے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

شوہر کی وفات کی صورت میں عورت اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضعِ حمل یعنی بچّہ پیدا ہونے تک ہے۔ لہٰذا آپ کی عدت وضعِ حمل تک ہے، جب بچّے کی پیدائش ہوجائے تو آپ کی عدت ختم ہوجائے گی۔ نیز دورانِ عدّت عورت کو بلاضرورتِ شرعیہ گھر سے باہر نکلنا حرام ہے لہٰذا عدت کے دوران عورت اگر بیمار ہوجائے اور ڈاکٹر کو گھر بلا کر چیک کرانا ممکن ہو تو باہر لے جانا ناجائز ہے۔ ہاں ڈاکٹر گھر آکر چیک نہیں کرتا یا ضرورت یہی ہے کہ گھر میں پوری نہیں ہوسکتی تو پردے کا خیال رکھتے ہوئے ڈاکٹر کو چیک کرانے کے لئے لیجانا جائز ہے کہ یہ نکلنا ضرورتِ شرعی کی بنا پر ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابو محمد سرفراز اختر عطاری	عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفا عنہ الباری

شاعرِ بارگاہِ رسالت حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن رَوَاحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دن دورانِ خطبہ مسجدِ نبوی شریف میں کھڑے چند لوگوں سے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ اس وقت ایک جاں نثار صحابی مسجد کی جانب بڑھ رہے تھے، جونہی رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کلمات نے کانوں میں رَس گھولا تو فوراً رُک گئے (جانتے تھے کہ یہ حکم مسجد میں موجود لوگوں کے لئے ہے اس کے باوجود) مسجد سے باہر اسی جگہ بیٹھ گئے۔ بعد میں جانِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک جب یہ بات پہنچی تو خوش ہو کر اپنے اس جاں نثار پیارے صحابی سے فرمایا: اللہ تعالٰی! تمہارے دل میں اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول کا جذبہ اور زیادہ کرے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی،6/257) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعائے نبوی سے حصہ پانے والے یہ صحابی بارگاہِ رسالت کے مشہور شاعر حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن رَواحہ انصاری خزرجی رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔ **بیعتِ اسلام** اعلانِ نبوت کے تیرھویں سال حج کے پُربہار موقع پر منٰی کی گھاٹی میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تقریباً 70 خوش نصیبوں کے ساتھ حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ حق پر بیعت کی سعادت پائی۔ (طبقات ابن سعد،3/398) آپ تجربہ کار شاعر تھے، قبولِ اسلام کے بعد اپنی شاعری کا رُخ مدحتِ رسول اور کفّار کی مذمت کی جانب موڑ دیا تھا۔ **لب سے جو نکلی وہ بات ہو کر رہی** چند اشعار کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے: ہمارے درمیان اللہ کے رسول ہیں، صبح کے نمودار ہوتے ہی وہ تلاوتِ قرآن سے بہرہ مند ہوتے ہیں، ہم گمراہ تھے تو انہوں نے ہمیں راہِ ہدایت پر چلنا سکھایا، ہمارے دِلوں کو یقین ہے کہ جو بات ان کے لب پر آجاتی ہے وہ ضرور ہو کر رہتی ہے۔ (بخاری،1/391، حدیث:1155) ذوالقعدہ سن 7 ہجری میں قضائے عمرہ کے موقع پر مکّہ کی فضاؤں میں داخل ہوئے تو سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُواری کی مُہار تھامے ہوئے اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے منع کیا تو پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے عمر! انہیں کہنے دو، یہ اشعار کفّار پر تلوار کے وار سے زیادہ سخت ہیں۔ (معجم کبیر،13/173) **کیا ابھی شعر کہہ سکتے ہو؟** ایک مرتبہ فخرِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ سے اِسْتِفْسار فرمایا: تم اشعار کیسے کہہ لیتے ہو؟ عرض کی: کسی چیز کو دیکھتا ہوں پھر اشعار کہہ ڈالتا ہوں۔ اسی طرح سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ پوچھا: شعر کیا ہوتا ہے؟ آپ نے عرض کی: ایک ایسی چیز جو انسان کے دل میں کھٹکتی ہے، پھر انسان اسے اپنی زبان پر شعر کی صورت میں ظاہر کر دیتا ہے، فرمایا: کیا ابھی شعر کہہ سکتے ہو؟ آپ نے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرے کی جانب نظر کی اور فی البدیہہ نعتِ مصطفےٰ پڑھنے لگے۔ (تاریخ ابن عساکر،28/93، 94) **مشک سے بہتر** ایک بار نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دراز گوش (Donkey) پر سُوار ہو کر انصار صحابہ کی مجلس میں کچھ دیر ٹھہرے، وہاں دراز گوش نے پیشاب کیا تو منافق ابنِ اُبَی نے ناک بند کرلی۔ اس پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میرے آقا کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مُشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے۔ (تفسیر نسفی، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:9، ص1153) **طعنوں کی پروا نہ کی** ایک روز آپ کی سیاہ فام باندی نے کوئی غلطی کی تو آپ نے اسے تھپڑ مار دیا بعد میں (آپ کو اپنے اس فعل پر ندامت ہوئی اور بدلے میں) اس کو آزاد کرکے اس سے نکاح کر لیا، لوگوں نے سیاہ فام سے نکاح کرنے پر طعنے دیئے (لیکن آپ نے اس کی پروا نہ کی)۔ (در منثور، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ: 221، 1/615 ملخصاً) **رشوت حرام ہے** جب قلعۂ خیبر کی کھجوریں پک جاتیں اور غلّہ

* مُدرس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی

تیار ہو جاتا تو رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر بھیج دیتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور اور اناج کے ڈھیر کو دو برابر حصّوں میں تقسیم کردیتے، پھر اختیار دیتے ہوئے فرماتے: اے یہودیو! جو حصہ تم کو پسند ہو، وہ لے لو۔ ایک مرتبہ یہودیوں نے اپنی عورتوں کے زیورات جمع کئے اور آپ کو دیتے ہوئے کہا: ہمارے ساتھ نرمی کا معاملہ کریں اور تقسیم میں ہاتھ ہلکا رکھیں، یہ سُن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلال میں آگئے اور فرمایا: اے یہودیو! جو تم دے رہے ہو وہ رشوت ہے اور رشوت مالِ حرام ہے جس کو ہم مسلمان نہیں کھاتے۔ (تاریخ ابن عساکر، 28/111 ملخصاً)

خوفِ خدا ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک رونے لگے، یہ دیکھ کر اہلیہ بھی رونے لگیں۔ آپ نے پوچھا: کیوں روتی ہو؟ جواب دیا: آپ کو روتا دیکھ کر مجھے بھی رونا آگیا۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: قراٰنِ مجید میں ہے کہ ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ (پ16، مریم: 71) ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔ اس فرمان کے یاد آتے ہی مجھے رونا آگیا کہ جہنم پر سے گزرنا یقینی ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ عافیت سے گزروں گا یا نہیں! (مستدرک، 5/810)

سخت گرمی میں روزہ ایک مرتبہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہمراہی میں محوِ سفر تھے، گرمی کی شدّت اتنی زیادہ تھی کہ لوگ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتے تھے۔ اس وقت صرف دو حضرات روزہ دار تھے ایک خود رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، دوسرے حضرت ابنِ رواحہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ (مسلم، ص438، حدیث: 2631 ملخصاً)

ہر حاجت پوری ہوگی ایک بار نبیِّ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو سفر پر روانہ فرمایا تو آپ عرض گزار ہوئے: کچھ نصیحت فرمایئے جسے میں یاد کرلوں، فرمایا: تم کل ایسے شہر میں جانے والے ہو جہاں سجدہ گزار کم ہیں لہٰذا سجدوں کی کثرت کرنا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اور ارشاد فرمایئے، فرمایا: اللہ پاک کا ذکر کرو کہ یہ تمہاری ہر حاجت کے پورا ہونے میں مددگار ثابت ہوگا۔ (تاریخ ابن عساکر، 28/120)

نماز سے محبت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتے تو دو رکعت پڑھتے، گھر میں داخل ہوتے تو بھی دو رکعت پڑھتے اور اس عمل کو کبھی نہیں چھوڑا۔ (زہد ابن المبارک، ص454)

غم خواری حضرت سیّدنا زید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا عبد اللہ بن رواحہ کی پرورش میں رہا ہوں، میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی شخص ان سے بہتر یتیم کی پرورش کرتا ہو۔ (تاریخ ابن عساکر، 28/118)

راہِ حق کا مسافر راہِ خدا میں لڑنے کا جذبہ ایسا تھا کہ جہاد و غزوہ کے لئے نکلنے والے پہلے شخص ہوتے اور واپسی کے وقت سب سے آخر میں پہنچتے تھے۔ (اسد الغابہ، 3/268)

شہادت سن 8 ہجری جُمادَی الاُولیٰ میں جنگِ موتہ کے موقع پر ایک لاکھ سے زیادہ رُومی افواج کے مقابلے میں 3000 مسلمانوں کی مختصر سی فوج نے اپنی جان پر کھیل کر ایسی معرکہ آرائی کی کہ تاریخ اس کی مثال بیان کرنے سے قاصر ہے، جنگ سے پہلے آپ کے جذبات یہ تھے: اے لوگو! تم شہید ہونے کے لئے نکلے ہو اور اب اسے ناپسند کررہے ہو، ہم دشمن کی کثرت اور طاقت دیکھ کر جنگ نہیں کرتے، ہم اُس دین کی خاطر لڑتے ہیں جس کے سبب اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت عطا فرمائی، اب دو اچھی باتوں میں سے صرف ایک ہوگی فتح یا شہادت! جنگ شروع ہوئی تو کئی صحابۂ کرام مرتبۂ شہادت پر فائز ہوگئے حضرت سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پرچمِ اسلام تھام لیا مگر جلد ہی جسم پر موجود لباس خون میں ڈوب گیا اس وقت حضرت سیّدنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر میں دوسری جانب تھے۔ تین دن سے بھوکے تھے، چچازاد بھائی نے گوشت سے بھری ہوئی ہڈی پیش کی تو ایک لقمہ ہی کھایا تھا کہ حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر آگئی، بے تاب ہو کر ہڈی چھوڑ دی اور یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے اے عبد اللہ! ابھی تک تیرے پاس دنیاوی شے ہے، فوراً پرچمِ اسلام ہاتھ میں لیا اور لشکر کی کمان سنبھال کر بے جگری سے دشمنوں پر ٹوٹ پڑے، لڑتے لڑتے انگلی کٹ گئی تو فرمایا: ابھی انگلی کٹی ہے اور یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے، اے نفس! آگے بڑھ ورنہ موت کا فیصلہ تجھے قتل کرڈالے گا اور تجھے ضرور موت دی جائے گی۔ پھر انتہائی دلیری اور جاں بازی کے ساتھ لڑنے لگے بالآخر زخموں سے نڈھال ہو کر زمین پر گر پڑے اور شربتِ شہادت سے سیراب ہوگئے۔ (سیرت ابن ہشام، ص456تا459، تاریخ ابن عساکر، 28/126)

مُحدِّثینِ عِظام میں بلند پایہ علمی مقام رکھنے والی ایک شخصیت شیخُ الاسلام، فقیہ جلیل، حافظِ کبیر امام ابوبکر احمد بن حسین خُسْرَوْجِرْدِی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی بھی ہے۔ **ولادت** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت شعبانُ المعظم 384ھ کو خُراسان کے مشہور شہر بَیْہَق (نزد نیشاپور، ایران) میں ہوئی۔ بَیْہَق شہر کی نسبت سے آپ کو بَیْہَقی کہا جاتا ہے۔ **حصولِ علم اور اساتذہ** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علومِ دینیہ اور علمِ حدیث کے حصول کے لئے حجاز، مکّۂ مکرمہ، عراق، جبال، نیشاپور، طابران، دامغان، اِسْفَرائِین اور دیگر کئی علاقوں کا سفر فرمایا اور 15 سال کی عُمْر سے ہی سَماعِ حدیث (استاذ صاحب سے براہِ راست حدیثِ پاک کے الفاظ سننے) کی طرف مائل ہوئے۔ آپ کے اَساتذہ میں صاحبِ مُسْتَدْرَک امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا نام سرِفہرست ہے۔ ان کے علاوہ امام ابوبکر محمد بن فُورَک شافعی اور محدث ابوسعید محمد بن موسیٰ صَیْرَفی رحمہما اللہ تعالٰی سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔ امام تاجُ الدّین سُبکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے نقل فرمایا ہے کہ آپ کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد 100 سے زیادہ ہے۔ **تلامذہ** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مشہور شاگردوں میں شیخُ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری ہروی، سیّدنا ابوعبداللہ محمد بن فضل فُراوی شافعی، حافظ زاہر بن طاہر شَحّامی، سیدنا ابوالمعالی محمد بن اسماعیل فارسی رحمہم اللہ تعالٰی اور ان کے علاوہ دیگر کئی حضرات شامل ہیں۔ **علمی شان و شوکت اور تصانیف** حافظ عبدُالغافر بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "بیہقی" فقیہ (مفتی)، حافظِ حدیث، قوتِ حفظ میں یگانۂ روزگار (اپنے زمانے میں بے مثال) اور ضَبط و اِتْقان میں اپنے ہم عصروں سے مُمتاز تھے، امام حاکم کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں مگر کئی عُلوم ان سے زیادہ جانتے تھے، بچپن ہی میں احادیثِ مبارکہ کو لکھنا اور یاد کرنا شروع کر دیا تھا، آپ نے علمِ حدیث اور فقہ میں بے نظیر اور لاجواب کتابیں لکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے عقائد، احادیث، فقہ، مَنَاقِب وغیرہ کئی اہم عُنوانات پر کُتُب تصنیف کی ہیں۔ آپ کی مشہور کتابوں میں سے دَلَائِلُ النُّبُوَّة، شُعَبُ الْاِيْمَان، مَعْرِفَةُ السُّنَنِ وَالْآثَار، اَلسُّنَنُ الْكَبِيْر، اَلسُّنَنُ الصَّغِيْر، كِتَابُ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَات، اور حَيَاةُ الْاَنْبِيَاء کا نام سرِفہرست ہے۔ **زُہد و تقویٰ** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے زُہد و تقویٰ کو بیان کرتے ہوئے امام ابوالحسن حافظ عبدُالغافر بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: امام بیہقی علیہ رحمۃ اللہ القوی علمائے سابقین (پہلے کے علما) کی سیرتِ مبارکہ کے مطابق زندگی گزارنے والے تھے، دنیاوی مال میں سے بہت تھوڑے پر گزربسر کرنے والے اور زُہد و تقویٰ سے آراستہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عبادت کا یہ حال تھا کہ زندگی کے آخری 30 سال (ممنوع ایام کے علاوہ) ہر دن روزے سے رہے۔ **وصالِ مبارک** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی عمرِ مبارکہ کا آخری حصّہ نیشاپور میں گزارا، وہیں بیمار پڑ گئے اور وقتِ رِحْلَت آپہنچا۔ 10 جُمادَی الاُولیٰ 458ھ کو نیشاپور میں ہی داعیِ اَجل کو لبیک کہا (یعنی آپ فوت ہوئے) اور آپ کی تدفین بیہق میں ہوئی۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

٭مدرس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

اویس یامین عطاری مدنی*

مختصر تعارف حُجّۃُ الْاِسلام حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد حامد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ہند کے شہر بریلی شریف میں ربیعُ الاوّل 1292ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام "محمد" رکھا گیا اور پکارنے کے لئے "حامد رضا" تجویز فرمایا گیا، جبکہ بڑے مولانا، رئیسُ العُلَماء، تاجُ الاتقیاء اور حُجّۃُ الاسلام آپ کے القابات ہیں۔ آپ نے اپنے والدِ ماجد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی آغوش میں تعلیم و تربیت پائی اور صرف 19 سال کی عمر میں مُرَوَّجہ عُلوم و فُنون پڑھ کر فارغُ التّحصیل ہوئے، آپ حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے مرید و خلیفہ تھے اور آپ کو اپنے والدِ گرامی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بھی خلافت و اجازت حاصل تھی۔ آپ ظاہری و باطنی حسن سے مالا مال تھے۔ **عادات و اخلاق** مسکراتے ہوئے بات کرنا، نظریں نیچی رکھنا، لہجہ نرم و محبت بھرا ہونا، زبان پر اکثر دُرود شریف کا وِرد جاری رہنا اور بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرنا آپ کے اخلاق کے نمایاں پہلو تھے۔ **علمی مقام** آپ کی علمی قابلیت کا مقام و مرتبہ آپ کی تدریسی مہارت، تصانیف، بیانات، تلامذہ اور ہم عصر عُلَماء سے پتا چلتا ہے، عرب کے عُلَماء نے عربی زبان میں آپ کی مہارت کی تعریف فرمائی، دارُالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف میں آپ کے تدریس فرمانے سے داخلوں کا بڑھ جانا، مُحدّثِ اعظم پاکستان جیسے شاگرد ہونا اور فتاویٰ حامدیہ جیسا مجموعۂ فتاویٰ آپ کے بلند پایا علمی مقام کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔[1] **اسفار** آپ نے اپنے والدِ ماجد امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ساتھ سفرِ حج، عظیم آباد پٹنہ، جبل پور وغیرہ کے سفر کئے اور اس کے علاوہ بنارس، لکھنؤ، پیلی بھیت، کلکتہ، مظفر پور، اودے پور، چتوڑ، کان پور، مرکزُ الاولیا لاہور، یوپی، سی پی اور بہار کے شہروں میں کئی سفر فرمائے اور اپنے بیانات سے لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح میں کوشاں رہے۔ **جانشین** اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے حُجّۃُ الاسلام مولانا حامد رضا خان کو اپنی حیات ہی میں اپنا جانشین مقرر فرمایا اور اپنی نمازِ جنازہ پڑھانے کی وصیت فرمائی، وصال سے پہلے اپنے پاس مرید ہونے کے لئے آنے والوں کو حُجّۃُ الاسلام سے بیعت کرنے کی ان الفاظ میں ہدایت فرمائی: ان کی بیعت میری بیعت ہے، ان کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے، ان کا مرید میرا مرید ہے، ان سے بیعت کرو۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وصیت کے مطابق حُجّۃُ الاسلام حضرت علّامہ مولانا حامد رضا خان علیہ رحمۃ الحنّان نے ہی آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ **وصال مبارک** حُجّۃُ الاسلام 17 جُمادَی الاُولیٰ 1362ھ کو 70 سال کی عمر پاکر عین نماز کی حالت میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے، آپ کے خلیفۂ خاص حضرت مُحدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی، جس میں کثیر لوگوں نے شرکت کی اور آپ کو خانقاہِ رضویہ بریلی شریف میں والدِ ماجد امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے پہلو میں دَفن کیا گیا۔[8] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) تذکرہ جمیل، ص40 ملخصاً (2) تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص483 ماخوذ (3) فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص95 ملخصاً (4) تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص487، 494 ماخوذ (5) تذکرہ جمیل، ص186 ماخوذ (6) فتاویٰ حامدیہ، ص52 ملخصاً (7) حیات اعلیٰ حضرت، ج3، ص297 ملخصاً، الفقیہ امرتسر، 9 نومبر 1921ء، ص10 ماخوذ، ماہنامہ اعلیٰ حضرت (ماہنامہ رسائل) [illegible] ص255تا256 ملخصاً (8) تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص500 ماخوذاً

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

وہ بزرگانِ دین جن کا وِصال/عرس جُمادَی الاُولیٰ میں ہے۔

جُمادَی الاُولیٰ اسلامی سال کا پانچواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اولیائے عظام کا وصال ہوا ان میں سے 35 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ اور 1439ھ کے شماروں میں کیا جا چکا ہے بقیہ کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

جُمادَی الاُولیٰ 8ھ میں شہید ہونے والے تین صحابۂ کرام:

(1) حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابی، منہ بولے بیٹے، غلاموں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے، مجاہد اور شہید ہیں، آپ وہ واحد صحابی ہیں جن کا نام قراٰن کریم (پ22، الاحزاب، آیت:37) میں آیا ہے۔ آپ ہجرت سے 48 سال پہلے پیدا ہوئے۔ (الاکمال مع مشکوٰۃ، ص595) (2) حضرت سیدنا جعفر طیار ذوالجناحین ہاشمی قرشی رضی اللہ تعالٰی عنہ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا زاد بھائی، قدیمُ الاسلام صحابی، مہاجرینِ حبشہ کے قائد، مجاہد اور شہید ہیں۔ آپ ہجرت سے 33 سال پہلے پیدا ہوئے۔ (الاکمال مع مشکوٰۃ، ص589) (3) حضرت سیدنا عبدُاللہ بن رواحہ خزرجی انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ قدیمُ الاسلام، بدری صحابی، بہترین شاعر و خطیب اور انصار کے بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے۔ آپ شہادت پانے سے قبل تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ (الاکمال مع مشکوٰۃ، ص604، الاستیعاب، ج3، ص33، 34)

(4) سلطانُ التّارکین حضرت سیدنا ابراہیم بن اَدْہَم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی ولادت مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ تبعِ تابعی، کئی علوم کے جامع، سیدُ العرفاء، عظیم ولیُّ اللہ اور عظیم المرتبت شخصیت کے مالک تھے۔ 26 جُمادَی الاُولیٰ 162ھ کو وصال فرمایا، مزار دمشق شام میں حضرت سیدنا لوط علیہ السلام کے مزارِ پُرانوار کے قریب زیارت گاہ خواص و عوام ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء مترجم، ص56، 67، ولایت الاخیار، ص12) (5) خواجۂ خواجگان حضرت سید شمسُ الدّین امیر کُلال سوخاری علیہ رحمۃ اللہ القوی قصبۂ سوخار (نزد بخارا ازبکستان) میں 676ھ میں پیدا ہوئے اور یہیں 15 جُمادَی الاُولیٰ 772ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حضرت بابا سماسی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے مرید اور بانیِ سلسلۂ نقشبندیہ حضرت خواجہ بہاؤالدّین محمد نقشبند رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پیر و مرشد اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ ہیں۔ (تذکرۃ المشائخ، ص32، 33، تذکرہ نقشبندیہ خیریہ، ص279، 285) (6) غوثِ وقت حضرت مولانا شاہ تُراب علی قلندر کاکوروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1181ھ میں کاکوروی شریف (نزد لکھنؤ یوپی) ہند میں ہوئی اور یہیں 5 جُمادَی الاُولیٰ 1275ھ کو وصال فرمایا، آپ خانقاہ کاظمیہ تکیہ شریف کے سجادہ نشین، عالمِ باعمل، شیخِ طریقت، فارسی، اردو، ہندی تینوں زبانوں کے شاعر اور 13 کُتُب کے مصنّف تھے۔ کشفُ المتواری فی حالِ عبداللہ الفقری آپ ہی کی تصنیف ہے۔ (تذکرہ مشاہیر کاکوری، ص75) (7) مجاہدِ اسلام حضرت مولانا پیر حافظ عبدالرحمٰن قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی ولادت

مزارِ شریف حضرت سیدنا جعفر طیار

مزارِ شریف حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم

مزارِ شریف حضرت سیدنا خواجہ شمس الدین میر کلال سوخاری

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

1310ھ کو خانقاہ قادریہ بھرچونڈی شریف (ڈہرکی ضلع گھوٹکی، باب الاسلام سندھ) میں ہوئی اور یہیں 9 جُمادَی الاُولیٰ 1380ھ کو وصال فرمایا۔ آپ خانقاہ قادریہ بھرچونڈی شریف کے شیخِ ثالث (تیسرے سجادہ نشین)، حافظِ قراٰن، عالمِ دین، بانیِ انجمنِ احیاءُ الاسلام اور فَعّال شخصیت کے مالک تھے۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص218، 721) [illegible] امامِ قراءت، شیخُ الاسلام، حضرت سیّدنا امام ابو بکر شعبہ بن عیاش اسدی کوفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 95ھ میں کوفہ (عراق) میں ہوئی۔ آپ تبعِ تابعی، مُحدِّثِ وقت، فقیہِ اسلام، ماہرِ لُغت، راویِ قراءتِ امام عاصم، صاحبِ تقویٰ و خشیت اور کثرت سے تلاوتِ قراٰن کرنے والے تھے۔ آپ کا وصال جُمادَی الاُولیٰ 193ھ میں ہوا۔ مزارِ مبارک کوفہ میں ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 7، 680تا689، کتاب الثقات، ابن حبان، 4، 428) حافظُ الحدیث حضرت سیّدنا امام ابنِ ابی الدنیا ابو بکر عبداللہ بن محمد بغدادی قرشی حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 208ھ بغداد شریف عراق میں ہوئی۔ آپ مشہور مُحدِّث، 180 سے زائد کتب کے مُصنّف، مُحدِّثین و سلاطین کے استاذ، زُہد و تقویٰ کے پیکر اور بہترین واعظ تھے، جُمادَی الاُولیٰ 281ھ میں وصال فرمایا، تدفین مقبرہ شُونیزیہ بغداد عراق میں ہوئی۔ (موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، 1068، الوافی بالوفیات، 7، 281) سلطانُ العاشقین حضرت سیّدنا شیخ ابنِ فارض عمر حَموی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی قاہرہ مصر میں 576ھ میں پیدا ہوئے اور یہیں 2 جُمادَی الاُولیٰ 632ھ کو وصال فرمایا، جبلِ قرافہ کے دامن میں دفن کئے گئے۔ آپ مشہور صوفی عربی شاعر، عالمِ دین، مُتّقی و پرہیزگار اور ولیِّ کامل تھے۔ جامع ازہر میں درس دیا کرتے تھے، کچھ عرصہ قاضیُ القضاۃ بھی رہے۔ پندرہ سال حرمینِ طیّبین میں ریاضت و عبادت میں بھی مصروف رہے۔ نظمُ السُّلوک آپ کا شاعری دیوان ہے۔ (وفیات الاعیان، 3، 398، 399) شیخُ الاسلام، مفسِّرِ قراٰن حضرت سیّدنا ابو سعود محمد آفندی عمادی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی 896ھ کو اسکلیپ (İskilip) نزد استنبول ترکی میں پیدا ہوئے اور 5 جُمادَی الاُولیٰ 982ھ کو وصال فرمایا۔ حضرت سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزار کے قریب دفن کئے گئے۔ آپ جیّد عالمِ دین، فقیہ، استاذُ العُلَماء، 21 کُتُب کے مُصنّف، تین زبانوں ترکی، فارسی اور عربی کے شاعر تھے۔ کُتُب میں ”تفسیر ابی سعود“ مشہور ہے۔ آپ سلطنتِ عثمانیہ میں سب سے پہلے قاضی پھر مفتی اور پھر شیخُ الاسلام کے عہدے پر فائز ہوئے۔ (شذرات الذھب، 8/467، 468، شیخ الاسلام ابو السعود آفندی) شیخُ الاسلام حضرت علامہ محمد بن احمد فاکہی حنبلی مکی ہندی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 923ھ مکۂ مکرمہ میں ہوئی اور 21 جُمادَی الاُولیٰ 992ھ کو احمد آباد (صوبہ گجرات) ہند میں وصال فرمایا۔ کتاب ”شرح مختصر الاخضری“ یادگار ہے۔ (النور السافر، ص527، فقہائے ہند، 1، 665تا667) شافعیِ صغیر حضرت سیّدنا امام شمسُ الدّین محمد بن احمد رملی مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی شیخُ الاسلام، عالمِ کبیر، فقیہِ شافعی، مُجدِّدِ وقت اور استاذُ العُلَماء ہیں، تصانیف میں فتاویٰ رملی اور نہایۃ المحتاج شرح منہاج مشہور ہیں۔ 919ھ میں رملہ صوبہ منوفیہ مصر میں پیدا ہوئے اور 13 جُمادَی الاُولیٰ 1004ھ میں وفات پائی، تدفین قاہرہ میں ہوئی۔ (معجم المؤلفین، 3، 6) شیخُ الاسلام حضرت علامہ محمد انوارُ اللہ فاروقی علیہ رحمۃ اللہ القوی جیّد عالمِ دین، سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے شیخِ طریقت، صاحبِ تصنیف، بانیِ جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن اور عالمی شہرت یافتہ بزرگ تھے۔ انوارِ احمدی، مقاصدُ الاسلام اور حقیقۃُ الفقہ آپ کی مشہور کُتُب ہیں، اسلامی ریاست حیدرآباد دکن میں آپ صدرُ الصّدور اور وزیرِ مذہبی اُمور کے منصب پر بھی فائز رہے۔ پیدائش 1264ھ کو ناندیڑ (مہاراشٹر) ہند میں ہوئی اور 29 جُمادَی الاُولیٰ 1336ھ کو حیدرآباد دکن میں وفات پائی، مزار جامعہ نظامیہ میں مرجعِ انام ہے۔ (مطلعِ انوار، ص25، 27) تلمیذ و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مُحسنِ ملک و ملّت مولانا عبدالحامد بدایونی قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی ولادت 1318ھ کو بدایوں ہند میں ہوئی اور وصال 15 جُمادَی الاُولیٰ 1390ھ کو فرمایا، تدفین جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ (موجودہ ”رنگیلا ٹاؤن“ ڈگری کالج نزد بنارس چورنگی باب المدینہ کراچی) میں ہوئی۔ آپ فاضلِ مدرسۂ قادریہ بدایوں، واعظِ اسلام، مہتمم مدرسہ شمسُ العلوم بدایوں، قومی و ملّی راہنما، مجازِ طریقت، بانیِ جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ اور 21 کُتُب و رسائل کے مُصنّف تھے۔

(تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص202، 208، انوارِ علمائے اہلِ سنت سندھ، ص474تا478)

کُتُب کا تعارف

سید محمد سجاد عطاری مدنی*

حضرت سیّدُنا امام مُحیُ الدِّین یَحییٰ بن شَرَف نَوَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ایک مشہور و معروف کتاب "ریاضُ الصالحین" ہے۔ ظاہری و باطنی اعمال کی اصلاح کے لئے یہ کتاب مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس مُبارَک کتاب میں تقریباً 400 اصلاحی موضوعات سے متعلق سینکڑوں آیاتِ مُقدّسہ اور 1896 احادیثِ مُبارَکہ کو نہایت اَحسن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب 372 ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر "دعوتِ اسلامی" کی مجلس "المدینۃ العلمیۃ" کا شعبہ "فیضانِ حدیث" اس کے اردو ترجمہ و شرح پر کام کر رہا ہے، جس کا نام "فیضانِ ریاضُ الصالحین" رکھا گیا ہے، یہ کام 8 یا 9 جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ اب تک اس کی 3 جلدیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں، مزید پر کام جاری ہے۔ **پہلی جلد** اس میں 6 ابواب ہیں جو 73 احادیثِ مبارکہ پر مشتمل ہیں۔ ان میں اخلاص، توبہ، صَبر، صِدق، مراقبہ اور تقویٰ و پرہیز گاری کا بیان ہے۔ کُل صفحات 656 ہیں۔ اس جلد میں 14 ابواب ہیں جو 103 احادیثِ مبارکہ پر مشتمل ہیں۔ ان میں یقین و توکّل، استقامت، غور و فکر، نیکیوں کی ترغیب، مجاہدہ، عبادت میں میانہ روی، استقامت، سنتیں اور آداب، اطاعتِ خداوندی، بدعت کی ممانعت، بھلائی پر راہنمائی وغیرہ کا بیان ہے۔ کُل صفحات 688 ہیں۔ اس جلد میں 20 ابواب ہیں جو 159 احادیث پر مشتمل ہیں۔ اس میں نیکیوں میں باہمی تعاون، خیر خواہی، نیکی کی دعوت، امانت، ظلم کی مذمت، عیب پوشی، حاجت روائی، صلح کروانے، کمزور مسلمانوں کی فضیلت، یتیموں سے حسنِ سلوک، بیویوں سے بھلائی، شوہر کے حقوق، اہل و عیال پر خرچ، پڑوسی کے حقوق اور والدین کے ساتھ صلۂ رحمی وغیرہ کا بیان ہے۔ اس جلد کے کُل صفحات 743 ہیں۔ "فیضانِ ریاضُ الصالحین" کے ہر باب کے شروع میں باب کا مختصر تعارف بیان کیا گیا ہے۔ موضوع کی مناسبت سے آیات و احادیث پر سُرخیاں (Headings) لگائی گئی ہیں۔ آیات و احادیث کی مکمل تخریج کی گئی ہے۔ آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ کنزُ الایمان سے لیا گیا ہے۔ مستند عربی و اردو تفاسیر و شروحات کی روشنی میں آیات و احادیث کی تفسیر و شرح بیان کی گئی ہے۔ حسبِ موقع حکایات و واقعات بھی بیان کئے گئے ہیں۔ احادیث اور ان کی شرح سے ملنے والے علم و حکمت کے مدنی پھولوں کو بصورتِ مدنی گلدستہ ہر باب میں بیان کیا گیا ہے۔ "فیضانِ ریاضُ الصالحین" کو مفتیانِ کرام، علمائے عظام، مبلغین اور عوام نے خوب سراہا ہے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے چھاپا ہے، نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکتا ہے۔

* شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بعض صوتی پیغامات

(ضروراتاً ترمیم کی گئی ہے)

[illegible]

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میرے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے یامین مدنی (مرکزی جامعۃُ المدینہ بنارس، ہند)! اور مرکزی جامعۃُ المدینہ بنارس کے تمام اساتذۂ کرام! طلبۂ کرام! سب کی خدمات میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضرت مفتی بدرِ عالم اعلیٰ اللہُ عنہٗ کی معیت میں تشریف لائے ہوئے مبلّغِ دعوتِ اسلامی احمد رضا عطّاری نے آپ سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے مجھے نام وغیرہ دیا، اللہ کریم آپ سب کو عالمِ باعمل، مفتیِ اسلام اور دعوتِ اسلامی کا عظیم مبلّغ بنائے۔ میرے تمام مدنی بیٹو (طلبۂ کرام)! سب دل لگا کر پڑھئے اور درسِ نظامی پورا کر کے نکلئے۔ کئی طلبۂ کرام بیچ میں دل چھوڑ بیٹھتے ہیں اور پڑھنا ترک کر دیتے ہیں، ایسا نہیں کرنا کہ علمِ دین حاصل کرنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے، حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اُس کو ہوگی جسے دنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اس نے حاصل نہ کیا۔ (تاریخ ابن عساکر، 51/138) اللہ پاک ہم سب کو اس حسرت سے بچائے اور ہمیں خوب علمِ دین سے مالا مال فرمائے، اٰمین۔ مدنی کام کرتے رہئے گا، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری، ہر ہفتے پابندی سے مدنی مذاکرے میں شرکت اور مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذِمّہ دار کو جمع کرواتا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

آپس میں ایک دوسرے سے لڑنا جھگڑنا نہیں ہے، حُسنِ اخلاق کا پیکر بن کر نرم مزاجی کے ساتھ زندگی گزارنی ہے۔ بلا وجہِ شرعی کسی کا دل دکھانا، جھاڑ دینا (جو ایذا کا باعث ہو وہ) گناہ ہے اور گناہوں سے بہت بچنا ہے۔ سب میرے لئے بے حساب مغفرت کی دعا کیجئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[illegible]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا صوتی پیغام ملنے پر محمد یامین عطاری مدنی نے جوابی صوتی پیغام میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کچھ یوں کہا:

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

باپا کا پیغام احمد بھائی کے ذریعے ملا، اللہ تعالیٰ ہمارے پیر و مرشد کو سلامت رکھے، تمام زمینی آسمانی بلاؤں سے محفوظ فرمائے، اٰمین۔ وَاللہ! زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہوئی کہ امیرِ اہلِ سنّت کی زبان پر میرا نام آیا۔ اللہ تعالیٰ میرے پیر کو سلامت رکھے، ان کا سایہ دراز فرمائے، اٰمین۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باپا میں نیپال سے درسِ نظامی مکمل کر کے 3 جولائی 2017 کو جامعۃُ المدینہ بنارس ہند میں آیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کے بعد شہر کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ 12 مدنی کاموں میں شرکت رہی۔ باپا کا پیغام سُن کر میں نے یہ نیّت کی ہے کہ میں اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی میں وقف کرتا ہوں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

اللہ پاک ہم سب کو عالمِ باعمل بنائے اور مرتے دَم تک دعوتِ اسلامی پر استقامت عطا فرمائے، اٰمین۔

تعزیت و عیادت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے جناب علی رضا، حامد رضا، شاہد رضا اور حافظ راشد رضا (متعلّم الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور) کی خدمت میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ خبر ملی کہ آپ کے والد ماجد محترم حافظ و قاری الحاج مولانا شعیب عالم رضوی اشرفی صاحب (جامع مسجد نورانی جیپور راجستھان ہند میں) جمعہ کی نماز کے فرض ادا کرکے سنّتیں ادا کر رہے تھے کہ سجدہ کی حالت میں ان کا انتقال ہوگیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ میں آپ صاحبان، آپ کے تایاجان زبیر عالم صاحب اور تمام ہی سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعا فرمائی اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "بہتر کون" کے صفحہ 8 سے حدیثِ پاک پڑھ کر سنائی:) حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: پہلی بات جو میں نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی وہ یہ تھی: اے لوگو! سلام کو عام کرو، محتاجوں کو کھانا کھلایا کرو، اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھا کرو، سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی،4/219، حدیث:2493)

سب صبر کیجئے گا، ہمّت رکھئے گا، اللہ پاک کی رضا پر راضی رہئے گا کہ رونے دھونے اور بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے مرحوم نے پلٹ کر نہیں آنا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ رونے والوں کو نصیحت کرتے ہیں:

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے ۔۔۔ جانے والے نہیں آنے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مفتیِ دارالعلوم الجامعۃ الاشرفیہ (مبارکپور اعظم گڑھ) ہند، استاذُ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی صاحب مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے ان کی گردن کی ہڈی اور ذیابیطس کے امراض کے بارے میں خبر ملنے پر عیادت کی اور دعائے صحّت فرمائی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے الحاج قاری مولانا محمد وہاج فیضُ النّصیر قادری صاحب (خطیب جامع مسجد دربار بابا فرید الدین گنج شکر پاکپتن) اور ان کی زوجہ کی علالت کی خبر ملنے پر بذریعہ صوتی پیغام (Audio Message) عیادت فرمائی اور ان کی صحت یابی کی دعا فرماتے ہوئے انہیں صبر و ہمّت سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔ دعائیہ پیغام ملنے پر قاری وہاج صاحب نے اپنے صوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شکریہ ادا کیا اور دعوتِ اسلامی سے اپنی محبّت کا اظہار کیا۔

اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے
- سیّدُ السّادات حضرت پیر سیّد غلام حسین شاہ بخاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی (درگاہ عالیہ حسین آباد قبر شریف) کی بہو (زوجہ محترمہ صاحبزادہ سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب) اور شہیدِ اہلِ سنّت حضرت مولانا محمد اکرم رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے صاحبزادے مولانا محمد محمود اکرم رضوی (آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ کاموکی، گوجرانوالہ) کے وصال پر لواحقین سے تعزیت فرمائی جبکہ
- صاحبزادہ مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب
- مولانا قاری عرفانُ المصطفیٰ ضیائی صاحب
- نگرانِ پاک سیٹ اپ کابینہ محمد ہارون عطاری کے والدِ محترم محمد اسمٰعیل علی (مدینہ ٹاؤن باب المدینہ کراچی)
- محمد وسیم مدنی کی والدہ ماجدہ
- محمد غزالی کی مدنی منّی اور
- حاجی عمران عطاری سے عیادت فرمائی اور جلد صحّت یابی کی دعا فرمائی۔

ابو الحسین عطاری مدنی

جوڑوں کا درد

جوڑوں کا درد (گنٹھیا، وجع مفاصل، آرتھرائٹس) ایک قدیم بیماری ہے۔ دو ہڈیوں کے ملنے کے مقام کو جوڑ کہتے ہیں۔ جسمِ انسانی میں تقریباً 206 ہڈیاں ہیں جو ایک دوسرے سے منسلک ہیں اور جوڑوں کے ذریعے ان ہڈیوں سے مل کر ہمارے جسم کا ڈھانچہ مکمل ہوتا ہے۔

جوڑوں کے درد کی علامات جوڑوں کے اندر عام حالات میں اور بالخصوص چلنے پھرنے کے دوران درد ہونا، سوجن، جلد (Skin) کا گرم ہو جانا، صبح کے وقت جوڑوں میں جکڑن ہونا وغیرہ۔

جوڑوں کے درد کے اسباب کھانے پینے میں بے احتیاطی، رہن سہن (Life Style) اور بیٹھنے کا غلط انداز، وٹامن ڈی کی کمی، جسم کے وزن میں غیر معمولی اضافہ، ایکسیڈنٹ وغیرہ میں ہڈیوں پر لگنے والی چوٹ، غیر محتاط انداز میں گاڑی یا موٹر سائیکل چلانا اور وزن اٹھانا وغیرہ۔

جوڑوں کا درد اور یورک ایسڈ یورک ایسڈ کے سبب بھی جوڑوں بالخصوص پاؤں کے جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ یورک ایسڈ ایک نارمل کیمیائی مادہ (Substance) ہے جو کھانا پینا ہضم ہونے کے بعد پیدا ہوتا ہے اور پیشاب کے ذریعے جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ گوشت اور بیکری آئٹمز زیادہ مقدار میں استعمال کرنے پر یورک ایسڈ کی پیداوار میں اضافہ ہو جاتا ہے جو پوری طرح جسم سے خارج نہیں ہو پاتا اور جمع ہونے لگتا ہے۔ جب اس کی مقدار زیادہ ہو جائے تو یہ جوڑوں کے درمیان نمک کے دانوں کی شکل میں جمنے لگتے ہیں اور پھر نقل و حرکت کرتے ہوئے جوڑوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ یورک ایسڈ کی زیادتی گردوں اور دل کے امراض کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ پانی کم مقدار میں پینا بھی یورک ایسڈ کی زیادتی کا سبب ہے۔ یورک ایسڈ میں اضافہ ایک ایسی بیماری ہے جسے انسان پرہیز کے ذریعے خود کنٹرول کر سکتا ہے اور ادویات کے ذریعے بھی اس کا علاج موجود ہے۔

یورک ایسڈ میں اضافے کی علامات صبح اٹھ کر زمین پر پاؤں رکھتے ہی پنجوں میں اور پھر جسم کے مختلف جوڑوں میں تکلیف ہونے لگتی ہے۔

جوڑوں کے درد کے لئے عربی جڑی بوٹیاں سونٹھ (خشک ادرک): 50 گرام، گلو: 50 گرام، میتھی دانہ: 50 گرام، سورنجان شیریں: 50 گرام، ماجُو: 50 گرام۔ تمام دوائیں ہم وزن لے کر پیس لیجئے۔ صبح و شام ایک ایک چمچ (اندازاً چھ گرام) پانی سے استعمال کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جوڑوں، کمر، ہاتھ اور پیر کے ہر طرح کے درد میں مفید ہو گا۔ مدتِ استعمال: تا حصولِ شفا۔

مختلف قسم کی درد کُش (Pain Killer) ادویات کے بجائے طبیب کے مشورے سے اس نسخے کا استعمال فرمائیں۔

متفرق مدنی پھول اپنے جوڑوں کو متحرک (Active) رکھنے کے لئے آسان ورزش کا معمول بنائیں۔ روزانہ چار کپ سبز چائے پئیں۔ ہلدی کا آدھا چائے کا چمچ کھانے پر چھڑک کر روزانہ کھائیں۔ کیلشیم سے بھرپور غذائیں مثلاً دودھ یا اس سے بنی مصنوعات، لوکی یعنی کدو شریف، ٹنڈے اور توری وغیرہ سبزیاں استعمال فرمائیں۔ روزانہ 10

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

سے 15 منٹ دھوپ میں بیٹھیں۔ کھلی فضا میں ننگے پاؤں چہل قدمی کریں۔ مچھلی کے تیل سے بنے کیپسول استعمال کریں۔

جوڑوں کے مریض کے لئے نقصان دہ چیزیں گیس پیدا کرنے والی اور بادی چیزیں جیسے آلو، گوبھی، اروی، مٹر، بینگن، چنے کی دال، کلیجی، پائے، بڑا گوشت، دال ماش، بہت ٹھنڈا پانی اور چاول وغیرہ جوڑوں کے درد کے مریض استعمال نہ کریں۔

جوڑوں کے درد کے لئے بہترین مساج آئل قسط تلخ: 25 گرام، رتن جوت: 12 گرام، ست اجوائن: 10 گرام، تل کا تیل: 250 گرام، قسط تلخ اور رتن جوت کو موٹا موٹا کوٹ کر تل کے تیل میں چند منٹ پکائیں۔ جب یہ دونوں کچھ براؤن ہوجائیں تو چولہے سے اتار لیں اور کپڑے سے چھان کر ست اجوائن باریک کرکے تیل میں شامل کرلیں۔ دن میں دوبار اس تیل کے ذریعے ہلکے ہاتھ سے درد کے مقام پر مَساج کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرح کے درد کے لئے مفید ہے۔

ہاتھ پاؤں کے درد کے لئے تعویذ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ 786 بار کاغذ پر لکھ (یا لکھوا) کر تعویذ کی طرح لپیٹ کر پلاسٹک کوٹنگ کرکے ریگزین یا کپڑے وغیرہ میں سی کر بازو میں باندھ لیجئے یا گلے میں پہن لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نظرِ بد کا اثر ختم ہوجائے گا۔ جس کے ہاتھ پاؤں میں درد ہو اُس کے لئے بھی یہ تعویذ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مفید ہے۔ (بیاض پاک، ص35)

جوڑوں کے درد کے روحانی اور گھریلو علاج 1 ریڑھ کی ہڈی، گھٹنوں، جوڑوں وغیرہ جسم میں کہیں بھی درد ہو، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے یَا غَنِیُّ پڑھتے رہئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ درد جاتا رہے گا 2 روزانہ دو بُھنے ہوئے آلو (چھلکے سمیت) اور تھوڑی سی ادرک ملا کر کھا لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جوڑوں کے درد میں فائدہ ہوگا 3 موسمی کے آدھے گلاس خالص رس میں ایک چمچ مچھلی کا تیل (میڈیکل اسٹور سے مل سکتا ہے) ملا کر پہلی بار مسلسل چار دن تک روزانہ دن کے گیارہ بجے پئیں۔ اس کے بعد چار ماہ تک ہر 15 دن کے بعد مسلسل دو دن اُسی وقت میں پئیں۔ یہ علاج سردیوں میں زیادہ مناسب ہے۔ اس علاج کے دوران ٹھنڈی تاثیر والے پھل مثلاً میٹھے، موسمی، انناس اور انار وغیرہ زیادہ استعمال کیجئے 4 صبح نہار منہ گھیکوار (Aloe vera) کا حلوا کھائیے۔ (یہ بازار میں مل سکتا ہے) 5 پیاز کا رس اور رائی کا تیل ملا کر جوڑوں پر مالش کریں۔ اس سے سُست جوڑ کھل جائیں گے اور بِفَضلِہٖ تعالیٰ آپ راحت محسوس فرمائیں گے 6 اگر ڈاکٹر اجازت دے تو روزانہ ایک گولی نیورومیٹ (NEUROMET) کھانے کے بعد پانی سے استعمال کیجئے جوڑوں کے درد کیلئے مُجَرَّب ہے۔ ڈاکٹر کے مشورہ سے روزانہ ایک سے زیادہ بھی لے سکتے ہیں اور اگر درد کی شدت کم ہو تو ناغہ سے بھی لی جاسکتی ہے۔ اِس طرح کی دوائیں بلاناغہ مسلسل نہ کھائی جائیں بیچ میں کچھ دن وقفہ کرلینا چاہئے مثلاً اگر مسلسل 12 دن استعمال کرلی تو 7 یا 12 دن تک وقفہ کرلیا پھر ضرورت محسوس ہوئی تو شروع کردے۔ (گھریلو علاج، ص82) 7 میتھی دانے گڑ کے ساتھ جوش دے کر (یعنی اُبال کر جوشاندہ قہوہ بناکر) استعمال کرنے سے کمر اور جوڑوں کے درد میں آرام آتا ہے 8 گنٹھیا (یعنی جوڑوں کے درد) کے لئے میتھی کے 10 گرام تازہ پتّے پانی میں پیس کر صبح نہار منہ استعمال کیجئے۔ (میتھی کے 50 مدنی پھول، ص3)

اے ہمارے پیارے اللہ کریم! ہمیں جوڑوں کے درد سمیت تمام اَمراض سے شفا عطا فرما اور ہمیں اپنے اعضا کو تیری عبادت و فرمانبرداری میں استعمال کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہ ان کے سبز گنبد پہ بشکلِ نور لکھا ہے
دوا اچھے ہو کے جاتے ہیں جو یاں بیمار آتے ہیں

تمام علاج اپنے طبیب (Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے۔

اس مضمون کی طبی تفتیش مجلس طبی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اسحاق عطاری اور ایک ماہر حکیم جمیل احمد لقی صاحب نے فرمائی ہے۔

سردیوں کی غذائیں

اللہ تعالیٰ کی لاتعداد نعمتوں میں سے خشک میوے (Dry Fruits) بھی ہیں جو اپنی گرم تاثیر کی وجہ سے زیادہ تر سردیوں کے موسم میں کھائے جاتے ہیں۔ موسمِ سرما کی سرد راتوں میں لحاف رضائی وغیرہ اوڑھے ہوئے ڈرائی فروٹ کھانے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے درج ذیل بعض چیزیں اگرچہ مہنگی ملتی ہیں لیکن فوائد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان نعمتوں کو کچھ نہ کچھ ضرور کھایئے اور ان کے فوائد حاصل کیجئے:

بادام

1. کڑوے اور ایرانی بادام کینسر کے لئے مفید ہیں۔
2. بادام آنکھوں کی بینائی اور قوتِ حافظہ کے لئے مفید ہے۔
3. بادام کھانے سے تیزابیت اور سر کی خشکی دور ہوتی ہے۔

(بیماریوں کا علاج، ص33تا35، ماخوذ)

اخروٹ

1. اخروٹ کا بُھنا ہوا مغز سرد کھانسی کے لئے مفید ہے۔
2. اخروٹ کو چبا کر داد (یعنی جسم پر جو چھوٹے دانے ظاہر ہوتے ہیں ان) پر لگایا جائے تو دانوں کا نشان مٹ جاتا ہے۔

(کتاب مفردات، ص68)

پستہ

1. پستہ دل و دماغ کو قوت دیتا، بدن کو موٹا کرتا، گردے کی کمزوری دور کرتا اور حافظہ کو مضبوط کرتا ہے۔
2. پستہ کھانا کھانسی کے لئے مفید ہے۔

(کتاب المفردات، ص156، بیماریوں کا علاج، ص36)

چلغوزے

1. چلغوزہ بلغم دُور کرتا اور بھوک بڑھاتا ہے۔
2. بھنے ہوئے چلغوزے کا شیرہ بنا کر تھوڑا سا شہد شامل کر کے چاٹنا بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے۔ (کتاب مفردات ص211)

مونگ پھلی

1. مونگ پھلی میں موجود وٹامنز ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط بناتے ہیں۔
2. مونگ پھلی دُبلے پتلے اور کمزور افراد کے لئے مفید ہے۔

احتیاط: حاملہ خواتین اور خارش کے مریض مونگ پھلی استعمال نہ کریں۔

انجیر

1. انجیر جوڑوں کے درد، بواسیر، کھانسی اور دمے کیلئے مفید ہے۔
2. انجیر چہرے کا رنگ نکھارتا اور پیاس بجھاتا ہے۔

(گھریلو علاج ص111، 112، ماخوذ)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

آپ کے تأثرات

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

① مولانا محمد حبیبُ اللہ سیالوی صاحب (امیر ادارہ صراطِ مستقیم، ضلع سردار آباد (فیصل آباد)): اللہ پاک کے فضل سے ہر ماہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کی طرف سے میرے پاس آرہا ہے، میں چونکہ خود امام و خطیب ہوں اس لئے اسلامی ماہ کے اعتبار سے مضامین کی تقسیم اور ان پر تحریر مواد تعریف طلب ہے۔ یہ چونکہ عوامی ماہنامہ ہے اس لئے اگر ہر گھر میں جانا شروع ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ ہر طرف مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

② مولانا محمد احسن سیالوی صاحب (مدرس جامعہ نعیمیہ قمر الاسلام، پیر محل ضلع ٹوبہ دارالسلام پنجاب): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا قاری ہوں۔ یہ ماہنامہ دعوتِ اسلامی کی احسن ترین کاوشوں میں سے ایک ہے۔ جس میں ہر فرد کے لئے علیحدہ علیحدہ قابلِ داد مواد مُختَص کیا گیا ہے، جس کے ذریعے گھر گھر دینِ مصطفےٰ عام ہو رہا ہے۔ اللہ پاک اس شمارے کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمین

③ قاری محمد ارشد قادری رضوی صاحب (مدرس شعبہ حفظ مدرسہ جامعہ غوثیہ، مظہر اسلام سمندری ضلع سردار آباد فیصل آباد): میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا اس میں سے بہت کچھ حاصل ہوا، تجارت کے مسائل کا پتہ چلا اور اسلامی بہنوں کے پردے کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں، طِبّی حوالے سے بھی مفید معلومات حاصل ہوئیں۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے ہر شعبے کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمین

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

④ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ہر ماہ پابندی سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھتا ہوں۔ اس کی بَرَکت سے میری زندگی میں انقلاب آگیا، مدنی قافلے کی سعادت حاصل ہوئی اور رات کے وقت ہونے والے درسِ نظامی کورس میں داخلہ لینے کی نیّت کرلی ہے۔

⑤ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نعمت "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی ہے۔ جس کے مطالعے سے اس کی مختلف نعمتوں کی پہچان حاصل ہوتی ہے اور ان کی قدر، شکر کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین (محمد مدیر، میر پور خاص، باب الاسلام سندھ)

مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے تأثرات

⑥ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں تصویریں بہت اچھی لگی ہوئی تھیں خصوصاً "مدنی منّوں کی کاوشیں" والی تصویریں۔ (رمین انور، عمر تقریباً 4 سال، ملیر، باب المدینہ کراچی) ⑦ مجھے پھل اور سبزیوں والا سلسلہ اچّھا لگتا ہے، ہر بار اسے پڑھتا ہوں اور امّی سے وہ سبزیاں پکانے کے لئے بھی کہتا ہوں۔ (عبید بجارانی، بلوچستان)

اسلامی بہنوں کے تأثرات

⑧ واہ کیا بات ہے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، اندازِ تحریر بہترین، موضوعات مدینہ مدینہ۔ خواص ہوں یا عوام، بچّہ ہو یا جوان الغرض ہر ایک کے یہاں ماہنامہ مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ (بنتِ اکبر عطاریہ، لیاری باب المدینہ کراچی) ⑨ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر ماہ پڑھنے کی سعادت مل رہی ہے، ہر ماہ نئے نئے موضوعات بہترین مواد کے ساتھ پڑھنے کو ملتے ہیں۔ اللہ پاک اس ماہنامہ کو مزید ترقّی و عروج عطا فرمائے۔ اٰمین

(بنتِ الفضل، باب الاسلام سندھ)

آپ کے سوالات کے جوابات

فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ اگر کسی نے چار رکعت والی فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملالی تو کیا حکم ہے؟ اور کیا سورت ملانے کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم ہوگا؟ سائل: حسین میرن (قاری، بنامہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے میں فقہا کا اختلاف ہے بعض فقہا کے نزدیک مستحب ہے جبکہ بعض مکروہِ تنزیہی قرار دیتے ہیں۔ سیّدی اعلیٰ حضرت علیہ الرَّحمہ نے اس اختلاف کی فتاویٰ رضویہ، جلد 8، صفحہ 195 پر اس طرح تطبیق ارشاد فرمائی ہے کہ جہاں فرض کی تیسری چوتھی رکعت میں سورت کا ملانا مکروہ بتایا گیا ہے وہاں امام کا فاتحہ کے بعد اضافہ کرنا مراد ہے اور جہاں مستحب اور نفل ہونے کا قول کیا گیا وہاں مراد منفرد کا اضافہ کرنا ہے۔

لہٰذا اس تطبیق کی روشنی میں منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورتِ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے میں کوئی حرج و مضائقہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔ البتہ امام کے لئے فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت ملانا مکروہِ تنزیہی ہے۔ اور اگر سورت ملانے سے مقتدیوں کو اذیت ہو تو مکروہِ تحریمی یعنی قریب بحرام ہے۔

اور جہاں تک سجدۂ سہو کا تعلق ہے تو سجدۂ سہو واجباتِ نماز میں سے کسی واجب کو بھولے سے چھوڑنے کے سبب واجب ہوتا ہے، اور فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملانے سے نماز کا کوئی واجب ترک نہیں ہوتا، لہٰذا، امام یا منفرد نے قصداً سورت ملائی ہو یا بلاقصد، بہر صورت کسی پر بھی سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

نمازِ جنازہ کے وضو سے دیگر نمازیں پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ نمازِ جنازہ کے وضو سے دیگر نمازیں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ عوام میں مشہور ہے کہ جنازہ کے وُضو سے دیگر نماز نہیں پڑھ سکتے کیا یہ درست ہے؟

سائلہ: اسلامی بہن (سرور آباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نمازِ جنازہ کے وُضو سے بلاشبہ دیگر تمام نمازیں فرض، واجب اور نفل و سنت پڑھ سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ نمازِ جنازہ کے وضو سے دیگر نمازیں نہیں پڑھ سکتے، یہ بات محض غلط و باطل اور بے اصل ہے۔

امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "یہ مسئلہ کہ جُہّال میں مشہور ہے کہ وضوئے جنازہ سے اور نماز نہیں پڑھ سکتے محض غلط و باطل و بے اصل ہے۔ مسئلہ صرف اس قدر ہے کہ اگر نمازِ جنازہ قائم ہوئی اور بعض اشخاص آئے تندرست ہیں پانی موجود ہے مگر وضو کریں تو نماز ہوچکے گی اور نمازِ جنازہ کی قضا نہیں، نہ ایک میّت پر دو نمازیں، اس مجبوری میں انہیں اجازت ہے کہ تیمم کرکے نماز میں شریک ہوجائیں اس تیمم سے اور نمازیں نہیں پڑھ سکتے نہ مسِ مصحف وغیرہ امور موقوفہ علی الطھارۃ (یعنی وہ امور جن کے لئے طہارت ضروری ہے) بجالاسکتے ہیں کہ یہ تیمم بحالت صحت و وجودِ ماء ایک خاص عذر کیلئے کیا گیا تھا جو اس نمازِ جنازہ تک محدود تھا تو دیگر صلوٰت و افعال کے لئے وہ تیمم محض بے عذر و بے اثر رہے گا حکم یہ تھا کہ عوام نے اسے کشاں کشاں کہاں تک پہنچایا۔" (فتاویٰ رضویہ، 3/305)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا وِصالِ پُرملال 25 صفر المظفّر 1340ھ کو ہوا۔ رواں سال 1440ھ میں آپ کے وصال کو 100 سال پورے ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا بھر کے عاشقانِ رضا نے 100 سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت دھوم دھام سے منایا۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت بھی 100 سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت بڑی شان و شوکت سے منایا گیا جس کی کچھ جھلکیاں یہ ہیں: **فاتحہ خوانی** شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 25 صفر المظفّر 1440ھ کو اپنے گھر (بیت بتیق) کے جنّت ہال میں اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ایصالِ ثواب کے سلسلے میں فاتحہ خوانی کی اور دعا فرمائی جس میں کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی، اختتام پر لنگرِ رضویہ کا سلسلہ بھی ہوا۔ **مدنی مذاکرہ** ◉ صفر المظفّر کی 25 ویں رات عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں مدنی مذاکرے سے قبل جلوسِ رضویہ کا سلسلہ ہوا جس میں عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے باادب انداز میں شرکت فرمائی بعد ازاں مدنی مذاکرے میں مدنی پھول عطا فرمائے جن میں سے چند درج ذیل ہیں: ◉ اللہ کی رحمت سے جب سے اعلیٰ حضرت کا تذکرہ سنا، ان کی مَحبّت کا بیج دل میں جڑ پکڑ کر تناور درخت بن گیا، تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ آج ایک دنیا اس درخت کا پھل کھا رہی ہے۔ ◉ عالم و مفتی تو بہت ہوتے ہیں لیکن میرے اعلیٰ حضرت جیسا کوئی ہو تو بتائیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ پچھلے دو چار سو سال میں اعلیٰ حضرت جیسا کوئی پیدا ہوا ہو۔ ◉ دعوتِ اسلامی والوں کو سیّدوں کے ادب کا جو شعور ملا وہ فیضانِ رضا ہے۔ ◉ اللہ کریم نے دنیا میں ہمیں اعلیٰ حضرت کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمایا، آخرت میں بھی ہمیں محروم نہ فرمائے۔ یاد رہے! عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے اس مدنی مذاکرے میں 7000 سے زائد اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ **مدنی چینل کی خصوصی نشریات** فیضانِ اعلیٰ حضرت: مدنی چینل کی جانب سے یکم تا 23 صفر المظفّر 1440ھ براہِ راست سلسلہ (Live Programme) "فیضانِ اعلیٰ حضرت" پیش کیا گیا جس میں مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے سیرتِ اعلیٰ حضرت کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔ اس سلسلے (Program) میں مدرسۃ المدینہ کے حفّاظِ کرام کے درمیان مدنی مقابلہ "ذوقِ قراٰن" اور دعوتِ اسلامی کی مختلف مجالس کے درمیان مدنی مقابلہ "ذوقِ نعت" بھی ہوا۔ مدنی مقابلے ذوقِ نعت کا فائنل 23 صفر المظفّر 1440ھ کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی کے وسیع و عریض صحن میں ہوا جس میں مجلسِ خصوصی اسلامی بھائی کامیاب رہی۔ **فیضانِ امامِ اہلِ سنّت کی اشاعت** اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے 100

سالہ عرس کے موقع پر دعوتِ اسلامی کی مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی جانب سے امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی حیاتِ مبارکہ کے کثیر پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہوا تقریباً 57 مضامین اور 252 صفحات پر مشتمل ایک خصوصی شمارہ بنام "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت" پاک و ہند میں بیک وقت کم و بیش 7100 کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ سیرتِ اعلیٰ حضرت کے مختلف گوشوں پر مشتمل اس خصوصی شمارے کی اِشاعت پر اراکینِ شوریٰ، ملک و بیرونِ ملک سے عُلَما و مفتیانِ کرام اور دیگر ذِمّہ داران کی جانب سے مبارک باد کے پیغامات موصول ہوئے جنہوں نے مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے لئے اپنی نیک دعاؤں کا اظہار کیا۔ یہ خصوصی شمارہ مزارِ اعلیٰ حضرت بریلی شریف ہند میں ہونے والی عرسِ رضوی کی مرکزی تقریب میں ◉ حضرت مولانا سبحان رضا خان سبحانی میاں صاحب (سجادہ نشین درگاہِ اعلیٰ حضرت بریلی شریف) ◉ حضرت مولانا پروفیسر سیّد امین میاں برکاتی صاحب (سجادہ نشین خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف و بانی البرکات علی گڑھ) ◉ حضرت مولانا منّان رضا خان منّانی میاں صاحب (برادرِ تاج الشریعہ بریلی شریف، بانی و سرپرست جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف) ◉ حضرت مولانا مفتی محمد عسجد رضا خان قادری رضوی صاحب (جانشین و شہزادۂ تاج الشریعہ و سرپرستِ اعلیٰ جامعۃ الرضا بریلی شریف) سمیت کثیر عُلَمائے کرام، سجادہ نشین اور شخصیات کو پیش کیا گیا جس پر انہوں نے مسرت کا اظہار کیا۔ ملک بھر کی مساجد میں 25 صفر المظفّر کو 100 سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت کی مناسبت سے محافل ہوئیں جبکہ موصول ہونے والی کارکردگی کے مطابق بڑی سطح پر 775 مقامات پر اجتماعاتِ ذکر و نعت ہوئے جن میں کم و بیش ایک لاکھ 17 ہزار 990 سے زائد عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ وطنِ عزیز پاکستان کی طرح بیرونِ ممالک میں بھی عاشقانِ رضا نے 100 سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت کے سلسلے میں محافل سجا کر اعلیٰ حضرت سے اپنی عقیدت و محبّت کا اظہار کیا۔ مجلس بیرونِ ممالک کی جانب سے موصول ہونے والی کارکردگی کے مطابق عرب شریف، ہند، نیپال، بنگلہ دیش، بحرین، بیلجیئم، فرانس، اٹلی، اسپین، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، آسٹریا، گریس، ہالینڈ، ساؤتھ افریقہ، موزمبیق، ماریشیس، یوکے، اسکاٹ لینڈ، ہانگ کانگ، تھائی لینڈ، سری لنکا، جاپان، امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا، عمان، عرب امارات، ترکی، زامبیا، کینیا، تنزانیہ، ملاوی، قطر، کویت، ساؤتھ کوریا، ملائیشیا، سوڈان اور نیوزی لینڈ میں اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مجلسِ جامعۃ المدینہ کے تحت 24 صفر المظفّر 1440ھ بروز جمعہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی کے وسیع و عریض صحن میں ایک عظیم الشّان اجتماع منعقد کیا گیا جس میں مقابلۂ حسنِ قراءت، حفظِ قراٰن، حسنِ بیان، ذہنی آزمائش، حسنِ نعت، علمی مُباحثہ، اساتذۂ کرام کے بیانات، سامعین سے سوالات، عَرَبی سلسلہ، رضوی کمپیوٹر اور تعارفِ رسائلِ رضویہ کے مختلف مرحلے (Segment) ہوئے۔ اس اجتماع میں بھی عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے 100 سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت کے موقع پر عاشقانِ اعلیٰ حضرت کے لئے اپنی مطبوعات پر 20% ڈسکاؤنٹ رکھا۔ یہ رعایتی پیشکش تین دن تک پاکستان بھر میں مکتبۃ المدینہ کی تمام شاخوں پر جاری رہی جس سے عُلَمائے کرام، طَلَبۂ کرام اور دیگر اسلامی بھائیوں نے فائدہ اٹھایا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال 25 صفر المظفّر (پاکستان کے وقت کے مطابق) دوپہر 2 بج کر 8 منٹ پر ہوا تھا۔ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں اعلیٰ حضرت کے عین وقتِ وصال پر فاتحہ خوانی کا سلسلہ ہوا، نگرانِ شوریٰ حضرت مولانا محمد عمران عطّاری مَدَّظِلُّہُ العَالِی نے دعا کروائی اور مدنی پھول ارشاد فرمائے۔

دعوتِ اسلامی

تیری دھوم مچی ہے

✳ مجلس مدنی انعامات کے تحت محرم الحرام اور صفر المظفر 1440ھ میں پاکستان بھر میں کم و بیش 1716 مقامات پر سنّتوں بھرے اجتماعات منعقد ہوئے جن میں تقریباً 45 ہزار 609 عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ ✳ محرم الحرام اور صفر المظفر 1440ھ میں پاکستان میں کم و بیش 2044 مقامات پر یوم قفلِ مدینہ منایا گیا جن میں تقریباً 50274 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ ✳ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ صفر المظفر 1440ھ میں مدنی انعامات کے کم و بیش 79 ہزار 582 رسائل موصول ہوئے۔ نگرانِ مجلسِ مدنی نعمات پاکستان نے تجینس کالونی باب المدینہ کراچی میں جامع مسجد فیضانِ برکت کا افتتاح فرمایا۔ دعوتِ اسلامی کی مجلس مزاراتِ اولیاء کے تحت ✳ حضرت سیّدنا داتا گنج بخش سیّد علی ہجویری علیہ رحمۃ اللہ القوی (مرکز الاولیاء لاہور) ✳ حضرت سیّدنا شاہ عبدالطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (بھٹ شاہ، باب الاسلام سندھ) ✳ حضرت پیر پٹھان خواجہ محمد سلیمان تونسوی علیہ رحمۃ اللہ القوی (تونسہ شریف، ڈیرہ غازیخان پنجاب) ✳ شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی (گھوسی، ضلع مئو یوپی ہند) ✳ حضرت بابا بُلّھے شاہ سیّد عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (قصور، پنجاب) ✳ قائدِ اہلِ سنّت علّامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جمشید پور، بہار، ہند) ✳ حضرت سیّدنا شیخ صالح سوالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی (لوتھل، بلوچستان) ✳ حضرت خواجہ ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی (گوجرانوالہ، پنجاب) ✳ حضرت علّامہ محمد صدیق قادری نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی (قلات) ✳ حضرت خواجہ صوفی کرامت حسین نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (گوجرانوالہ) ✳ حضرت شاہ کمال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (اقبال ٹاؤن، مرکز الاولیاء لاہور) ✳ حضرت شاہ جمال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (نزد اچھرہ اسٹاپ مرکز الاولیاء لاہور) ✳ حضرت جھاری پیر (حسن آباد، پنجاب) ✳ حضرت بیری پیر (اقبال ٹاؤن، مرکز الاولیاء لاہور) ✳ حضرت میراں حسین زنجانی (مرکز الاولیاء لاہور) ✳ بابا نیک مرد سرکار علیہ رحمۃ اللہ الغفار (کنگن پور، ضلع قصور) ✳ پیر سخی حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ (چھانگا مانگا، صوبہ) ✳ بابا شاہ سوار (کنگن پور، ضلع قصور) ✳ حضرت شیخ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (مرکز الاولیاء لاہور) ✳ حضرت شاہ کمال چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی (قصور، پنجاب) ✳ حضرت سخی سرکار فیض عالم (گلبرگ، مرکز الاولیاء لاہور) کے اعراسِ مبارک پر مزار شریف پر قرآن خوانی، نیکی کی دعوت، مدنی حلقوں، مدنی دوروں، چوک درس، انفرادی کوشش اور مدنی قافلوں کی آمد کا سلسلہ رہا۔ کئی مقامات پر کتب و رسائل تحفے میں پیش کئے گئے جبکہ چند شخصیات اور سجادہ نشینوں سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ مجلسِ ڈاکٹرز اور شعبۂ تعلیم کے تحت میرپور خاص باب الاسلام سندھ میں عظیم الشّان اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ محمد اطہر عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں کے تحت ماہِ اکتوبر 2018ء میں 109 محارم اجتماعات منعقد ہوئے جن میں کم و بیش 2044 محارمِ اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوششوں سے 581 محارمِ اسلامی بھائیوں نے 3 دن، 15 اسلامی بھائیوں نے 12 دن اور 8 اسلامی بھائیوں نے ایک ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔ دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی کورسز کے تحت

نماز کا درست طریقہ سکھانے کے لئے ہر عیسوی ماہ کی یکم، 11 اور 21 تاریخ کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی سمیت مختلف مقامات پر "7 دن کا فیضانِ نماز کورس" کروایا جاتا ہے۔ پچھلے دنوں یہ مدنی کورس مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ڈیرہ مراد جمالی (بلوچستان) میں کروایا گیا جس میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی سعادت حاصل کی اور عمامہ و داڑھی شریف سجانے، ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے اور صدائے مدینہ لگانے سمیت کئی اچھی اچھی نیتیں کیں۔ ❊ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبتِ بابرکت سے فیض حاصل کرنے اور مدنی مذاکروں میں شرکت کے لئے 09، 10، 11 نومبر 2018ء کو مرکزُ الاولیاء لاہور سے کثیر تاجر اسلامی بھائی بذریعہ میعادی طیارہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی حاضر ہوئے جہاں ان تاجر اسلامی بھائیوں نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا۔ ❊ مجلس تاجران کے تحت اکتوبر 2018ء میں ہونے والے مدنی کاموں میں سے چند کی نمایاں کارکردگی: ❊ تاجر اجتماعات اور مدنی حلقے 961 ❊ شرکا 9501 ❊ مدرسۃ المدینہ بالغان 7647 ❊ پڑھنے والوں کی تعداد 68ہزار 49 ❊ مدنی درس 752 ❊ چوک درس 1857 ❊ مدنی دورے 565 ❊ شرکا 2407 ❊ مدنی قافلے 167 ❊ شرکا 1291 ❊ 2943 تاجران نے 10904 رسائل تقسیم کئے۔ ❊ گزشتہ دنوں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن میں عظیم الشان اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں کئی مقامات سے گوشت کا کام کرنے والے، مویشی منڈی سے وابستہ اور چمڑے کا کام کرنے والے 300 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا ❊ 29 اکتوبر 2018ء کو شاد باغ مرکزُ الاولیاء لاہور میں سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں تاجران نے بھی شرکت کی۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں گزشتہ ماہ دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء و دیگر ذمّہ داران نے 1530 علما و مشائخ اور ائمہ و خطبا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: **پاکستان** ۞ مصنّفِ کُتُبِ کثیرہ حضرت علّامہ مولانا مفتی عبدالرزاق بھترالوی صاحب (اسلام آباد) ۞ حضرت مولانا پیر سید حسین الدین شاہ صاحب (سرپرستِ اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی) ۞ شیخ الحدیث مفتی محمد مرتضیٰ عطائی صاحب (شیخ الحدیث دار العلوم امینیہ رضویہ سردار آباد فیصل آباد) ۞ مفتی محمد شفیق احمد مجددی صاحب (مہتمم جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ سانگلہ ہل) ۞ مولانا محمد فہیم قادری صاحب (مدرس جامعہ مظہر الاسلام گلستان محدث اعظم) ۞ مولانا محمد اسحاق آلوی صاحب (مہتمم جامعہ غوثیہ مجددیہ رکن الاسلام سردار آباد فیصل آباد) ۞ مولانا محمد کاشف اقبال مدنی صاحب (مہتمم جامعہ محمدیہ سردار آباد فیصل آباد) ۞ مولانا محمد طاہر رضا نوری صاحب (پرنسپل مرکزی دار العلوم غوثیہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ) ۞ سید محمد اسد اللہ اسد شاہ قادری صاحب (ناظمِ اعلیٰ جامعہ مدینۃ العلم دین آباد شریف خانپور) ۞ مولانا مفتی مختار احمد درانی صاحب (مہتمم و مدرس جامعہ اسلامیہ سراج العلوم خانپور ضلع رحیم یار خان) ۞ صدر رابطہ رکین مفتی احمد یار خان شرفی صاحب (شیخ الحدیث جامعہ اشرف المدارس اوکاڑہ) ۞ مفتی علی عمران فریدی صاحب (مدرس تخصص فی الفقہ جامعہ فریدیہ ساہیوال) ۞ مفتی غلام رسول فیضی صاحب (مہتمم جامعہ مفتاح العلوم ڈیرہ غازی خان) ۞ مولانا پیر سید صادق رسول شاہ صاحب (مہتمم جامعہ فریدیہ صادقیہ کوٹ مٹھن شریف) ۞ مفتی طاہر اقبال جلالی صاحب (ناظمِ اعلیٰ جامعہ

جالیہ مصوبیہ منظر الاسلام جلاپور بھٹیاں حافظ آباد) ٭ مولانا رضاء المصطفیٰ قادری صاحب (مہتمم جامعہ غوثیہ قادریہ جلاپور بھٹیاں حافظ آباد) ٭ مولانا غلام مصطفیٰ سلطانی صاحب (مہتمم جامعہ منظور الاسلام حافظ آباد) ٭ مولانا مفتی نذیر احمد قریشی صاحب (مہتمم جامعہ سیفیہ رحمت آباد ایبٹ آباد) ٭ مولانا حبیب اللہ چشتی صاحب (خطیب جامع مسجد پٹرانگ باچا رسول) ٭ مولانا مفتی نعمت اللہ صاحب (صدر دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ زم زم نگر حیدرآباد) ٭ مولانا مفتی عبدالعلیم چنا صاحب (مہتمم مدرسہ فخر الاسلام سیہون شریف) ٭ مولانا مسعود احمد قادری صاحب (مہتمم مدرسہ زین العابدین شکارپور) ٭ مولانا پیر مفتی ہادی بخش نقشبندی صاحب (حب چوکی بلوچستان) ٭ مولانا صدام حسین قادری صاحب (مہتمم مدرسہ فیض العلوم لوسٹہ محمد، بلوچستان) ٭ مولانا مشتاق احمد صدیقی صاحب (مہتمم دارالعلوم صدیقیہ غوثیہ ضلع منڈی بہاؤالدین) ٭ مولانا محمد بشیر قادری صاحب (خطیب جامع مسجد رضویہ رتو ضلع استور گلگت بلتستان)

ہند: ٭ حضرت مولانا سبحان رضا خان سبحانی میاں صاحب (سجادہ نشین درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف) ٭ حضرت مولانا پروفیسر سید امین میاں برکاتی صاحب (سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف و ولی البرکات علی گڑھ) ٭ حضرت مولانا منان رضا خان منانی میاں صاحب (برادر تاج الشریعہ بریلی شریف، بانی و سرپرست جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف) ٭ حضرت مولانا مفتی محمد عسجد رضا خان قادری رضوی صاحب (جانشین و شہزادۂ تاج الشریعہ و سرپرست اعلیٰ جامعۃ الرضا بریلی شریف) ٭ مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب (بانی و سرپرست جامعہ قادریہ اترپردیش یوپی) ٭ مولانا مفتی خلیل احمد صاحب (شیخ جامعہ، جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن ہند)

دیگر ممالک: ٭ حضرت مولانا سید ارشاد بخاری صاحب (خلیفۂ تاج الشریعہ بنگلہ دیش) ٭ مولانا مفاذ نوری صاحب (مدرس عروسیہ القادریہ اعربک کالج کولمبو سری لنکا) ٭ قاری منیر نقشبندی صاحب (ناظم مرکز اسٹیو سٹکارٹ جرمنی)

علما و شخصیات کی مدنی مراکز آمد ٭ مفتی منیب الرحمٰن صاحب (چیئرمین رویت ہلال کمیٹی پاکستان) نے فیضانِ مدینہ اسلام آباد G-11 ٭ مولانا محمد یاسر رضوی صاحب (امام و خطیب جامع مسجد مدنی، مہتمم جامعہ مدنی رضویہ کھرڑیانوالہ) اور سید محمد علی اظہر شاہ قادری صاحب (امام و خطیب مرکزی جامع مسجد خضری کھرڑیانوالہ) نے فیضانِ مدینہ کھرڑیانوالہ ضلع سردارآباد فیصل آباد ٭ صاحبزادہ پیر حامد سرفراز رضوی صاحب (مہتمم جامعہ غوثیہ رشد الایمان، ڈجکوٹ) نے فیضانِ مدینہ شہر نوری سمندری ضلع سردارآباد فیصل آباد ٭ مولانا عبدالباسط مصطفائی صاحب (ادارۃ المصطفےٰ سردار آباد فیصل آباد) نے فیضانِ مدینہ سانگلہ ہل ٭ صاحبزادہ پیر فیض العلیم اشرفی صاحب (ناظم مدرسہ فیض الاسلام پاکپتن شریف) نے فیضانِ مدینہ پاکپتن ٭ مفتی عرفان الحق نقشبندی صاحب (مہتمم جامعہ حنفیہ رضویہ ڈیرہ غازی خان)، مولانا محمد زبیر قادری صاحب (ناظم و صدر مدرس جامعہ رضاء العلوم ڈیرہ غازی خان) اور مولانا آفاق چشتی صاحب (مدرس جامعہ گلزار مدینہ ڈیرہ غازی خان) نے فیضانِ مدینہ ڈیرہ غازی خان اور مفتی کاشف سعیدی صاحب (مہتمم جامعہ اسلامیہ نبویہ بہاولپور) نے فیضانِ مدینہ بہاولپور ٭ صاحبزادہ محمد اسحٰق قادری صاحب (مہتمم مدرسہ تاجدار مدینہ وہاڑی) نے فیضانِ مدینہ وہاڑی ٭ مولانا محمد کوثر نقشبندی صاحب (امام و خطیب جامع مسجد حیدریہ راچڈیل یوکے) نے فیضانِ مدینہ و مدرسۃ المدینہ مانچسٹر یوکے ٭ مفتی محمد شعبان قادری صاحب (مہتمم جامعہ نصرت الاسلام گوجرانوالہ)، مولانا فہیم مصطفائی صاحب (مدرس جامعہ ادارۃ المصطفےٰ گوجرانوالہ) اور مولانا خلیل الرحمٰن صاحب (مدرس جامعہ شیخ الحدیث گوجرانوالہ) نے فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ ٭ پیر سید مظفر حسین شاہ صاحب (خطیب جامع مسجد حبیبیہ دھوراجی (مدنی) کالونی) اور مولانا فاروق خان سعیدی صاحب (مدینۃ الاولیاء ملتان) نے فیضانِ مدینہ و مدرسۃ المدینہ آن لائن زم زم نگر حیدرآباد کا وزٹ فرمایا۔

ہفتہ وار اجتماع میں شرکت گزشتہ ماہ سنّی مدارس و جامعات سے تقریباً 2000 سے زائد طلبۂ کرام نے ہفتہ وار اجتماع اور مدنی مذاکروں میں شرکت کی۔

شخصیات سے ملاقاتیں مجلس رابطہ کے ذمہ داران نے گزشتہ دنوں کئی شخصیات سے ملاقاتیں کیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: ٭ سید سعید الحسن شاہ (صوبائی وزیر مذہبی امور و اوقاف، مرکز الاولیاء لاہور) ٭ تیمور حیات بھٹی (صوبائی وزیر اسپورٹس و یوتھ افیئرز، مرکز الاولیاء لاہور) ٭ محمد خان بھٹی (سیکریٹری پنجاب اسمبلی، مرکز الاولیاء لاہور) ٭ احمد خان نیازی (معاون وزیر اعظم میانوالی) ٭ سید رفاقت حسین گیلانی (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ پنجاب، مرکز الاولیاء لاہور) ٭ قاضی فاروق سلطان (D.S.P جھنگ صدر) ٭ چوہدری افتخار حسین گوندل (M.PA ساہیوال) ٭ عارف نواز (سابق I G پنجاب، مرکز الاولیاء لاہور) ٭ سردار علی اصغر (M.P A ساہیوال) ٭ سجاد منج (D.I G آپریشن پنجاب، مرکز الاولیاء لاہور) ٭ محمد طاہر (سابق I.G پنجاب، مرکز الاولیاء لاہور) ٭ طارق مسعود یٰسین (ایڈیشنل I.G، مرکز الاولیاء لاہور) ٭ ملک پرویز

(M.N.A مرکز الاولیاء لاہور) ٭ آصف امین (S.P کینٹ مرکز الاولیاء لاہور) ٭ عنصر مجید خان نیازی (صوبائی وزیر برائے ہیومن ریسورس اینڈ ڈویلپمنٹ گلزارِ طیبہ سرگودھا) ٭ عمران محمود (D.I.G آپریشن پنجاب مرکز الاولیاء لاہور) ٭ چوہدری شہباز (M.P.A مرکز الاولیاء لاہور) ٭ محمد حسن رضا خان (D.P.O گلزار طیبہ سرگودھا) ٭ چوہدری خالد بشیر چیمہ (S.P گلزارِ طیبہ سرگودھا) ٭ مہر محمد اسلم بھروانہ (صوبائی وزیر کو آپریٹو، مرکز الاولیاء لاہور) ٭ چوہدری نقیب سلطان چیمہ (M.P.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ٭ راؤ امتیاز احمد (ڈپٹی کمشنر لودھراں) ٭ ڈاکٹر افضل خان (M.N.A بھکر) ٭ چوہدری یاسر ظفر سندھو (M.P.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ٭ چوہدری خالد مسعود رانجھا (ڈسٹرکٹ چیئرمین ڈویلپمنٹ کمیٹی گلزارِ طیبہ سرگودھا) ٭ رانا طاہر عبد الرحمٰن خان (S.S.P، V.I.P سیکورٹی مرکز الاولیاء لاہور) ٭ چوہدری افتخار احمد گوندل (M.P.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ٭ فیصل حیات سیال (مشیر وزیرِ اعلیٰ پنجاب، مرکز الاولیاء لاہور) ٭ سردار خالد محمود وارن (M.P.A احمد پور شرقیہ بہاولپور) ٭ چوہدری طاہر محمود گجر (D.S.P C.I.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ٭ رانا منور غوث خان (M.P.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ٭ چوہدری احسان الحق باجوہ (M.P.A بہاولپور) ٭ محمد بشارت رندھاوا (M.P.A چوک اعظم) ٭ رانا محمد شہباز خان (M.P.A مرکز الاولیاء لاہور) ٭ محمد شاہد (اسسٹنٹ کمشنر لیہ) ٭ محمود حسن خان (کمشنر گلزارِ طیبہ سرگودھا ڈویژن) ٭ سید خرم علی شاہ (R.P.O گلزارِ طیبہ سرگودھا) ٭ چوہدری خدم محمود ڈوگر (R.P.O سردار آباد فیصل آباد) ٭ محمد انور (D.P.O چنیوٹ) ٭ سید امان انور (ڈپٹی کمشنر چنیوٹ) ٭ محمد عبادت نثار (D.P.O خوشاب) ٭ کیپٹن ریٹائرڈ ارشد منظور بزدار (ڈپٹی کمشنر خوشاب) ٭ محمد ممتاز احمد (D.P.O میانوالی) ٭ محمد بابر خان (ڈپٹی کمشنر لیہ) ٭ مجید امجد خان نیازی (M.N.A میانوالی) ٭ لیاقت علی خان (M.P.A گلزارِ طیبہ سرگودھا)۔ **اجتماعِ ذکر و نعت** دعوتِ اسلامی کے تحت پورے پنجاب کے ایک مقامی ہوٹل میں عظیم الشان اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس اجتماع میں ایڈووکیٹ سپریم کورٹ چوہدری محمود اختر گھمن اور خالد محمود ڈوگر (M.P.A) سمیت کئی اہم سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ **فاتحہ خوانی** ٭ سابق ایم این اے ملک شاکر بشیر اعوان (گلزارِ طیبہ سرگودھا) کی چچی کے انتقال پر دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران نے موصوف سے ملاقات کرتے ہوئے تعزیت اور فاتحہ خوانی کی۔ اس موقع پر ایم این اے مہر غلام محمد لالی، ایم پی اے ڈاکٹر لیاقت علی خان اور ایم پی اے چوہدری فیصل فاروق چیمہ بھی موجود تھے۔ **مجلسِ تاجران کے ذمہ داران کی تاجران سے ملاقاتیں** دعوتِ اسلامی کی مجلسِ تاجران کے ذمہ داران نے کئی تاجر حضرات سے ملاقاتیں کیں چند کے نام یہ ہیں: ٭ مظفر وڑائچ (آئرروزی فوڈ انڈسٹری بلوچ ہوٹل عزیز آباد، باب المدینہ کراچی) ٭ شیخ عبد الماجد (شیخ چپل اسٹور ضیاء کوٹ سیالکوٹ) ٭ تصور حسین (سکائی فین انڈسٹری گجرات) ٭ حاجی خالد محمود (ایور گرین انڈسٹری گجرات) ٭ محمد الطاف جٹ (پرنس مارکی گجرات) ٭ شیخ محمد عادل (حافظ شوز لالہ موسیٰ) ٭ شیخ محمد ندیم (مدینہ سوٹ مرکز دین گکھڑ) ٭ محمد شکیل (بھائی بھائی گارمنٹس مین بازار جہلم) ٭ حافظ عبد المجید (مرحبا گارمنٹس کٹن روڈ احمد پور شرقیہ) جبکہ باب المدینہ کراچی کی بابر مارکیٹ اور صرافہ بازار میں گولڈ کے تاجروں سے بھی ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔ دورانِ ملاقات ان تاجران کو ٹیلی تھون، ہفتہ وار مدنی مذاکرے اور باب المدینہ کراچی میں مجلسِ تاجران کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیع الآخر 1440ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "بنت محمد اقبال (باب المدینہ کراچی)، امّ حارثہ عطاریہ (زم زم نگر حیدر آباد)، بنت مختار (گجرات)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے۔ [illegible] (1) حضرت سیّدنا امام ابو الحسن علی بن یوسف شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی، (2) نمرود کے شہر پر۔ [illegible] (1) محمد راشد عطاری (چانیوال) (2) محمد حسنین (فیصل آباد) (3) محمد تمیم (مرکز الاولیاء لاہور) (4) غلام عباس (کوئٹہ) (5) کبیر کندی عطاری (میانوالی) (6) حافظ حسان احمد (منڈی بہاؤ الدین) (7) فرّوز احمد عباسی (نواب شاہ) (8) محمد امانت (وولیکیٹ) (9) عبد الرؤف (رحیم یار خان) (10) محمد یٰسین (قصور) (11) امّ فیضان عطاریہ (باب المدینہ کراچی) (12) بنت ہارون (ملتان)۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

8 اور 11 صفر المظفر 1440ھ کو یوکے کے شہروں نیلسن(Nelson)، اولڈہم (Oldham)، راچڈیل(Rochdale)، بری(Bury)، بولٹن (Bolton) مانچسٹر(Manchester)، بلیک برن (Blackburn)، ایکرنگٹن (Accrington)، سلاؤ(Slough)، برن لی (Burnley)، لندن(London)، ڈربی (Derby)، پیٹربورو(Peterborough)، بریڈفورڈ (Bradford)، لیسٹر (Leicester)، برمنگھم (Birmingham)، نیو کیسل (Newcastle)، شیفیلڈ(Sheffield)، ہیلی فیکس (Halifax)، اور ہڈرز فیلڈ (Huddersfield) میں مختلف مقامات پر چھوٹی ماں (ہمشیرہ عطار) کے چہلم کے موقع پر ایصالِ ثواب، کلمہ طیبہ کے ورد اور خصوصی دعاؤں کا سلسلہ ہوا۔

مجلس جامعات المدینہ للبنات کے تحت 100 سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت کے سلسلے میں 21 صفر المظفر 1440ھ بروز بدھ ملک و بیرونِ ملک جامعات المدینہ للبنات میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں سیرتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مختلف پہلوؤں پر بیانات کئے گئے۔ یومِ اُمِّ عطار علیہا رحمۃ اللہ الغفار کے موقع پر ملک و بیرونِ ملک جامعات المدینہ للبنات میں ایصالِ ثواب کی ترکیب بنائی گئی۔ یکم نومبر 2018ء سے موزمبیق میں 26 دن کے "فیضانِ علم کورس" کا آغاز ہو گیا ہے۔

20 اور 28 محرم الحرام 1440ھ سے لیوٹن(Luton) میں دو مدرسۃ المدینہ بالغات شروع ہو گئے ہیں جہاں اسلامی بہنیں قرآنِ مجید تجوید سے پڑھنے اور وضو، غسل اور نماز کے مسائل سیکھنے کی سعادت پا رہی ہیں۔ اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کو مضبوط بنانے کے لئے مجلس مختصر کورسز کے تحت یوکے، جاپان، کویت، آسٹریلیا، اٹلی، ہند، ساؤتھ کوریا، امریکہ، کینیڈا، ایران، فرانس، ناروے، ڈنمارک، آسٹریا، بیلجیئم، جرمنی اور نیپال میں ذمہ دار اسلامی بہنوں کے لئے "8 دن کا ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع کورس" تقریباً 112 مقامات پر منعقد ہوئے جن میں کم و بیش 1978 ذمہ دار اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے، نیک بنانے، خوفِ خدا و عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لازوال دولت دلانے کے عظیم جذبے کے تحت شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ اسلامی بہنوں کے 63 مدنی انعامات کو اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے عرب شریف، ہند اور یوکے میں تین گھنٹے کے مدنی انعامات کورسز منعقد کئے گئے۔

مقامی اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور سنّتیں سکھانے کے لئے آسٹریلیا کے شہر سڈنی، اسٹوک آن ٹرنٹ (Stock on Trent)، والسال (Walsall)، لیوٹن(Luton) میں انگلش ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کا آغاز ہو چکا ہے۔ یہ اجتماع ہر ماہ ایک مرتبہ ہوتا ہے جس میں اسلامی بہنیں اپنی مقامی زبان (انگلش) میں علمِ دین حاصل کرنے کی سعادت پا رہی ہیں۔

جواب دیجئے! جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ

سوال 01: سب سے پہلے کون سا درخت پیدا کیا گیا؟

سوال 02: عبدُاللہ بن رواحہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

☆ سوالات اور جوابات ... کوپن بھرنے Fill کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک Post ... Address ... کی صاف تصویر ... Whatsapp ... +923012619734 ... جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارے میں موجود ہیں)

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

Madani News of Islamic Sisters

تقریبِ رِدا پوشی اس سال (2018ء) ملک وبیرونِ ملک جامعۃُ المدینہ سے (پانچ سالہ) درسِ نظامی اور (اڑھائی سالہ) فیضانِ شریعت کورس مکمل کرنے والی 1632 اسلامی بہنوں کی تقریبِ رِدا پوشی 17 صفر المظفر 1440ھ مطابق 27 اکتوبر 2018ء کو یومِ امیر عطار کے موقع ان مقامات پر ہوئی:

پاکستان: ❁ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ عطاری ورضوی زون بابُ المدینہ کراچی ❁ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کاہنہ نو مرکزالاولیاء لاہور ہجویری زون ❁ جامعۃُ المدینہ للبنات گلگشت ٹاؤن مدینۃ الاولیاء ملتان سہروردی زون ❁ مسرت بینکویٹ زم زم نگر حیدر آباد امجدی زون ❁ اپواء لیڈیز کلب نواب شاہ قادری زون ❁ نایاب لان فاروق نگر لاڑکانہ جنیدی زون ❁ رحمانی میرج ہال خان پور سیرانی زون ❁ ملن میرج ہال وہاڑی بسطامی زون ❁ مدرسۃ المدینہ للبنات ڈیرہ غازی خان فاروقی زون ❁ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردار آباد فیصل آباد چشتی زون ❁ دیوان خاص میرج ہال اوکاڑہ چشتی زون ❁ دوہا میرج ہال گلزارِ طیبہ سرگودھا غزالی زون ❁ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ ترمذی زون ❁ جامعۃُ المدینہ للبنات ضیاء کوٹ سیالکوٹ صدیقی زون ❁ جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ، کنگ سہالی صدیقی زون ❁ گجرات صدیقی زون ❁ الحمید شادی ہال سید پور روڈ راولپنڈی مہروی زون ❁ فیضانِ مدینہ گرین سٹی واہ کینٹ مہروی زون ❁ آئیڈیل میرج لان ڈیرہ اسماعیل خان گیلانی زون **ہند:** کرلا بمبئی ❁ ڈونگری بمبئی ❁ میرا روڈ بمبئی ❁ مومن پورا ناگپور۔ اس تقریب میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مدظلہ العالی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا جسے پردے میں موجود اسلامی بہنوں نے بذریعہ مدنی چینل سنا۔ مختلف مقامات پر ہونے والی ان تقاریب میں جامعات المدینہ للبنات کی معلّمات، ناظمات، طالبات، سرپرست اور ذمّہ دار اسلامی بہنوں سمیت کئی شخصیات اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

مدنی کورسز ❁ یکم تا 7 اکتوبر 2018ء کو بابُ المدینہ کراچی میں قائم اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہ میں "7 دن کا کردار کی درستی کورس" ہوا۔ ❁ یکم صفر المظفر 1440ھ سے پاکستان کے پانچ بڑے شہروں بابُ المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدرآباد، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف، سردار آباد فیصل آباد اور گجرات میں واقع اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں میں "12 دن کا اصلاحِ اعمال کورس" ہوا۔ ❁ 2، 3، 4 صفر المظفر 1440ھ کو اسکاٹ لینڈ میں 3 دن کے "مدنی کام کورس" کی ترکیب رہی ان مدنی کورسز میں 207 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی نیز مدنی کورسز کے اختتام پر اسلامی بہنوں نے دعوتِ اسلامی کے کاموں کو بڑھانے کیلئے بھرپور کوششیں کرنے کی نیتیں بھی کیں۔

تجہیز وتکفین اجتماعات خواتین کو غسلِ میّت دینے والی اسلامی بہنوں کے لئے وقتاً فوقتاً سنّتوں بھرے تربیتی اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں منعقد ہونے والے ذمّہ داران کے سنّتوں بھرے تربیتی اجتماعات میں 5311 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ❁ 953 انتقال کرجانے والی خواتین کے غسلِ میت کی ترکیب بنی ان میں سے 341 مقامات پر اجتماعِ ذکر ونعت برائے ایصالِ ثواب کا سلسلہ ہوا جہاں 35 ہزار 794 کُتب ورسائل تقسیم ہوئے۔ لواحقین میں سے 1662 اسلامی بہنوں نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی جبکہ 159 اسلامی بہنوں نے مدرسۃ المدینہ بالغات میں داخلہ لیا۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

مسجد فیضانِ مدینہ اور جامعۃُ المدینہ کا افتتاح ✿ 9 نومبر 2018ء کو ساؤتھ افریقہ کے شہر Danville میں جامع مسجد فیضانِ اسلام کا افتتاح ہوا ✿ سات اکتوبر 2018ء کو موزمبیق کے شہر ماپوتو (Maputo) میں جامعۃُ المدینہ کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر عظیمُ الشّان اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی علمائے کرام اور کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔

اراکینِ شوریٰ کے بیرونِ ملک مدنی کام ✿ یکم تا 30 نومبر 2018ء رکنِ شوریٰ حاجی اظہر عطّاری نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے سلسلے میں یورپ کے ممالک جرمنی، فرانس، ڈنمارک، سویڈن، ناروے کا مدنی دورہ فرمایا ✿ 22 اکتوبر تا 11 نومبر 2018ء رکنِ شوریٰ حاجی محمد علی عطّاری نے یورپ کے ممالک جرمنی، ہالینڈ اور بیلجیئم کا مدنی دورہ فرمایا ✿ 21 اکتوبر 2018ء سے رکنِ شوریٰ حاجی محمد اسد عطّاری مدنی نے نیپال کا مدنی دورہ فرمایا جہاں دعوتِ اسلامی کے دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ نیپال کے شہر نیپال گنج میں مجلس جامعۃُ المدینہ کے تحت ہونے والے ہند اور نیپال کے جامعۃُ المدینہ کے تین دن کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائی اور طلبائے کرام کو مدنی پھولوں سے نوازا جبکہ 25، 26 اکتوبر 2018ء کو مجلس ائمّہ مساجد کے دو دن کے سنّتوں بھرے اجتماع میں بھی مدنی پھول عطا فرمائے۔

یومِ قفلِ مدینہ مجلس مدنی انعامات کے تحت ماہِ صفرُ المظفّر 1440ھ میں مختلف ممالک (عرب شریف، ہند، عمان، بنگلہ دیش، یونان، کویت، اٹلی، یوگنڈا، بحرین) میں 755 مقامات پر یومِ قفلِ مدینہ کا سلسلہ ہوا جن میں کم و بیش 16978 عاشقانِ رسول نے یومِ قفلِ مدینہ منایا۔

امامت کورس مجلس امامت کورس کے تحت یکم نومبر 2018ء سے نیپال کے شہر نیپال گنج میں 12 دن کے مُعلّم امامت کورس کا سلسلہ ہوا جس میں ہند کے عاشقانِ رسول نے بھی شرکت کی۔

مختلف مدنی خبریں ✿ 17 اکتوبر 2018ء کو ہند کے شہر آگرہ میں قائم جامعۃُ المدینہ کے طلبائے کرام کے درمیان رکنِ شوریٰ حاجی منصور عطّاری نے بذریعہ انٹرنیٹ سنّتوں بھرا بیان فرمایا ✿ پانچ نومبر 2018ء کو نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے عاشقانِ رسول نے عرب شریف سے اَلْجزائر سفر کیا۔

جواب یہاں لکھئے

جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ

جواب (1): ____________________

جواب (2): ____________________

نام: ____________ ولد: ____________

مکمل پتہ: ____________________

____

فون نمبر: ____________________

نوٹ: ایک سے زائد درست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

(از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

اللہ پاک کی ایک بہت بڑی نعمت سورج بھی ہے اور اس کی دھوپ(Sunlight) میں کثیر فوائد رکھے گئے ہیں، جسمِ انسانی کی صحت کیلئے دھوپ کا اہم کردار ہے، ایک کہاوت ہے: "جس گھر میں سورج داخل نہیں ہوتا اُس میں ڈاکٹر داخل ہوتا ہے۔" بے شُمار جراثیم ایسے ہوتے ہیں جو دھوپ اور تازہ ہوا سے مر جاتے ہیں ● سورج کی اَلٹرا وائیلٹ شُعاعیں (Ultraviolet Rays) جب انسانی جسم پر پڑتی ہیں تو کھال میں سویا ہوا وِٹامن D بیدار ہو کر مُتَحَرِّک(Active) ہوتا اور وِٹامن ڈی 3 (Vitamin D3) میں تبدیل ہو کر خون میں شامل ہو جاتا ہے جو کہ آنتوں سے کیلشیم اور فاسفورَس(Phosphorous) کو خون کے اندر جَذْب کرنے میں مدد دیتا ہے اور یہ دونوں چیزیں ہماری ہڈّیوں کی صحیح نَشوونُما کیلئے بے حد ضَروری ہیں ● سورج کی وہ شُعاعیں جو بند کھڑکیوں کے شیشے سے پار ہو کر انسانی جسم تک پہنچتی ہیں ان میں اَلٹرا وائیلٹ شُعاعیں نہیں ہوتیں جو سوئے ہوئے وِٹامن ڈی 3 کو بیدار کر کے کارآمد بنا سکیں ● 6 ماہ سے 2 سال کی عمر کے درمیان بچّوں کی ہڈّیاں تیزی سے بڑھتی ہیں۔ اگر ہڈّیوں کی صحیح نشوونُما نہ ہو تو ان میں "رِکٹس" نامی بیماری پیدا ہوتی ہے، جس کی سب سے بڑی وجہ تنگ محلّوں اور چھوٹی چھوٹی گلیوں کے اندر بڑی بڑی عمارتوں کے بند گھروں میں رہائش ہے کہ جہاں سورج کی اَلٹرا وائیلٹ شُعاعیں (Ultraviolet Rays) صحیح طور پر انسانی جسم تک نہیں پہنچ پاتیں اور نتیجتاً بچّہ اس بیماری کا شکار ہو سکتا ہے ● بچّوں کو آئندہ کی مصیبتوں سے بچانے کیلئے ضَروری ہے کہ ایک یا دو ماہ کی عمر ہی سے مناسب دھوپ مُہیّا کی جائے نیز 4 ماہ کی عُمر سے غذا میں انڈے کی زَردی بھی استعمال کروائی جائے ● وِٹامن D3 کی کمی کی وجہ سے کُولھے کی ہڈّی کی صحیح نَشوونُما نہیں ہوتی اور یہ بجائے پھیلنے کے سُکڑ جاتی ہے جس سے عورت کو بچّے کی وِلادت کے وقت طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے اور آخر کار آپریشن کرنا پڑتا ہے۔

دھوپ حاصل کرنے کا طریقہ طُلوعِ آفتاب کے فوراً بعد اور غُروبِ آفتاب کے آخری لمحات میں کم اَز کم بارہ بارہ منٹ کیلئے (موسم کے لحاظ سے وقت میں کمی بیشی کر کے) بچّے کو ایسی جگہ لٹائیے یا بٹھائیے جہاں مکمَّل دھوپ آتی ہو، ہر عُمر میں دھوپ کھانا ضَروری ہے لہٰذا اِنہیں اَوقات میں ہر ایک کو اتنی دیر تک مکمَّل دھوپ میں رہنا چاہئے کہ کھال گرم ہو جائے۔ بیان کردہ اَوقات بہترین ہیں، اگر نہ بن پڑے تو دن بھر میں کسی بھی وقت میں کچھ نہ کچھ دھوپ حاصل کر لینی چاہئے۔ اگر چھاؤں میں ہوں اور دھوپ آنی شروع ہو جائے تو کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں مت بیٹھئے بلکہ وہاں سے ہٹ جائیے یا مکمَّل دھوپ میں آجائیے یا مکمَّل چھاؤں میں۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم میں اگر کوئی سائے میں بیٹھا ہو اور اُس پر سے سایہ ہٹ جائے اور اس کا کچھ حصّہ دھوپ میں اور کچھ سائے میں ہو جائے تو اُس کو چاہئے کہ وہاں سے اُٹھ کھڑا ہو۔" (ابوداود، 4/338، حدیث: 4821)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net